

UNIVERSAL  
LIBRARY

**OU\_228907**

UNIVERSAL  
LIBRARY



# یا حبیبنا البککنا و البکیت

مصنفه حضرت سلطان العاقین قدوة السالکین خبابیہ شاکر الله  
الملقب صاحب البرکات صاحب گاہ علیہ مارحہ قدس العزیز

شعری بر عشق

دیوان عشقی

## محبوب کا

عریف بندی

رسالہ اول جواب

جسکو خدایا مجھ سے مل جائے اس کا حسن مجھ سے بڑھ جائے گا  
مرب کیا اور بندہ ہمیشہ زخا فانی و قمار ہر دلی اپنی نذر لے لے

### میراج غلام فرید علی بن ابی طالب

نور محمدی

۱۹۱۵

# ریاض سخن

ہو لے میں اب تو مردم دیدہ چین کے پہول  
آنکھوں سے چین رہے میں ریاض سخن کے پہول

حضرات یدوہ گلدستہ جو جسکی ہر جہتی سے ناظر کو ایک خاص دلچسپی ہوتی ہے اسکے ہر ایک پہول کو معشوق کے  
کل عاقل سے تشبیہ دیجائی ہے اس گلدستہ کو ریاض سخن میں پہول پہلے آج دس مہینے ہو چکے ہر مہینے میں ایک نیا  
سوا اپنے حسن جمال کی خوبیاں ہلکے کود کھاتا ہے اس گلشن سخن کی جو شخص سیر کرے مسکود وہ لطف حاصل ہوگا جسکے  
بیان ہماری زبان قادر ہو کہ میں سوسن اپنی زبان دور کی کلبیق دی رہی ہو کہ میں گرس آنکھوں ہی آنکھوں میں بل کو  
گل کی محبت کا اشارہ دے رہی ہو کہ میں جو انسان چین مست الست کی طرح جہوم کہ میں کین سر و اپنے خرام ناز سے  
عاشق فرج و لونکو بلال کر رہا ہوں غرض کہ یدوہ گلدستہ جو جسکی دوستی کیلئے حضرت داغ بالقابہ اور حضرت امیر اور حضرت  
شوق اور حضرت جلال اور حضرت احسان اور حضرت مضطر اور حضرت شہیر جیسے لوگ اپنا اپنا عزیز وقت صرف  
کرتے ہیں ہلکے کے مذاق کو موافق علاوہ نظم کے آٹھ صفحے ناول کے بھی شائع کیے جاتے ہیں اور نیز مذاق  
لوگوں کے لیے کچھ تھوڑا سا فارسی کلام بھی اس گلدستہ کے ساتھ شائع ہوتا ہے جسکے مصنف ایک مشہور اور مستند  
بزرگ جناب عالم و فاضل حضرت فریدی سید شاہ صاحب عالم صاحب صاحب قدس سرہ الغریزہ سجادہ نشین  
دہ گاہ عالیہ برکاتیہ مارہرہ ہیں جسکی خوبی دیکھنے پر منحصر ہے گویا فاضل اہل فارس کا کلام ہے اس مجموعہ سخن کی سلاطین  
قیمت صرف مبلغ (عشہ) معہ محصول ڈاک ہے جو محض گلدستہ نظم لینے اُسے اکر دہ پیہ (عہ) اور ناول  
(عہ) معہ فارسی کلیتہ (عہ) رو پیہ ہے غرض کہ ہر پڑا اسکا قابل دیدہ ہو منگائیے اور جلد شائع کیے۔

الامستہ  
سید علی حسن آحسن بنخبر ریاض سخن مارہرہ ضلع ایبطہ





نحمدہ ونصلی علی الرسولہ الکریم  
والہ وصحبہ فی الفضل العظیم

محمد چشم بر راہ شنائست

خدا در انتظار حمد مانست

الحمد للشعرب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ واولیاءہ استہمین  
فی الحقیقت وہ مشہور و معروف خاندان جسکے ہر ایک جزو کو خاص و عام معزز نگاہوں  
سے دیکھتے ہوں اور واقعی وہ قابل افتخار و اعزاز ہوتا اسکے وہ حالات جنکی وجہ سے  
اُس خاندان کے حضرات بابرکات مفتخر خیال کیے گئے ہیں اگر قلب بند نہ کیے جائیں  
تو اُس خاندان کے اعقاب بخصیب خیال کیے جائیں گے۔

مین اسوقت سادات بلگرام کے ایک بزرگ یعنی اپنے جد امجد قودۃ الاسالکین

سلطان العاشقین حضرت شہید برکت اللہ الملقب بہ صاحب البرکات  
قدس سرہ العزیز کے مختصر حالات لکھ کر انکی تصنیف کے مجموعہ میں بطور دیباچہ  
جسپان کیئے دیتا ہوں ناظرین سے امید ہے کہ اسکو قدر کی نگاہوں سے  
دیکھ کر کجاوہ عزت بخشیں گے۔

اصل میں آپ کا اور آپ کے آباؤ اجداد کا مولد و مکن قصبہ بلگرام ضلع ہردوی جو ملک  
اودھ میں ہے تھا مگر آپ کے جد امجد حضرت شہید شاہ عبدالجلیل غلط کبر  
حضرت میر علی لودھ قدس سرہ اسرارہا جو ایک مشہور و معروف بزرگ ہیں مارہرہ  
کے قیام کا سبب ہوئے جنکی نسبت یہ بیان کیا جاتا ہے کہ آپکی طبیعت تنہائی  
بسنڈت تھی اور اہل تصوف میں صاحب جذبہ قوی مانے جاتے تھے اکثر  
صحرا نوردی کیا کرتے تھے چنانچہ عرصہ تک اسی ذوق و شوق میں اپنے وطن اور  
عویزون سے کنارہ کش رہے آپ کی عمر کا قریب قریب نصف حصہ اسی حالت  
میں گزرا مدت تک آپ نے اپنے اعزاء کو اپنی طرف مبصر رہنا انتظار رکھا اتفاقاً ایک  
مرتبہ اسی حالت میں خودی میں ایک جماعت کے ساتھ آپ کا گزر بلگرام میں ہوا -  
یہ وہ زمانہ ہے کہ جن تاریخوں میں حضرت بریلج الدین شاہ مدار کا سالانہ عرس  
ہوا کرتا ہے۔ مکن پور جہان کہ حضرت موصوف کا مزار واقع ہے بلگرام سے قریب قریب

اور اس زمانے میں اسکا راستہ بلگرام ہی ہو کر تھایا وہی جماعت تھی جو غرض شہر  
برکات عرس و فاتحہ مکن پور جاتی تھی غرض کہ جب آپ بلگرام پہنچے اور اس محلہ  
میں جمین کہ انکی ہر شہیر کا مکان تھا گزرے اتفاقاً انکی بہن نے ان کو دیکھ کر پہچانا  
انہوں نے اس محبت عینی سے مجبور ہو کر (جو خدا نے ہر ایک بہن بہائی کے  
دل میں ولایت کی ہے) باواز بلند پکارا مگر یہ تو دوسرے ہی عالم میں تھے وہ آواز  
نہ سنی آخر بیک شکل تمام اپنی ہمشیر کے گھر میں آئے اور اپنے عزیز اقربا کے سمجھانے  
بجھانے سے وہ دن اسی گھر میں گزرا اور آخر شب سب کو سوتا چوڑ کر دھان سے  
نکل کھڑے ہوئے اسی سفر میں آگیا کہ لڑتے لڑتے کٹیڑہ پر ہوا یہ کٹیڑہ مارہرہ سے جانب شرق  
واقع ہے یہ جگہ عرصہ سے غیر آباد ہے چونکہ اسے ایک بزرگ کا مزار واقع ہے جو  
حسین شہید کے نام سے مشہور ہے اسلئے اس مقام پر آج بھی معدودے چند  
خادمون کا قیام رہتا ہے شہر میں جبکہ سلطان محمد معز الدین سام الملقب بہ  
شہاب الدین غوری خلافت گاہ غزنی پر جلوہ نسرا ہوا تو چند مرتبہ وہ بارادہ تسخیر  
ملک ہندوستان میں آیا حتی کہ ۸۲ھ میں بعد محاربہ عظیم اسے پتہور آباد شاہ  
دہلی کو زندہ گرفتار کیا اور سب کے سب سلطان اسلامین تخت سلطنت دہلی پر جلوہ افروز  
ہوا اس درمیان میں راجہ بہمن سے جواز بھی لیا کہ مالک تھا کچھ ملکی

بیچیدگیان ہو کر نوبت بحار پہنچی چنانچہ ایک مرتبہ بذات خاص خود شہاب الدین نے  
شکر کشی کر کے فتح کیا اور بذریعہ سزنگ کل عمارت نیست و نابود کر دی اس  
ماذہ بین راہبین معہ مجاہد متعلقین و متوسلین وہاں کر گیا اس زمانہ سے وہ قلعہ بطور  
ٹیلہ کے دیران پڑا ہے۔

بہر حال حدود سالہ ص میں حضرت کا گزر اُس غیاث بادشاہین ہوا اور کچھ دنوں تک  
شہید موصوف کے مزار پر آپ کا قیام رہا شدہ شدہ آپ کے قیام کی خبر مارہرہ پہنچی مگر  
وزیر المظاہب بہر چودہری وزیر خان جنکے آبا و اجداد سلاطین عصر کی طرف سے علاقہ  
مارہرہ کے قانون کو مقرر تھے اور یہ خود بھی اس عہدہ پر معمول اور مارہرہ کے رئیس عظم  
تھے اس خبر کو سنکر بہت خوش ہوئے اور گویا بہ الدام غیبی ایک دن علی الصباح اپنے  
ساتھ ایک جماعت بزرگ لیکر حضرت کے استقبال کے لیے پہنچے اتفاقاً  
حضرت نے بھی اُس روز تیلے سے اُتر کر خرامان خرامان مارہرہ کی طرف آ رہے تھے  
راستے ہی میں وزیر خان سے ملاقات ہوئی اور وہ آپ کو بہ اعزاز تمام مارہرہ لائے  
غرض کہ اُس زمانہ سے سبیر زادگان مارہرہ کی بنیاد مارہرہ میں قائم ہے بلکہ شریف آری  
حضرت کی عمر کے تقریباً چالیس برس مارہرہ میں گزرے اور یہیں بہ سلطنت  
ابو المظفر سلطان خرم شہاب الدین محمد شاہ جہان ساتویں صفر ۹۵۷ھ کو اس جہان فانی

سے رحلت فرمائی آپ کا مزار مارہرہ میں زیارت گاہِ انام ہے آپ کے صاحبزادے  
حضرت میراویس بلگرام سے مارہرہ میں اکثر تشریف لایا کرتے تھے مگر ان کا منتقل  
قیام بیان نہیں رہتا تھا حضرت میر عبد الجلیل کے بعد ان کے معتقدین نے بہت  
چاہا کہ حضرت میراویس مارہرہ میں اپنی سکونت اختیار کریں مگر آپ نے ان کی درخواست  
نامنظور کی البتہ بہ نسبت سابق کے یہاں قیام زیادہ کرنے لگے ۹۹ سالہ صرمین  
جبکہ آپ بلگرام تشریف لے گئے تھے حیاتِ مستعار نے وفات کی اور وہیں انتقال  
فرمایا حضرت صاحب البرکات انہیں بزرگ کے بڑے صاحبزادہ ہیں اب میں اپنے  
مغرر ناظرین کو حضرت صاحب البرکات کے حالات کی طرف متوجہ کرتا ہوں -

حضرت صاحب البرکات کی ولادت باسعادت کا وہ زمانہ ہے جبکہ ابو الغفر محی الدین  
محمد اوزگانیب عالمگیر کو تختِ سلطنت پر بیٹھے دو برس گزر چکے تھے آپ کا سال ولادت  
۹۰۰ھ ہے آپ نے ایک شعر میں اپنی تاریخ ولادت خود لکھی ہے ۵

|             |                |                                 |
|-------------|----------------|---------------------------------|
| سال تولد ہم | تقویم دانِ شہر | روے حساب شائع خوابانِ نوشته اند |
|-------------|----------------|---------------------------------|

آپ کی ولادت قصبہ بلگرام ضلع ہروئی میں واقع ہوئی اپنے والد بزرگوار حضرت میراویس  
صاحب کی حیات تک آپ کی عمر حصہ بلگرام ہی میں گزرا بعد وفات اپنے والد ماجد  
کے کاپی تشریف لے گئے اور وہاں حضرت سید شافعزل اللہ صاحب سجادہ

سے دست بیچ ہو کر مارہرہ تشریف لائے حضرت میر غلام علی آزاد بلگرامی اپنے تذکرہ  
 مآثر الکرام میں شرح تحریر فرماتے ہیں۔

سید بکرت اللہ الملقب بہ صاحب لبرکات بن سید اویس بن سید عبد الجلیل بن  
 میر عبد الوہد بلگرامی قدس سرہ سرار ہم شاہبازیت آتائش سدرۃ المنتہی دیکہ  
 تازیت سیدائش سموات علی شعبہ ولایت از جہنیش پیدا و جہوت فقر  
 از ناصیہ اش ہویدامہ العمر سر بر آستانہ خالق گزاشت و قدم بردن خلو قے فقر  
 اسر و فقیر فرش آتائش بودند گوے سعادت عرصہ علوی و سفلی سے ربوہ  
 اگرچہ او اہل حال دست بعیت بجناب سید مژنی بن سید عبد الباقی بلگرامی قدس سرہ  
 واد آما از مبادی عمد شباب تا آغاز ایام کموت صحبت سید العارفین میر سید  
 لطف اللہ عرف شاہ لہا قدس سرہ لازم گرفت و عقیق استعدائش بہ فروغ  
 باطن اقدس رنگ کمال پذیرفت و او مشرب خاص آنحضرت خطے مستونی  
 اندخت و سند خلافت و اجازت اخذ نمود سید العارفین نسبت بالیشان  
 معاملات معنوی خاص بود و مکاتیب محتوی براسرار حقائق و معارف اکثر بنام  
 مشار الیہ شریف صدور یافت بسیارے ازان مکاتیب در نسخہ انیس لمحققین  
 مندرج است طالبان را از مطالعہ آن حظ روحانی حاصل سے شود و نیز صاحب لبرکات

بدرالولایت کاپلی رفتہ از خدمت مخدوم زادہ عالیجناب شاہ فضل السدین  
میر سید احمد قدس اللہ سرار ہما تیمناؤ تبرکاتہ اجازت و خلافت التماس نمود  
حضرت مخدوم زادہ قدس سرہ التفات ہاد عنایت ہا مبذول داشت و بیعہ عطا  
نشان خلافت پایہ اش را بلند گردانید و بہ اسرار و اکرام خدادان خصت  
فرمود: الخ

اول جبکہ حضرت صاحب البرکات مارہرہ تشریف لائے تو اپنی جد بزرگوار  
کی خانقاہ میں قیام کیا جسکے ہمایہ میں اکثر ذلیل اقوام کا سکن تھا چونکہ ایسی جگہ  
آپ کے قیام کے لیے مناسب نہ تھی اسلئے آپ نے وہاں سے ترک سکونت  
کر کے اوس جگہ قیام فرمایا جو فی الحال بستی بیرزاوگان کے نام سے مشہور ہے  
جبکہ آپ کو اپنے قیام کی طرف سے پورا پورا اطمینان ہو گیا اُسوقت آپ نے اہل و  
عیال کو بلگرام سے طلب فرمایا اور مارہرہ کو اپنا وطن قرار دے دیا آپ کے دونوں  
صاحبزادے یعنی حضرت شاہ آل محمد حضرت صاحب النجات شاہ نجات السد  
بلگرام ہی میں پیدا ہوئے ہر جبکہ آپ کا مستقل قیام اس غیر آباد جگہ میں ہوا تو  
باہتمام اکثر معتقدین و دانش عمائد کنبوہ خانقاہ اور مسجد تعمیر ہوئی آپ کے فضل و کمال  
کا شہرہ تہوڑے ہی عرصے میں آدیزہ گوشن آفاق ہوا اور اکثر عمال اور تعلقہ دار

آپ کے معتقد و مرید ہوئے۔

اگرچہ آپ کو اسناد خلافت سلاسل خمسہ باعن و بعد حاصل تھیں مگر آپ نے زیادہ تر راج  
سلسلہ علیہ قیادہ کر دیا ہمیشہ آپ مطابق سلسلہ سنیہ مکررہ عمل و آمد فرمایا کرتے تھے  
آپ کے معتقدین یا مریدوں میں بھی اگر کوئی خلافت شیعہ رسوم کا شیوع کرتا تو آپ  
اس کو تمیز فرماتے بلکہ اکثر لوگ جو باہر کے آجاتے اور وہ معاصی و منافیہ میں مبتلا  
ہوتے تو آپ ان کا جو طریق سنت سنیہ اپنے اخلاق سے ایسا گرویدہ کرتے  
کہ وہ خود بخود ان افعال فقہیہ سے تائب ہو جاتے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ  
اس جگہ دو ایک حکایتیں آپ کی عادات اور اوصاف اور اخلاق کی جو آپ کے چہرے  
صاحبزادے حضرت صاحب النہات نے نقل فرمائی ہیں۔ عبارتہ نقل کر کے  
دیئے ناظرین کروں۔

## ذکر اہمیت و مسلمان شدن آن

دقتی کہ راجہ نوشوقت اسے قوم کتری عامل مابہرہ بود فقراے ہندو از فرقہ  
اسیت آمدہ زیر درخت نیب کہ متصل آبادی سے بر دروازہ کٹرہ احمد سعید خان  
صاحب جاگیر واقع است فرود آمدند سردار نماہر صبح و شام رکنے بر درخت  
آونمیتہ بلان خود را آویزان می ساخت بطرزے کہ سر نیز پابالا اور زیر آن آتش



می افروخت و ناقوس می نواخت و بران آتش مثل جہولہ شعلہ آمد و رفت  
 می کرد و آسیب آتش باو نمیرسید تمامی ہنودان جمع شدہ گرداگرد دست بستہ  
 با او بتمام می ایستادند بعد دو گہری کہ فرمودی آمد انگشتہاے آن آتش افروختہ  
 را تبرک کردہ می بردند و نہ رہاے از ہر قسم می آوردند بعد دو سہ روز از اہل  
 اسلام ہم جمع شدند و بطرز ہنودان انگشتہاے می گرفتند و نیاز ہاے می کردند  
 شہرہ عام و غلو تمام شد روزے بعد نماز عصر فقیر اکثر در باغچہ کہ احوال درگاہہ در اینجا  
 می آمد از اینجا آن زمرہ بطریقے آمد آن اہل سہ در و اسر و با برہنہ بطرزے کہ  
 لنگ بستہ نشسته بود تنہا برخواست و دیدم کہ بسوے مامی آید جوانی خوبصورت  
 نعلین چوبین در پابے آنکہ از کسی پرسد و دعا و سلام کند روان روان ہر دو از  
 در آمد گویا کہ اورا کسی گرفتہ می برد در آنوقت در حضور حضرت صاحب چندان ابوہ  
 بنود سعد و دے چند حاضر بودند قاعدہ چنین بود کہ ہمیشہ حضرت صاحب ہرگز  
 ز ہزار گاہ ہے بطریقے نمی نگرستند مگر کسی کہ روبرو آید یکبارگی نظر برداشتہ  
 بسوے او می نگرستند آن نگاہ کہ ۵

|  |                               |
|--|-------------------------------|
| آیا بود کہ گوشہ چشمے باکسند  | آنانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند |
| کسانیکہ این حالت دیدہ اند یہ اندک کہ بیچ چشم مست بدن مست و مخموری بنظر |                               |

نیامده و نیز اگر شرمضابطه بود که تکلم با هر یک از زبان نمی نمودند مگر بنا بر ضرورت  
 یا اشارت سیفر نمودند مثلاً اگر کسی تازه واردی بود و برودش بر چشم اشاره شد  
 و بعضی وقت لب بستند بدست مبارک یا فرمودند اگر آئیده معلوم کرد جواب  
 عرض نمود والا انحراف آن گفتند که از کجا کی عرض که عجب جناب عالی براهل  
 مجلس نظیر بیست و صلابت بشا بته بود که از اهل دنیا و علما وقت سر این راه  
 معاینه شده که استفسار نکته یا استکشاف عمت نمودند جناب عالی هر چه  
 از زبان مبارک ارشاد فرمودند سیلان یا راه تکرار نداشتند و همه  
 گردنشان که رو برودش ندادند و مشغول و منضوع گردند الحاصل که آن آیت  
 را دیده و نیز همان تفسیر اشاره فرمودند با جواب تمام استاده عرض  
 کرد که فقیه مرموز و اراک که معبد هندوان است می آیم فرمودند که در توهم و اراک  
 است ازان هم خبر داری عرض کرد که نه و کتب خود دیده ام باز عرض  
 کرد که متصل آبادی فرمود آمد ام و بر آتش آویزان می غموم باز فرمودند  
 که آتش که در دست گاه بران آویخته عرض کرد که نه و کتب خود دیده ام  
 باز عرض نمود که اراده گویا ترینی دارم فرمودند که از ترینی که در خود داری غش کرده  
 گفت نه و همان جواب سابق گفته بی اختیار از زبانش آمد لا اله الا الله محمد رسول الله

بعد ازان عرض نمود کہ بہین جا باشم و بندہ از بندگان سرکار شوم و  
 این جماعت کہ ہمراہ دام ہمہ را جواب دہم بقدر عمر بشت را نگان ضائع شد  
 تمام معبد ہمارا رسیدیم و بیچ ازان حصو لے نیافتیم فرمودند کہ الحال برو دو عمیہ  
 کہ در سرداری راہ خود گیر ہر چند عرض نمود پذیرا نشد چارونا چارخصت شد  
 بطرف خانہ ان فرمودند کہ از سر روز این آواز تا قوسن این غوغا غبار بخاطر آورده  
 الحال رفع شد سبحان اللہ

|                                 |                                 |
|---------------------------------|---------------------------------|
| جمال رودے تراہر کہ دید حیران شد | چہ صورتے ات ترا لا الہ الا اللہ |
|---------------------------------|---------------------------------|

ایک اور حکایت جس سے آپکی استغنا کی کیفیت معلوم ہوتی ہے اور جو کمال فقر  
 پر دلالت کرتی ہے تحریر فرماتے ہیں -

وقتیکہ نواب ثابت خان بہادر از ایٹہ روانہ شد از اتفاقات وقت براہ  
 کند رہ بکول رفت از انجا بعد چند روز ہمارا آمد از خبر آمد آمد جاگیر داران  
 و قانوگو یان براے استقبال رفتند نواب فرمود کہ ہا بنجا باز گردید و حضور حضرت صاحب  
 مے آیم ہا بنجا ملازمت نمایند و از خدمت گار گفت کہ کلیم سیاہ پیار کہ رو بد شیر  
 مے روم لباس شیران باید پوشید و جاگیر داران وغیرہ را رخصت کرد  
 کہ شما ہا بنماز تہ شیند من مے آیم و خود در انجا قدرے توقف کرد کہ جاگیر داران

بحضور رسیدند فرمودند که خیر است چرا جمع شده آمده اید ماجرا عرض نمودند  
 فرمودند که شما بهانجا روید ما هرگز هرگز نواب را آمدن نخواهیم داد و این اثنا  
 نصیر الدین خان آمده از طرف نواب تسلیات و بندگی و چنین چنان عرض کردند  
 هرگز قبول نینشاند و می الیه دو باره بنیاز تمام و خاکساری مالا کلام  
 گذار شش نمودند طبعیت جناب عالی باز دست رفت فرمودند اگر او فروج خود  
 تا زمان باشد این نفر کتک گرفته و متسکیمه رو بر رخا هند شد فوج و لشکر  
 ایثار نخواهد آمد نامبرده رفته با نواب ظاهر نمود نواب خواست که بر بنیم رود نصیر الدین خان  
 دیده بود عرض کرد که صلاح نیست نواب ازین طرف بازگشته آن طرف  
 شهر دیره نمود و صبح آن فضیلت و کمالات دستگاه میر سید عبداللہ ستون ملکرام  
 محله سید از انبای سید بیان مرحوم که از چند مدت رفیق و مصاحب نواب  
 بودند آمدند بار او اینک به واسطه آمدن نواب عرض نمایند از نواب و عوی کرده  
 آمده بودند که من معقول نسکیمه و متسکیمه رو بر رخا هند شد بعد قدمبوس نیاز گزارانیدند  
 حضرت صاحب فرمودند که چه ضرورت است الحاصل بعد لایه و نیست  
 تمام فقیر را حکم شد همین که رو بر رخا هند شد هیچ نتوانست گفت گو یا که کسی  
 زبان بند کرده است بعد دیر چون دیدند که چیه میگویند و سر بسیم

و حیران و از شسته اند بفقیر حکم کردند که میسر طعام خورایید از انجا برخاسته  
 بروم و طعام خورایندم وراثت از طعام خورایندن گفتند که نواب چنین عادل و چنان  
 بدین و اسلام قائم است و در باره ساکنین و محتاجان شفقت و انیارسیکند  
 و مساجد با ساخته و اندام بنیاد کف کرده و کشت کفار و بیدنیان را در اسلام  
 آورده و آمانگاه ابا انوار اقبال کرده و قطاع طریقان را و دزدان را از پنج برکنده  
 متعادل ساخته بر دینداران واجب و لازم است که دعا و خیر در حق انجمنین  
 کس به پنجوقت کنند و ملاقات چنین دیندار را طاعت و عبادت و انند  
 و آنرا گویند و فقر را رویه خلق باید چنانچه حق تعالی با رسول می فرماید و آنکه  
 لَعَلَّ الْفُلَاحِیْنَ یُطِیْعُوْنَ بِخَلْقِیْ دَرِشِی و طغی از کجا خصوص در باره انجمنین دینداران  
 شمار زنده از بنیت گفتیم عیث صاحب درد می کنند بیچ ازین فایده نخواهد  
 شد اگر بزعم شما باشد که مگر این حکایت پیش حضرت رسا نم ممکن نیست  
 هر چه گفتنی باشد شمار در عرض نماید بگرمی و در شش تمام گفتند که من ردین  
 می گویم و بر آمدند تا من که با وصف نفیلت و جهان دیگری و سلیقه کمال چه شد  
 که باز تا وقتیکه نشستم هرگز دم نزد تاشش روز در نجا دایره داشت دیگران  
 بهم آمدند عرض نمودند یارانش میزدند که نواب گفتند که نواب را اگر با فقرا

ارادت است درویشی را طلبی که نواب حفظ کنند و دانند که فقیر این را سیگویند  
 سید لطف الله عرفه شاه لد با بگرامی درویش کامل اند نواب خط نوشت  
 که صاحب را بخواب دیده ام از آن وقت آرزو مند م خود بدولت تشریف  
 آرند و من به سبب کار و بار و بعضی موانع رسیدن نمیتوانم بلا سعادت  
 رسید انستم وید عبدالله نیز خط نوشتند و طرفه آنکه خطوط را آگوند نه کردند و پیش حضرت  
 صاحب فرستادند که بدست آدم خود بگرام فریستند و مبلغ یکصد روست و پنج روپیه  
 بنقدوی ملفوف ساخته فرستادند حضرت صاحب بدست آدم سرکار خطوط  
 به بگرام فرستاده جواب طلبیده بکول فرستادند میر صاحب عند ضعف و  
 بیماری نوشتند و فتنه نواب را به بند و بست به آماده رفت با وجودیکه از امان  
 بگرام نزد یک بود باز خط طلب نوشته دهند و صد روپیه و خط سید  
 عبدالله و پردانه زمین صد یک بیخفته و دور و پیروپیه هم از آماده بار بره فرستاد  
 که حضرت صاحب به بگرام فریستند چنان شد دیدند که از نیم مدعا کشور روزی  
 دو پیر را به نواب که اکثر شیر با شنند بر تخته سوار آمدند و قاعده بود که حضرت صاحب  
 وقت دو پیر همیشه وضو کرده بیرون تشریف آوردند و گانه خوانده می نشستند  
 و همه با و خواب می بودند تا آنکه وقت اذان ظهر می شد آن زمان فقیر این

از خواجہ اب بر خاستہ طہارت کردہ بیہ تہیہ نماز مشغول مے شد نہ بجان عادت قدیم  
 از اندرون تشریف آورده بعد از غلغلا گمان نشستند و این اثنا آن ہر دو  
 از در و در آمدہ آداب بجا آوردند و عرض نمودند کہ اصلح علی خان خواجہ سراسر  
 نواب ککل اختیار نمود از نواب بود و بدیرہ زرنیا از فرستادہ عرض نمود کہ من  
 بدل و جان ارادت آورده ام و مرید شدہ ام آرزو دارم کہ بخدمت رسیدہ جمعیت  
 نمایم از آنجا کہ تمام کار و بار اینجا ذمہ من است نواب نمیکند ارد کہ از کول بدگیر پرگنہ رو  
 چنان توجہ نہ نمایند کہ بخدمت رسم اگر بخاطر آید نواب قلمی فرمودہ مرا بطلبند  
 و این سخن و نذر سوائے حضرت صاحب دیگرے را معلوم نہ ہوا و ہمان وقت  
 حضرت صاحب فرمودند این جواب تعلق از در و در دارد و نذر ہم ہمان وقت گرفتہ  
 خواہد شد و بروید و این زرنیہ ہمراہ برید چہر کہ وقت نماز است مردمان مے آیند و  
 این بہر یک معلوم خواہد شد ہر چند عرض نمودند کہ از نیاز است باشد و اعلام است  
 بسیار آرزو ہست نمودہ کہ قبول شود قبول نکردند آنہا ہر دو ہمان گرفتہ بیست و ہون  
 مے رفتند کہ شیخ خیر اللہ کہنود کہ مرید صادق بود و از وقت و اوقت اکثر از ہمراہ اول  
 مے آمدناسب رہ از در و آمدن ہمارا دیدہ متعجب شد کہ کہ لم اند چرا آمدند و زود رفتند  
 چون رو بہ حضرت صاحب تبسم فرمودہ فرمودند کہ امروز زر لک واپس دادم

و گزشت بیان کردن ثانی الحال بعذر صدمه معلوم شد که این فرستاده نواب  
بود که برائے امتحان فرستاده

آپ کے روزمرہ کے سب اوقات منضبط تھے دن بہ آپ دلیفہ بن رہتے۔  
بعد عصر ملاقات کا وقت تھا آپ کی عبادت شل عام لوگوں کی عبادت کے  
نہ تھی بلکہ جو خاص اولیاء اللہ کی صفت ہونی چاہیے وہ آپ میں حتی حد سے زیادہ  
خضوع و خشوع نماز میں فرماتے تھے آپ کو عادات بھی سلف صالحہ کے مطابق  
پائے جاتے تھے حضرت صاحب النجات فرماتے ہیں ”

از ان وقتیکہ شہور یافتہ حضرت صاحب را دیدم تا وقت وفات خمیازہ واروغ  
گاہے ندیم روزے درجائے نبشتہ دیدم کہ انبیا را آروغ دھیازد و نہو از الوقت  
گو یا بتخصیص مدتے درین تقصص بودم ہرگز گاہے ندیم و گاہے شدہ و تقصص  
ہم ندیم بعض وقت کہ نہایت خوشی خود را مال بردہن مبارکے نہاند و  
چہرہ مبارک قدرے سرخ میشد طاقت جسم بسبب ریاضت شافہ ہرگز نہو بیا  
شعیف و نحیف بود نماز اکثر نشستہ میخواندند و در وقت خواندن نماز چنان متوجہ و  
متفرق رہے شدہ کہ بجز ارکان نماز اصلاً دیگر خبر میداشتند روزے وقت نماز  
عصر را بسیار از سقف مسجد بدون افتاد اول پیش حضرت صاحب را بعد از ان



پیش امام آئندہ درجائے کہ امام سجدہ میکند بیچ خوزہ بفرغت نشست باز  
روانہ شدہ پیش حضرت صاحب و از انجا باز پیش تمام مقتدیان آئندہ باز کہ وہ  
پیش حضرت صاحب آئندہ با جینین گردش کرد مقتدیان و امام ترسان  
و ہر اسان بسبب آنکہ حضرت صاحب نکر و ندا ستادہ مانند نوبت سیوم محمد افضل  
الکبیرہ برخواست و از پا پوش سرش گرفت و باز داخل نماز شد بعد نماز ہر یک  
آہستہ آہستہ شاکر گزاری محمد افضل سے نمودند کہ ہمہ را ازین موعظی خلاص کردی  
و رہائیدے حضرت صاحب فرمودند کہ چہیت ہمہ با قصہ مار سیاہ تمام عرض  
نمودند فرمودند کہ مار اصلا ازین خبر نیست ۵

|                                  |                                    |
|----------------------------------|------------------------------------|
| نہ ہمیں شستن در خواستنت بہت نماز | دل چو خاں نہ بود جنبش بیکار چہ بود |
|----------------------------------|------------------------------------|

ہر حال آپ کے اوصاف حمیدہ اور اخلاق پسندیدہ بے حد و پائیان ہیں یہ  
کمزور قلم بین اتنی طاقت نہیں کہ ایسے پر زور واقعات کا محاصرہ کر سکوں  
ہندوستان اور دیگر ولایت میں اکثر بڑے بڑے شے کے یا شے کے پاس درگاہ  
سے فیض یاب ہوئے اور ہوتے ہیں ۔

آپ کا انتقال دسویں محرم روز عاشور ۱۲۲۱ھ بمطابق ۱۸۰۶ء وصال آپ کے مزار پر  
باہتمام بعضے امرا یاں معتقدین ایک بہت بڑا گنبد تعمیر کیا گیا رفتہ رفتہ اور مکان بننے

گئے چنانچہ اب اس وقت ایک بڑے احاطہ میں وہ درگاہ قائم ہے جس میں  
علامہ اس گنبد کے متعدد صحیحیان اور کرسے ہیں جو مدارائے معصومہ ہیں۔  
آپ کے انتقال کی تاریخیں اکثر مؤرخین نے لکھی ہیں منجملہ ان کے دو ایک تاریخیں  
جناب میر غلام علی آزاد کی مصنفہ روح کیمباتی میں جو طائفے سے خالی نہیں ہے

|                             |                             |
|-----------------------------|-----------------------------|
| ہیدارد لے رفت سوئے محفل قدس | بر بست صحرا سے جہان نعل قدس |
| تا پنج سال او خرد کرد قسم   | صاحب برکات واصل منزل قدس    |

ولہ

|                                 |                                    |
|---------------------------------|------------------------------------|
| سید کامل روشن دل صاحب برکات     | رفت زین عالم و با حضرت حق یا وصال  |
| کرد آزاد و رقم سال دفاتش بدو طو | یوم عاشور ہزار ہمد و چہم چن دو سال |

ولہ

|                             |                           |
|-----------------------------|---------------------------|
| نگارین نامہ سن خون فشان است | رق صحرا سے خونی اغوان است |
| کہ برود سید برکت اللہ       | جگلاشت گلستان ارم راہ     |
| جس برف اہل معنی قبلہ دین    | مید و ج کلاست قطب تمکین   |
| بدست دل دند اہل عبادت       | ز نقشش پای او فال ارادت   |
| کنہ تا وصف اوتا کے تکلم     | دو عالم در صفات ذات او گم |

|                           |                             |
|---------------------------|-----------------------------|
| وصال شروز عاشورا ازان شد  | کہ با سبطین جنبت روان شد    |
| نوشتم سال تاریخ مکرم      | فنائی اللہ شد آن پیر محرم   |
| وگر تاریخ او بر مے کشم آہ | وصال شروز عاشورا احباب انکا |

آپ کی شادی بگرام میں سید مودود بن سید محمد فاضل بن سید عبدالکامیم بگرامی کی لڑکی سے ہوئی اور ان سے دو لڑکے اور تین لڑکی پیدا ہوئیں آپ کے انتقال کے بعد دونوں صاحبزادے جد ابدا سجادہ نشین ہوئے اور اس زمانے سے دو خانقاہیں قائم ہوئیں چنانچہ ایک خانقاہ بڑی سرکار دہری چھوٹی سرکار کے نام سے مشہور و معروف ہیں اس درگاہ کے صدر کے لئے شامان سلف کے زمانہ سے چوبیس دہہ معاف ہیں جنہیں سے علاوہ حق تولیت و جایداد آل مغالی ایک معتبر رقم صدر درگاہ کے لئے مقرر ہے جسکا اہتمام و انتظام بقاعدہ سمرہ دہکیتی کرتی ہے جو گورنٹ کی طرف سے برضا مندی جملہ پیر نادگان اولاد حضرت مقرر ہوتی ہے علاوہ اس جایداد موقوفہ کے چار سو چوبیس روپیہ جائیداد سالانہ بطور منچشن برٹش گورنٹ سے ملتا ہے جو شامان سلف کے مقرر چلا آتا ہے۔

انہ میں اپنے دیباچہ کو ختم کرتا ہوں اور ناظرین کی دلچسپی اور آگاہی کے لئے

آپ کا شجرہ نسب اور وہ وصیت نامہ جو آپ نے اپنے صاحبزادے کے نام  
لکھا ہے وہی کرتا ہوں وہ ہوندا۔

آل محمد و بھات اللہ سلامت باشند این چند نصیحت فرشتہ شدہ بر آن  
عمل نمایند و این رسالہ را ہموارہ بان خود دارند باید کہ مشغول بپاد الہی باشند و  
یکتب فقہ و سلوک الفت نمایند و از مقام خود ہر جنبہ شغل نمایند و بخوار محسوس  
و موم و دینا زود و زیارت قبور و بدیدن عالمے کہ دے داشتہ باشند با آنکہ  
ظاہر او بدین دویانت آراستہ باشند البتہ البتہ رونڈ و دیدن اور اسماعت کو بنین  
داند و بیچ کارے و مصلے بجا کہم کہے رجوع نکنند کہ سازندہ کار ہا کار سارا  
و سبتہ لیسہ برے کار خلق باہر کس تعلق و حاجت نمایند کہ باعث ثواب است  
روزے حاکمے باین عاجز برے کارے مخالفت کرد و گذر کردہ شد  
اکثر عزیزان بادیلتی شدند قبول نکرد و گفت اگر فلانے مارتقہ نو پسند این  
کار داند کار بگنہرم عزیزان باین محتاج الی اللہ تقاضا سے رقعہ نوشتن بکند و جب پیش  
کردند ناچار این بیت نوشتہ شد

|                                 |                                |
|---------------------------------|--------------------------------|
| آئینہ خسارت را رنگ گل نرسین داد | صبر و آرام تو از مدین سکین داد |
|---------------------------------|--------------------------------|

خوانند باز آمد و موافقت نمود و ہر حال در یاد او باشند و ہر آن فردا والی السد لا تقنطوا

من رتہ اللہ و تو کلوا علی اللہ ردول و جان و زبان جاری دارند و طریقہ ظاہر با سلوہ  
 لار و لالک پیش سازند و شمار دین را ہر چہ تقید تکلف کردہ آید و بیغ نکنند  
 جاہدانی سبیل اللہ آرسہ جاہد اکبر ہین است کہ خود را آرام نہ ہند تا کہ آرام نیابند  
 محاربہ نفس کنند و بیکہ رجوع نشوند بر خلق ہرگز ہرگز اعتما و نکنند  
 و باینما محتاج نشوند۔

|                                 |                                  |
|---------------------------------|----------------------------------|
| باغ مزاجہ حاجت سرود صنوبر است   | شمشاد خانہ پرور را اگر کتر است   |
| نصیحتہ کثرت یاد گیر و در غسل آر | کہ این حدیث ز پیہ طریقت یاد آر   |
| مجددستی عہد از جهان است نہاد    | کہ این عجز و عروس ہزار داماد است |

المقصود علم و عمل پیش گیرند و بران مغرور نشوند و آرزو سے آن کنند کہ چشم گریان  
 و دل بریان و عمل خالص و اجابت و عا و رفاقت و دریشان و مسکن مسجد و آہ و درو تا  
 و اخفا سے حال از مدد الہی و از فیض عالم پناہی بیسر شود و امین ہمہ دین بودم  
 کہ دل با من عتاب کرد و جانم بیچ و ناب نمود مطابق قول مشہور کہ خود نصیحت و  
 دیگران را نصیحت اسے ظہور ارمیت سفید شد و ملت ہچنان سیاہ است  
 ظاہرت آراستہ و با ملت بتاہ پس کار خود بنشین و بر حال خود غم و اتم نامی کہ دام  
 خستہ از تو سرزده کہ دیگر سے را نصیحت پیش مے آئی و کہ دام حمیدہ را سر انجام دادہ

کہ ارشادی فرمائی بس کن وقت از دست مدہ ۵

بنشین پس کاٹویدہ برودز

از ناز سراق خود ہے سوز

این گندم نمائی و جو خوشی تا چند آن چنان باشس کہ می نمائی بآن چنان نمائی کہ  
مے باشی چون نیک نگر است از ان ہم تر کم کہ دل گفت آہ صد آہ ۵

وقت عزیزت بیا تا قضا کنیم

عم کے کہ بے حضور صراحی و جام رفت

بس کردم تو بہ نمودم خموش گشتم بچوش و خوشش آدہ بودم بودم باز بوش رسیدم  
نیخج الحی من المیت بمنہ ذکر مہ -

شجرہ نسب

| نام               | سنہ ولادت | سال وفات | جا کے مزار                             |
|-------------------|-----------|----------|--|
| ستید بکرت اسد     | ۱۰۶۰ھ     | ۱۰۸۲ھ    | مارہرہ ضلع اٹیہ مالک<br>منسہنی و شمالی |
| میر سید اویس      | .         | ۱۰۹۷ھ    | بلگرام ضلع ہر دئی                      |
| میر سید عبدالحلیم | ۱۰۹۲ھ     | ۱۰۵۷ھ    | مارہرہ                                 |
| میر سید عبدلواحد  | ۱۱۱۲ھ     | ۱۰۱۷ھ    | بلگرام                                 |

|        |               |   |                |
|--------|---------------|---|----------------|
| .      | .             | . | سید ابراهیم    |
| .      | .             | . | سید قطب الدین  |
| .      | .             | . | شاه بدہ        |
| .      | .             | . | سید کمال       |
| .      | حدود ۱۲۰۰     | . | سید قاسم       |
| .      | .             | . | سید حسین       |
| .      | .             | . | سید نصیر       |
| .      | .             | . | سید حسین       |
| .      | .             | . | سید نصیر       |
| .      | .             | . | سید حسین       |
| .      | .             | . | سید عمر        |
| ملگرام | ۱۰ شعبان ۱۲۰۵ | . | سید محمد صغریٰ |
| .      | .             | . | سید علی        |
| .      | .             | . | سید حسین       |
| .      | .             | . | سید الفخ ثانی  |

|      |        |        |                          |
|------|--------|--------|--------------------------|
| .    | .      | .      | سید ابوالفراس            |
| واسط | .      | .      | سید ابوالفتح واسطی       |
| .    | .      | .      | سید داود                 |
| .    | .      | .      | سید حسین                 |
| .    | .      | .      | سید مجیدی                |
| .    | .      | .      | سید عمر                  |
| .    | .      | .      | سید زید دوم              |
| .    | .      | .      | سید علی                  |
| .    | .      | .      | سید حسین                 |
| .    | .      | .      | سید علی عزاتی            |
| .    | .      | .      | سید حسین                 |
| .    | .      | .      | سید علی                  |
| .    | .      | .      | سید محمد                 |
| .    | ۹۶ هـ  | ۱۱۵ هـ | علی بن موسیٰ بن ابی طالب |
| .    | ۱۲۱ هـ | .      | سید زید شهید             |



|   |                 |                 |              |
|---|-----------------|-----------------|--------------|
| حضرت علی امام بن العابدین                 | ۲۳ هـ           | ۹۴ و ۹۵ هـ      | مدینه منوره  |
| حضرت امام حسین علیہ السلام                | ۴۷ هـ           | ۱۰ - محرم ۶۱ هـ | کربلائے معلی |
| حضرت علی ابن مطالب <sup>علیہ السلام</sup> | ۲۳ برس قبل هجرت | ۲۰ هـ           | بخلاف مشرق   |
| تولید ہوا خیر محمد رسول صلعم<br>سید انسا  | .               |                 |              |

### قطعه تاریخ از حقیر علی حسن ابن علی ندغہ

|  |  |
|--|--|
| <p>گشت مطبوع در بہین اوقات<br/>و وہ چہ تالیف بے مثال نیست<br/>صدور کا اندازان و مکنون<br/>نثر و محسوس ہوش دل پر بود<br/>رونق افروز شد بصبح چمن<br/>اہل دل ذکر حق ازین گیرند<br/>ہست تصنیف صاحب البرکات<br/>کہ پئے عاشقان بود جانے<br/>چہ ریاضے کہ شکب باغ بہشت</p> | <p>لعل کسمد مجید البرکات<br/>وہ چہ تصنیف با کمال نیست<br/>کوزہ کا نذران بود جیون<br/>نظروں کا کش جھپوش دل افروز<br/>جسارہ شاہان باغ سخن<br/>اہل معنی سبق ازین گیرند<br/>الغرض این ذخیرہ حسنات<br/>متمخصہ گرفتہ است دیوانے<br/>مشنوی رباعی عشق نوشت</p> |
|--|--|

قصه جوهری نموده قسم  
قلب شمع عوارف هنر  
پاره مشعر برآل جواب  
برکت ایل دل از ان یابند  
غیر غالات آن خمسه خصال  
چون مرتب شد این ذخیره پاک  
باقت غیب دان ز چرخ کمن  
سال خستیم و طیف غشتی

عشق در پیش بند سپهر قلم  
حل نموده معارف هنر  
جمع کرده بر آس استصواب  
صنات ایل از ان یابند  
جمع کردیم به واقفیت حال  
مد و سال خواستم زاد را ک  
داد آواز کاس علی احسن  
کو مرتب صحیفه غشتی  
۱۳۱۵ هـ





بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

رویف الف

|   |   |
|---|---|
| <p>بیایا دل بخون در وصف آن مهر سالها<br/>         شکار شوق چشمی شو که در میدان بیدوش<br/>         ندانم پیش ازین کھتن چشم جان اگر بینی<br/>         بو صحت غوطه زن تا از دو کون آسودگی بانی<br/>         ز جام مے کجا تسکین پذیر و مضطرب<br/>         همین تیبانی دل سیر منی میدهر دم</p> | <p>که کا عشق نکشاید بندیس سالها<br/>         بهار خنده میدارند زخم سیم بسلها<br/>         ز هر رنگه نمودار است آن صید فکر و لھا<br/>         که در یافتہ رایار می نیار و در ساحلها<br/>         جگر خون گشتن اینجا بینداید حل مشکها<br/>         و گر نبود بر قمار محبت راه و سنه لھا</p> |
|---|---|

دل مخمور عشقی یاده شیرازی خوش

الایا ایما تاتی اور کاسا و ناولما

|  |                                       |
|--|---------------------------------------|
| من آن جانم که چشم سجده می آرد سر مینا    | بجام من چو می بینی که باشد سر مینا    |
| همایون قطره ام کجی برده ام وصف نمیدانے   | که از خانه سیر می کرد هم تا کشور مینا |
| بر یون خانه خم گرد آئی نگری هر دم        | حساب بخود میا میشود در دست مینا       |
| چه پاک از نامه کز هستی و نپدارم رقم دانه | چو ساقی وار گوئی میکند در شهر مینا    |
| اگر سیل سفر داری ز هستی تا دم جام        | تعالی الله بکامت میرساند هر مینا      |
| نمیدانم شکے او ولیکن اینقدر دانه         | که سلمان حبت می برادر و مینا          |

خس و خار خرو آلایشی وار و بن عشقی  
بسوزد و گریغان من کذار و انگر سینا

|                                       |   |
|---------------------------------------|---|
| زهی نویسیط است این یکویم آفتابش را    | ز باهی تا به پیغم حسن عجب آبش را        |
| حباب مابر یا آشنانشانچنان هر دم       | که چندان موجه کار و مذکور و آبش را      |
| تعال دل بخود گرد و کند صد ناه چین دیم | بصحرای جنون سوخته باشد صطربش را         |
| تو نیلوفر چه نافع میشوی رویدم منگر    | که در هر ذره می یابد شعاع آفتابش را     |
| زبان کز نیرانی آشنانشد و سخن گونی     | بجای حرز جان و اندام آن گل آبش را       |
| ول از غممانه هجران سوخت لیکن زیندغم   | که رنگ و لب و جان از پیمان آید کبارش را |

ہمیں یک مصرع نامہ علی آندہ عشقی  
 بود حکم پری و شیشہ از نگ شمشاد را

|  |  |
|--|--|
| <p>ابان و اعطاب و ن شو پندی مرہ خدا را<br/>                 آن مے کہ مستے او شاہی دم گد را<br/>                 میخو کہ راز نہان خواہند آتش کارا<br/>                 کو بخودی ندانم احوال ملک وارا<br/>                 اے دوستان خدا را گوئید آشنارا<br/>                 از نوک خار پرسی حال ہر بنیہ را</p> | <p>اکنون خیال باوہ در فرستاد مارا<br/>                 در صومعہ مذیم چہ انکہ بس زویم<br/>                 وی پیہ ویر با من میگفت از زحم<br/>                 جائے کہ ہم مذیدہ اے ساقیا بن دہ<br/>                 زین بجر بنہ نہایت پیچ و تاب اندم<br/>                 گشتگی کہ دارم از من پیہں جانان</p> |
|--|--|

ہر شربے کہ گفتم ہر لولوے کہ سفتم  
 از کاشفی بدست فیض است عشقیا را

|  |  |
|--|--|
| <p>کہ از دو کون تھی کردہ است دست مرا<br/>                 ز حیرت است کہ صیاد چون بہت مرا<br/>                 کہ در دہ نشووزین لبند و پست مرا<br/>                 نگاہ ساقی بن کردہ است دست مرا<br/>                 ز کارخانہ عشقت ہمیں بس است مرا</p> | <p>کہ دام فتنہ عشق تو در دست مرا<br/>                 بہ تیغ تیز کشنے را کند از دام<br/>                 براہ است فنامیر و دم زہر و دوسراے<br/>                 نہ جام و شیشہ شناسم نہ بادہ گلگون<br/>                 فغان نیم شبے گر ای سحر گاہے</p> |
|--|--|

|   |  |
|---|--|
| خیال قاست او دلشین است مگر<br>چهاشت که در بزم دوست وشت او<br>گم بام روم گاه در قفس آیم  | که کرده است شب و روز خود پرست مرا<br>چرا که خست آه بند پرست مرا<br>همین بس است بشوق تو بند پرست مرا  |
| ز غنچه تنگدلی عشق می نسیم عشقی<br>نه شور بزمه نور وصال هست مرا  |  |
| ز کس مخمور ساقی میکند شیدام را<br>گرد و جان گو بر و انیم سرو و انخوست<br>غرق طوفان ساز یارب چونکه تنگ آمد<br>ز خشم ناپیدا و پدیدار و با صد حسرتی<br>زلف پرچ تو بر حال پریشان و لم<br>آن لب شکر نشان و گردش آن گیش | یک نگاهش میدید بهیوشی صهبا مرا<br>لاف نبود نقد جان و ادن دین سودا<br>اشک غمازی که هر دم میکند رسوا مرا<br>در سر و در سینه و در وید و در پا مرا<br>دو گوشتفلفظ اندوخته مرا<br>میدید صد جان و هر دم سپرد از امار |
| عشقیار بر شکت اشتغلی نازم کزو<br>فرش جنبید است در پا خار هر صحرای مرا   |  |
| نه چو منصور انا الحق و ارشد تطورا<br>جسم ما طور است جان موسی است یقین   | آه ما دار است و جانم بر سرش منصور<br>صد تجلی مینماید ناله پر شور ما  |

|   |  |
|---|--|
| <p>یافتم محبوبان خود عین لیلی تریک<br/>خاتمی دار و سلیمان و لم آنا چه سود<br/>ویدہ ام ہنگامہ عیسیٰ است در ہر جرئت<br/>گر خلیل دل رو در آتشین عاشق چہ پاک<br/>گر ننگ لایبند آید ہمین کامت بوس</p>              | <p>کس چہ و اند انتشار و حالت معمور ما<br/>منے نگیر و غلط تہائے کہ گوید مورما<br/>التفات امی کاشفی بر شہ نممور ما<br/>از لبش ہر دم شود بردا اسلا تا سورما<br/>گر چہ صد طوفان نماید چشمہ معمور ما</p>      |
| <p>عشقی الانسان سري خود بي فرمودہ است<br/>حیف نعمتہاے خود را می نہ بیند کورما</p>   |  |
| <p>ز خود فتن ہم آغوشی است با آن دستان ما<br/>چو ز نیلوفرم پید است ز بنور سوید امی<br/>بہشت و جنت آہوئے و لم دیوانہ میگردد<br/>سوید ادا نہ خود است و دل چون مجہری ماند<br/>کشا و غنچہ دل از نسیم آہمی باشد</p> | <p>بے جز آب نہایند غم صمان دریا را<br/>تو از خوش شیک کے تابی کہ بکشا ہم عمارا<br/>مگر زلف پریشان تاب و او این صید سوارا<br/>بیا اسکا تشین رو بہ زبوی آب ہ مارا<br/>صبا کارے نیم ازورین گلزار و طھارا</p> |
| <p>خود چون شب بگریزد و آہ شیدائی<br/>چو عشقی آب می آید تیسیم میکند جارا</p>   |  |
| <p>اے خداوند کرم ہر شوخین بے بہرہ</p>   | <p>امتیازے وہ کہ بتنا سد و در خرمنور</p>   |

|   |  |
|---|--|
| چشم سیدایم که یابگلشن سودا بھارا زما      | چشم شاربونم بحر حشمت را عبا راز ما       |
| تغافل میکنی صد آه زین بوس و کنار ما       | بوصل تو که آغو شوم چھا خمیا ز ما وارو    |
| تسار از ما و قار از ما چگویم عبا راز ما   | دو چشمت با سپا و غمره غایت کرد و بوی جان |
| نمیدانم چه خواهد بعد این آن شهسوار از ما  | دلم بروست و دیم برو جهان برت ایمان هم    |
| پیلے آرزو از باغ جنت خار خار از ما        | بچوگان بازیت گوی دلم حالے نمیدانم        |
| دو چشم از ما سرشک از او آه شعله بار از ما | بوا عظمت هیچ نقصان نیست یاران چون منم    |
| وفا از ما صفا از ما طریق جان نثار از ما   | همه جور و ستم از تو جفا از تو بلا از تو  |
| برین ستم آشنابود نگار از نا نگار از ما    | ز خود بیگانه گشتم تا که در برش رسد یام   |

بنایت هر چه خواهی کن که عشقی سیریتابد  
خوید به نا نگار از ما قار از ما قار از ما

|                                   |                                  |
|-----------------------------------|----------------------------------|
| رحم میکنی تو بجال تباه ما         | بر مرگ زمره اندیشه آه آه ما      |
| داود فاند او گله بادشاه ما        | از شیوه وفادل و جان کرده منشا    |
| اشک زمرت است همین غدر خواه ما     | ز این غم و میکند از روز و غماز   |
| از چنین حسین برقی چه سوزی گیاه ما | حال مرا که هست بپرس از نگاه خویش |
| محمدیت دعوت نکند داود خواه ما     | جوون که میکنی بکنه روز باز پرس   |



|  |  |
|--|--|
| صد حسرتی که گاه گفتی گناه  | تو هر چه کرده بخندار ضمیمه یک  |
|  | عشقتی تو فوج ناله چه سرسبکی شنو  |
|  | در کبریا ز او رسد این سپاه ما  |
| <p>که بسالوس و بناموس سلام است اینجا<br/>مخلص دل ز سوس مقصد و کام است اینجا<br/>چه وجود و چه عدم صریح غلام است اینجا<br/>خانه اوست که صد گونه پیام است اینجا<br/>منزل دوست ز من برین و کام است اینجا<br/>نشد الحاح چه خوش باد به بجام است اینجا<br/>خال و زلف تو عجب آنه و دام است اینجا<br/>کریم عشق مرا شرب مدام است اینجا</p> | <p>نیک نامی چو روانم تمام است اینجا<br/>غیر باقی است ز مطلوب چه پرنیجی بجز<br/>عشق دارم که نیز ز همه ملک و ملکوت<br/>بر در و دل چو سی معرفت حق مبینی<br/>هرزه گرد می کن ای کعبه بر و زلف و شرف<br/>عقل کل است ملک مست بهمان مست<br/>که رود مرغ و دم و پر به روانه و دام<br/>نه بسودانم و نه جام و نه خم نه باد</p> |
|  | جام بر جام زدم سیر نگشتم عشقتی   |
|  | کاشقتی رحم کنی نشانه کام است اینجا   |
| نور و نهار ص و سلوات را<br>لات زنی گرفتے لات را  | چون نگر و دیده جان ذات را<br>روح مشا به شود ای جان من  |

|   |   |
|---|---|
| <p>دور کن بر شک و شبهات را<br/> شرح و پنجه حضرات را<br/> فهم کنی حرکت و مکانات را<br/> بمان نگر می منصب ذرات را<br/> طعن نهی بر همه لذات را<br/> یا دکنی صاحب برکات را</p>  | <p>غیر خدایت بفرغان برین<br/> مست شود چون بدلم دل رسد<br/> هر چه را محرک و مسکن بهوست<br/> پر تو خورشید بر فزده است<br/> اگر تو خوری شربت خون جگر<br/> صاحب لولا کس نبی الموت</p>   |
| <p>نشسته عشقش جو بهشتی رسید<br/> جوش زوده بچو موزات را</p>  |   |
| <p>صد آتش میدهم از آتش خود جان آتش را<br/> و و چندان میکند هر نفس سال آتش را<br/> که هر دم می چند لبها سخن المون آتش را<br/> پیام می نهم روانه مر چو جان آتش را<br/> صلوات دین و دل گسترده هم سخن آتش را<br/> چه شد نوع و لم تا بنگرد طوفان آتش را<br/> چه باشد جنبه تا سیر می کند میدان آتش را</p> | <p>بصحن دل چو بر پا کرده ام ایوان آتش را<br/> بخبر سو ز مکی دیگر نداده و در جگر تیرش<br/> ایم با همین از حبت و بسوزا باشد<br/> ز کوس دل که چندان شعلماش تیجه نیم<br/> چو عشق مطنعی کرده است و جان دیگر جان<br/> ز بحر آتشین عشقت تن و جانم می جوشد<br/> خز و با عشق بچون نمیشد رنگ آتش را</p> |

چہ اصل بے بہایت این زجرت شمعکوار  
کہے کاود بیان تیشہ آہم کان آتش را

کتاب عشق را عشقی نوازند ہر خوشکی

کہے سوز و خروگر و اکند و لیوان آتش را

|                                     |                                    |
|-------------------------------------|------------------------------------|
| از ان زمان کہ بے سیم با تو پیمان را | چہ آفتے کہ ندا ویم دین و ایمان را  |
| ز دید ویدہ گمی دیدش غمی آید         | کہ این نگاہ بداند چشم حیران را     |
| کلید حبت دید پاچ و تاب لست          | چہ آستیا ج کہ رو آوریم رضوان را    |
| بلا بران جهان جلوہ و گردیدیم        | کہ رنگ مہر گرفته است این شبستان را |
| تجانی شب تار جلوہ دارد              | بیافتند درین ظلمت آب حیوان را      |
| خیال قامت او تا چہ کردیم نہم        | کہ بت پرست نمود است صد سلمان را    |

بسوز عشق ز عشقی ہمین لطیفہ است

کہ نسبت زہرہ پروانہ عذریبان را

|                                       |                                      |
|---------------------------------------|--------------------------------------|
| بسوئے لب رعنا گاہ کردہ ہم پیدا        | ز بازوئے گداز جل شاتہ کردہ ہم پیدا   |
| کجا باد صبا گل میکند و لہاے پر خون را | نہیے غنچہ دل را آہ ہے کردہ ہم پیدا   |
| سر غنہ منزل جانان ندیدم ہر طرف گشتم   | بچاک سینہ اکنون طرفہ ہے کردہ ہم پیدا |
| گلے کردہ گلے غلظم گھے و کو چہا گردم   | بہمان محبت و تمکاس ہے کردہ ہم پیدا   |

|                                       |  |
|---------------------------------------|--|
| نجات من مجسمه میشود آخر محمد الله     | که چشم اشکباری غمزه خواسته کرده ام پیدا  |
| شکسته میبندم بر کشور دل همچو جانبازان | ز اشک و ناله و افغان پاسبان کرده ام پیدا |

شدم مستغنی از کون و مکان هر خطه و عشق

بر پیش سر نهادم سر بر آب کرده ام پیدا

### ردیفیات

|                                 |                                 |
|---------------------------------|---------------------------------|
| دلم همیشه کشد آه ناله یارب      | ز خوان وصل تو خواه نواله یارب   |
| و گر نمانم از زوای جام و جو     | کشیده ام چون از دل پیاله یارب   |
| کنون کتابی بقیت از دلم یار      | که هست و روزی با هم رساله یارب  |
| ای دیو نیم خلد تو نمیدارم       | که کرده ام دل خود را حواله یارب |
| چرا نه بارش رحمت شود بدوش و بزم | که کرده ام دلم هست باله یارب    |
| برفت مرزغ اغیار و گشت از غل     | ازین دلم که بسارید ناله یارب    |

بجس تو چه بیمار است باغ عشقی را

بصحن دل چو بکارید لاله یارب

|                        |                            |
|------------------------|----------------------------|
| ایچم خرد و نیستی مرغوب | هر چه هستی دلا تو هستی خوب |
| روزی آری بمسلم فانی    | همه بچند ناسب و بنسب       |

|   |   |
|---|---|
| <p>نشایم صولت کردوب<br/>یاد نویسنه میکند طلب<br/>ساخته میشوی همه اهلوب<br/>از دم نقد آتاش بر دوب</p>  | <p>فیض اقدحج سایه فگند<br/>طالب ایدش ارکشی از دل<br/>قدم دوم اگر بوشش زنی<br/>پیش و پس را ولانه بشناری</p>  |
| <p>آفرین آفرین است عشقی را<br/>که چه سان کردت محبوب</p>   |   |
| <p>مباد اینکس را اچپن شین شب<br/>که کاسه و انمی منیم چنین شب<br/>تو گوئی آجیوان خورده این شب<br/>طلوع کن خدا را اندرین شب<br/>بله باشعله بهنیت کین شب<br/>بگیسویت گر شد بهنشین شب</p> | <p>چه و او یلاست جانم را این شب<br/>برای منم آهی صد آهی<br/>شب از ظلمت نکا بیکر مد<br/>فراق میکشد هر دم مه من<br/>بدر و جامه شب یک شرارم<br/>سیه مار و دراز است این شب من</p> |
| <p>خدر کن جانم بشنور عشقی<br/>و مظلومی که باشد در کین شب</p>  |   |
| <p>که خواب در سر آن دیده نمچ نقش بر آب</p>  | <p>از جوش عشق ندارد چشم حیران خواب</p>  |

|  |   |
|--|---|
| خیال عارض آن شهسوار شد بدلم<br>بنازلت تو تا رگم ترا نخواستند     | کجا است تاب که جانم شده است چون بیا<br>چه گوشمال دهی جانم لبان رباب |
| نرسیم جور و جفا هست در ره جانان<br>نجات عشق باوراق دل نمودار است | که چشم و رخ دگر میدیدم عذاب ثواب<br>چه احتیاج که روآوری بجنگ کتاب   |
| خیال سیز غلوی و غلی ار داری                                      | بدان نا که دولت هست عین خطاب  |

بجای

اگر دیدی تو جان نیک بگری عشقی  
یکمیت بحر چه گوهر چه موج و آب حباب

### روفتا

|  |  |
|--|--|
| دل که از صفحہ خطا تو سبق خوانی یافت<br>آزین باد و بران دل که ز هستی بگریخت | بر همه شریفان مناصب و یوانی یافت<br>رفت زین مملکت و مملکت نانی یافت    |
| جانم دور که در دلم عشق تو رفت<br>جلوه وصل مجاز سر دانا می نمود             | از سر زلف تو تعلیم پریشانی یافت<br>هر که یافت چنین رنگ نماندانی یافت   |
| هر شد عشق چه خوش و خوش مراد و خبر<br>هر که هندو و ترک و طواف از سر شوق     | هر که آسودگی یافت ز حیرانی یافت<br>یعلم الله که همه رنگ مسلمانانی یافت |

در زلف تو گشته حب عشقی

دستِ هست کنون دولت زندانی یافت

دل خرابی دید و آلودی صحرای است  
نشسته بسیار است اما سستی صبا کی است  
مست و محزون عاقل و دیوانه و دانا کی است  
وید و دیدار و هم بنیانی و دنیا کی است  
کا ندران بسته گدای مفلس و دارا کی است

چشم حیرت پیشه لعل رنگین عیا کی است  
از جرم ننگ کثرت عاف و خود گفته است  
فیض عام ساقی بامین که انعام او  
و تماشا گاه گیرنگی و ولی را بار نه است  
جای انصاف است جائے خوابگاه نهی

سالک و لوطی زاهد و حور و قصور

جلوه فرمای دل و جان عشقیه مارا کی است

در جنون رحمت کند سر و سر سودا کی است  
در بزجورت نیامان بر تکلف جای کی است  
در بقا دار انگلستان سکون و ما وای کی است  
صد پریشانی بهم آور و این انشای کی است  
هر کس بر قدرت و اله و شیدا کی است  
هست مشهور اینکه فکر هر کس برای کی است

گر غمت باز چه ساز و خانه دل جای کی است  
از تعلق صحر که بگزید چو شبنم زین چمن  
ساخت اول بوی گل ممدوش خود با وفا  
انچه میکردست سیکر و آن ولایت نیکه خط  
نفس همین پروانه سرگردان است به افشع  
ماه سوز دل میا از اهد و حوران خلد

گر چه پروای ندارد آن جوان پیکر

|  |   |
|--|---|
| خیال عارض آن شمسوار شد بدلم<br>بنازلت تو تار گم ترا خواند        | کجا است تاب که جانم نمده است چون بیا<br>چه گوشتال و هی جانن لبان رباب |
| نرسیم جور و جفا هست در ده جانان<br>نجات عشق باوراق دل نمودار است | که چشم و رخ و گرم سیدم عذاب ثواب<br>چه احتیاج که رو آوری بنگار کتاب   |
| خیال سیزه علوی و غلی ارداری                                      | بدل ناکر دلت هست عین صطلاب  |

بجای

اگر بدید جان نیک بگری عشقی  
یکمیت بحر چه گوهر چه موج و آب حباب

### روایت

|   |  |
|---|--|
| دل که از صفحه خطا تو سبق خوانی یافت<br>آفرین باد بران دل که ز بهستی بگزشت | بر همه شایگان منصب و یوانی یافت<br>رفت زین مملکت و مملکت نانی یافت     |
| جان همو که در بدست عشق تو رفت<br>جلوه وصل مجاوره و انانی نمود             | از سر زلف تو تعلیم پریشانی یافت<br>هر که یافت چنین رنگ نماندانی یافت   |
| هر که عشق چه خوش ووش مراد و خبر<br>هر که هند و ستر کرد و طواف از سر شوق   | هر که آسودگی یافت ز حیرانی یافت<br>یعلم الله که همه رنگ مسلمانانی یافت |

در زلف تو گشته جان عشقی



دستِ هست کنون دولت زندانی یافت

دل خرابی دیدہ را آبادی صحرا کی است  
نشیہ بسیار است اما سستی صبا کی است  
مست و محزون عاقل و دیوانہ و بنا کی است  
دیدہ و دیدار و ہم بنیائی دنیا کی است  
کاندران بسته گدائے مفلس و اراکی است

چشم حیرت پیشہ اخلاک غنا کی است  
از جرم ننگ کثرت عاف و خود کفہ است  
فیض عام ساقی بامین کہ انعام او  
و رتاشا گاہ گیرنگی دولی را بار نیست  
جائے انصاف است جائے خواب گاہ نیست

سالک و نور تجلی ز اہر و حور و قصور

جلوہ فرماے دل و جان عشقیہ مارا کی است

در جنون رحم کند سرور سر سودا است  
در بر خورشید تابان بر تکلف جای است  
در بقا از ارگستان سکین و ماوا می است  
صد پریشانی بھم آور و این انشای است  
ہر کسے بر قدرت والہ و شیدا می است  
ہست مشہور انیکہ فکر ہر کسے برای است

گر غمت بازیچہ ساز و خانہ دل جای است  
از تعاقب صحر کہ بگریز و چو شبنم زین چن  
ساخت اول بو گل مہر و نش خود را مفا  
انچہ میکردست میکرد آن ولایت لیکہ خط  
نہ ہمین پروانہ سرگردان است ہر شمع  
ماہ سوز دل میا زاد و حوران خلد

گر چہ پروانے مار و آن جوان پیکر

عشق تیار از زبان از جان دل پرکاو است

وید و حیران است دیگر جستجو کار نیست  
تا را شکم زینتی دارد او تو کار نیست  
الفستق چندان بهر جام و سبزه کار نیست  
حوزه گردیدن بسیر دشت کوه کار نیست

با خودم جنگ است با کس گفتگو و کار نیست  
بر تن زارم چه پیشرفت از خاک نیست  
جام دل از باوه عرفان چو لبز نیست پس  
وسعت دل یک بیابان است سیر و کار نیست

عشق و محفل که سر بر گرد که گنج خرد  
عشق تیار در بزم بکرگان عدو و کار نیست

عالمی بر هم زان چون غمزه دار نیست  
هیچ کاه الفستق بر حال این روشن نیست  
سنگ مقناطیس کی آهین با پیش نیست  
غافل از شیهه حیوانیت و پیش نیست  
کشته تسلیم جانان عاقبت اندیش نیست

کیست کو آشفته آن زلف کافر نیست  
یک ز کوثر هم نمی بخش ز گنج صن خود  
جذب دل سنگین دالان را سیر با خیال  
بنده بند طبیعت گشته بنیان  
همیچ و سوسا سیر و بار پرس از من در

گفتگو عاشقان چون نعمت نیست  
بے تکلف عشقی اینجا اختیار خوش نیست

تا زلفش بپرشته دگر است

پرشته بپرشته دگر است

|   |   |
|---|---|
| <p>بهر جانم فرشته و گریست<br/>طالع را نوشته و گریست<br/>این تاشاکه کشته و گریست</p>   | <p>غمزه یار میگردد هر دم<br/>گاه از وصل تو گشتم سیر<br/>دور و یدیم دانه دانه غم</p>   |
| <p>عشقی از باز پرس حشر ترس<br/>کشته عشق کشته و گریست</p>  |   |
| <p>کوچه ناحتی شناسان جنبت الفردوس است<br/>اشک ناز است دیگر ناله ام قافوس است<br/>آنکه حیران بینماید این دل مایوس است<br/>اینهمه برین لطف عشق جالینوس است<br/>کوشش دار و ولیکن بخود می جاسوس است<br/>شعله و پروانه هم شمع درین فانوس است</p> | <p>رسم بے ناموسی اینجا جلوه ناموس است<br/>دور عشق ضم یک بت پرستی کرده ام<br/>و لبرم از دلربائی عالمی بردست لیک<br/>تا چه معجون است آه و اشک و شوخ و مازول<br/>در عجم بے نیازی خود پرستی پذیرد<br/>من سازم با کس جز خوشیتن از بهر آنکه</p> |
| <p>از خرد بر گزین سازد عشقیاع فان درست<br/>آنچه معقول و بے آیدیشک این محسوس است</p>   |   |
| <p>گریبان تابا بر من چاک چاک است<br/>جهان خوریده از سگ و سماک است</p>   | <p>نه هجرت جان و دل اند و نه ناک است<br/>نه من نه نازلف آشفته گشتم</p>  |

|  |   |
|--|---|
| <p>علاج کو چشم سرمه ناک است<br/>         که این سرمه بخود می آید تا پاک است<br/>         بله این آب جو هر گونه پاک است<br/>         و نه که کو غمت اندوه ناک است</p>   | <p>زهر دشت تا غم سازد و دل من<br/>         از جام عشق مستم تا نماند<br/>         ز خون دل و وضوئے شوق سازد<br/>         سرمه کوفین است باد</p>  |
| <p>ببین عشق زهر گر نیست عشقی<br/>         جهان پاک است گر خس کم پیاک است</p>   |   |
| <p>سرمه آب زنجیر زیاده است<br/>         بر این دله که شب در زغالمازده است<br/>         هر آن کس که سری بردنمازده است<br/>         عروس حسن چه سان پرده حیا زده است<br/>         که عقل و دین و دلم عشق نا خدا زده است<br/>         ز خاک کو تو چشمه که تو تیار زده است</p> | <p>کس که دست بر آید در بار زده است<br/>         ریحی بکن اسه ساقی کرم پیرایه<br/>         بفرسازد ایچیکس غمی ماند<br/>         بجان رسیدم و دهم من نمونگر<br/>         پناه ببرد بختت حالیا جانرا<br/>         بیچ کل جوانیکند میله</p> |
| <p>بگو دشت برفت عشقی از حجره خوش<br/>         اگر حکایت کامل عصبان زده است</p>   |   |
| <p>جمال و لبت گریست مجوز زده است</p>   | <p>دله که ذکر جیل تو در گلوزده است</p>  |

|  |   |
|--|---|
| چشمه اکه نزارم ز بخودی و خویش<br>کے کہ خاک شود ہر بلند و بیت کیت   | از ان بجز کلمہ ابادہ در سوزدہ است<br>باب و سہر کہ آبروزدہ است   |
| تعلق کند باکے دل عشقی<br>چرا کہ نفسش باو نقش سوزدہ است   |   |
| آرزوے سرگردار کے سوانیت<br>جلوہ مطلق عیانم سے نمایبے جوت<br>دست کثرت را بدیریا حقیقت ہان من<br>از خیال عارضت شوریدگان عشق با<br>گفتگو کے کفر و دین در عالم وحدت گنج<br>صفہ ہر ذرہ تعلیمی زہر رویاوست | غیر سربازی یگہیم عاشقانہ کثرت<br>حسن سرور بیان عالم ہان ادکاریت<br>اشکائے خام را و بحر وحدت باریت<br>انچہ در دہانہا نمودار است و رگزاریت<br>از یک و دیگر امتیاز سے سیکہ ہر گاریت<br>ہر زبان و رویدہ ہم خبر جلوہ دیداریت |
| عشق گرداری یا عجب عشقیہ در راہ دست<br>خود خرد و در راہ جانان محمد ہر نریت  |   |
| عالم از نور دوت و در رنگ است<br>حیف گوش و لم نے شنود<br>دوست نزدیک تر ز ماست و لے  | چہ کنم پے دیدہ ام رنگ است<br>قصہ عشق کز اب چنگ است<br>خود حجام نہ از فرنگ است   |

|                         |                            |
|-------------------------|----------------------------|
| از وصال تنیدید بوی      | زین سبب با صبا مرا جنگ است |
| اے نسیم ترور جسم کنی    | غنچه ماہیش دل تنگ است      |
| باش لے واعظ از طریق غطا | رسم غمیدگان سر و تنگ است   |
| خرو عشق را منا سبے      | ہم چو در آب گیند و تنگ است |
| پرتور وے تو چہ پان بیسم | کہ آئینہ پرا از رنگ است    |

|                           |  |
|---------------------------|--|
| از غم دوست عشقیا جاری است |  |
| چشمہ چشم تو مگر گنگ است   |  |

|                                    |                                    |
|------------------------------------|------------------------------------|
| مست تقدیریم اینجا ضیوۂ منیریت      | گفتگوئے با کمان دارے مجال تیریت    |
| دشت امکان صید کاہ غمہ خور زادت     | یہج منظور سی نے یام کہ اونچہ نیریت |
| اے حباب از خود تو وزندان غفلت      | وز نہ جزو ریاسویت یہج دنگیریت      |
| چشم و لب سر دم تماشائے و گردا و با | احتیاجے با حساب روز و روگیریت      |
| گردیہ عالم نفستے بات ہمید از ندلیک | سوزنے را ہمسری بانالہ شبگیریت      |

|                                    |  |
|------------------------------------|--|
| گر خرو وصف طبیعت میکنہ گو کردہ باش |  |
| جز حقیقت عشقیا در نامرات تخریریت   |  |

|                               |                                |
|-------------------------------|--------------------------------|
| مرسم نندہ بر جگر چاک مادل است | بہر تار و دوست زر پاک مادل است |
|-------------------------------|--------------------------------|

|   |   |
|---|---|
| <p>پرواے باد مہیت بشویدگان شوق<br/>پنهان نمی شوی ز من خسته بیچگاه<br/>غم بود از غمی تو مرا همسزمان کنون<br/>در بزم دوست فرستگی و بخود ز خویش<br/>صیدی دو کون گاه نیز انگرده ایم</p> | <p>اے جام رو که چون شرابک مادل است<br/>اے جان جان که چون نظر پاک مادل است<br/>شادان تریم بر غمناک مادل است<br/>آسان شده که بر باد و راک مادل است<br/>ز انرو که صید و فربت رک مادل است</p> |
| <p>از زهر مار نفس کنون چچ پاک نیست<br/>اے عشقیای چو مہرہ تر پاک مادل است</p>  |   |
| <p>برفت آن ز ابدی که رستی آموخت<br/>چہ نسبتها که از عشقت ندارم<br/>خیال یار سالی از سرم رفت<br/>نه صید بود کز بوستش برون شد<br/>فدا سازم جهان و جان بر آن</p>                       | <p>کنون پی ریغ نامستی آموخت<br/>ز بالائی تو مارا پستی آموخت<br/>که است سینه از خود رستی آموخت<br/>مذاغم از که چایک دوستی آموخت<br/>که جانم را شکست و بستی آموخت</p>                       |
| <p>حز و بگریخت از عشقی خدایا<br/>لکراں کاشفے سرستی آموخت</p>  |   |
| <p>الوار جمال تو بھیہ رخا نہ و کوہست</p>  | <p>ہر چند بر آکہ ز اطراف و ز سہبت</p>   |

|                                 |                                 |
|---------------------------------|---------------------------------|
| خورشید عیان بر سر آب است پیمنی  | او هست پیش تو اگر روسته نکو هست |
| بر چهره تو طوفان بهار است گل من | چشمان مرا زگر چشمت چه هست       |
| و صفم ز سربل نازک است دوست      | یارای بیانش نه مرا کیسه مو هست  |
| صدریش ز غم است تو بر سین من شد  | اگر آن غمزه ات حکمت کار زفو هست |

عشقی جو الف بیچ ندارد و زو عیالم  
از گلشن عشق تو مگر رنگی و بو هست

|                             |                             |
|-----------------------------|-----------------------------|
| خاصیت عشق بی فراج است       | عاشق چه کند کلام علاج است   |
| خشتک و گرم است خصلت او      | پس آب و دودیده احتیاج است   |
| مطلق به تقیسم نیاید         | هر چند که بحر و موج است     |
| نه نه تن موج همین دریاست    | نمود قول سین در رواج است    |
| زین پیش چه گویم این سخن فاش | جزویت که کلیمش خراج است     |
| پید است نشان ز بے نشان      | آن را که چو زنده ز جلاج است |
| از مجمل عشق زاهد آزد و      | باز اگر نه سنزل حجاج است    |

گر کاشفه است بر سر ما

عشقی و جهان مرا چه حاج است



|  |  |
|--|--|
| <p>ز عجب مردم چشم همیشه در زاریست<br/>         بحسب تیم ز بازار دوستی یاران<br/>         چه حیرت بخشان عشاقان که در<br/>         زلف فروشن عین سلاست مرا<br/>         هر آنچه هست درین ره خاکسار میست<br/>         کجاست بلبل شوریده تا دم نیش<br/>         جگر نداشت ز خون شربت است میدام</p> | <p>ندام از چندیال تو مردم ازاریست<br/>         که نقد جان بفروشد و غم خرداریست<br/>         نه خواب میرود و فلز خیال بیداریست<br/>         که بخودی برده دوست عین فشاریست<br/>         که خاکسار می عشاق عین سرواریست<br/>         که گل نقاب ندارد و چه جای خودخواریست<br/>         که از طفیل غمش کار و بار باجاریست</p> |
|--|--|

ز عشق صفی زویند عشقی عاشق

خرد چگونه نماید کزین سر عاریست

|   |   |
|---|---|
| <p>راه جویانیم و راهی درین است<br/>         سید و یعقوب من و رشوت غم<br/>         کوهر من بالا لاله گل رو کند<br/>         لیک صلا میزنم ای برق حسن<br/>         جان من جور و ستم بر من مکن<br/>         دین پناهی خواستم از هر دره</p> | <p>چون گدایانیم و نشاء درین است<br/>         یوسف و کنعان و چاه درین است<br/>         حیف لعل بی بهای درین است<br/>         رنج پاسبان که گلاب درین است<br/>         احتراز کن که آب درین است<br/>         ستمی و قحطی پناهی درین است</p> |
|---|---|

عشقیا خوش باش کم کن شکوه ما  
و هو سک قبله گاه درین است

|  |   |
|--|---|
| یاران دل شویده ما خانه عشق است<br>در کتب دل گر بی بنگری آخر<br>از کشت دلم خرم تحقیق بر آید<br>تا چند کیفیت دل شرح نمایم<br>از بخودی وستی دل تا چه بگویم<br>بر شمع زخمت جز دل عاشق نگراید | کنجیت هویدا که چو دانه عشق است<br>افسانه عشق است و کتب خانه عشق است<br>راز و که سویدا دلم دانه عشق است<br>مستانه عشق است که دیوانه عشق است<br>کاشانه عشق است که پیانه عشق است<br>پروانه عشق است که مروانه عشق است |
|--|---|

از خیل خیال رخ او سینه عشقی  
بجانه عشق است که خم خانه عشق است

|  |   |
|--|---|
| دلم در سینه کیم و جنون است<br>نه تسبیح و نه تهلیل است اینجا<br>نه تمساک و نه دیوانگی داشت<br>منی آید بکتاب خانه عقل<br>خرد را نبض و انی نیست زین حال | که از دلم بر تنم در و جنون است<br>صدای ناله مادر و جنون است<br>بدوش هر که بر و جنون است<br>دل بتیاب شاگرد و جنون است<br>دوا و وصل در و جنون است |
|--|---|

|   |  |
|---|--|
| سیر گرد آب کرد جنون است   | نه از خو بیچ و تاب می کند دل   |
|   | بجنون وارو سیلی را جنون داد<br>از ان رو عتقا کرد جنون است  |
| بله بعالم فانی بهر آنچه هست این است<br>بگوشش او که ز چنگ و باب تلقین است<br>که زیر هر شکن زلف جلوه دین است<br>که خویش را چو گزاری کمال نکین است<br>بحسب تم که شربت ارواه و پروین است<br>ستاره می شمرم در ستاره ام این است | بیر پیه معان با ده خواری آیین است<br>خوشش ناصح ازین گفتگو کمی زسد<br>هر از کفر در اسلام هیچ کار نیست<br>ز انتها سخن نغز بنویسی گفست<br>بزللف و آن رخ خورده ات چو بدنگم<br>سپس از شب من کز سیاه خجی شتر |
|   | شناس دوست در اوراق عتقا پیدا<br>ازین سبب همه مضمون نامه رنگین است  |
| گرچه آخرین شراب بنمودی چو نیت<br>جلوه آینه گز خواهی نفس و زو نیت<br>بر بهار رنگ گل ظالم دمی چو نیت<br>وسعت صحرای دل از چشم باطن نیت   | اولاد سینه را ز در دوغم پوشید نیت<br>جز که خاموشی ندارد بهر پیش لیل<br>چو صحرای سرسری نتوان گزشتن زین چیز<br>گر که سیر کرد و عالم در سرت باشد بوس  |

|   |  |
|---|--|
| کار بالعکس است در راه محبت و دوستان   | خنده اینجا گریه آمد گر بیاخذ نیست  |
|   | اندر آن صحرای شیره از گز گاه است و بس<br>عشقی را برش ز شاه کاپلی پریند نیست  |
| بوسه دوست پیای صفا نخلان خوش است<br>بیده ام همه خواب و خواب و یان را<br>ز بهر نشان جگر میدهم اگر شنوی<br>بگو زبان خلوت نشین که بر سر دیر<br>بیامم گز رسیدم و گر فغان نگویم<br>بچشم من نتوان دید رنگ معنی را<br>نغمه بجان و دلم بهر لعل است بهرین<br>هر است و در زبان گفتگو سوز و گداز | چونامه برز سازد برید جان خوش است<br>خدا گوشت که هر گونه آن جوان خوش است<br>نجویش زود و آئی که این نشان خوش است<br>ز بهر عقد دل نشسته معان خوش است<br>که تا در آنچه رضا می تو شد همان خوش است<br>چو دید جان یکشاید همه جهان خوش است<br>که گرگ خوب و رسته خوب هم شبان خوش است<br>که یافتسم ز باینا زمین بیان خوش است |
|   | چو سان رسد به ثنائی جمال و عشقی<br>که عقل کل ز رسید است اینچنان خوش است  |
| گرت لمیت بیاویدین بهار نیست<br>بچشم اهل بصیرت که دید جان دارد   | که عکس روی که داده کار و بار نیست<br>و گر نیست بودید است زمین بهار نیست  |

|  |   |
|--|---|
| <p>ز حسن و عشق عجب رنگ و باغ میدارو<br/>         بهار جلو گل هر کس نمی فهمد<br/>         بیکلشن و گل نیست افستم اکنون<br/>         چو چشما که ندارد چمن جلو و خویش</p>   | <p>بلند مشیرئی بین بالاله زار نیست<br/>         و عندلیب به پر سید اعتبار نیست<br/>         بل رسیدم و دیدم و گر بهار نیست<br/>         نگاه رنگ گرفته است و کنار نیست</p>  |
| <p>ز رنگ و بو شده آماده کلبه ام عشقی<br/>         اگر صبا گزرت کرده از دیار نیست</p>   |   |
| <p>دل سالک خزینه شاه است<br/>         و می عشاق را به بین که درو<br/>         کار بهیستی کجا بسته رر عشق<br/>         دل مخزون و ذلیف آن بخش<br/>         خرم آن کز خویش بخیر است<br/>         چت در ناز میکنم بر دل</p> | <p>بے تکلف کلید ادا است<br/>         بے شب و روز جلو و ماه است<br/>         مرد جان نیاز بر سر راه است<br/>         رسن و دلو و بوی محبت چاه است<br/>         و سب خوش انگش از خود آگاه است<br/>         که دل من ترا هوا خواست</p> |
| <p>و عبارات عشقیانی<br/>         همه وصف مشاعر است</p>   |   |
| <p>اگر خود نرسی خود نمائی آسان نیست</p>  | <p>چو از خودی نبرائی خدائی آسان نیست</p>  |

|                                    |                                    |
|------------------------------------|------------------------------------|
| چو دست و پازنی ای صید پای بسته بدم | نیچ و تاب زلفش ربانی آسان نیست     |
| گر بار بند طبیعت مجر و از همه باش  | وگر نه اے دل نادان گدائی آسان نیست |
| چه شورشی که ندارد ننگ و موج و حباب | درین محیط و لا آشنائی آسان نیست    |
| بیاد و اسن دل گیر غمش و داری       | جز این وسیله بجان رسائی آسان نیست  |
| ترتیب آب بنیش و بازه گزار          | خدا گوشت که این ناخدائی آسان نیست  |

قشاق زهر و جهان دست خستیا ورنه  
بحال دم زدن مینوئی آسان نیست

### رو فیض

|                                |                                    |
|--------------------------------|------------------------------------|
| بذکر خیر تو دایم آرزو یا غوث   | زیاد تو دگر نمیت موبو یا غوث       |
| منم مرید غلام کین در تو        | ز خاک کویتو ما هست آبرو یا غوث     |
| توئی که نام تو باشد محمد ثانی  | توئی که یاد تو گویند چار سو یا غوث |
| فضیلتی که تر هست تا کجا گویم   | جهانیاں همه خوانند کو بگو یا غوث   |
| مرا خست که دارم وسیله چو شمشیر | که غمیر تو دگر نمیت جستجو یا غوث   |
| زبان قریب اولیا گل اندو        | تو آن گلی که مویست ننگ بگو یا غوث  |

طمع ز فیض تو عشقی همین کند بر دم

خیال غیب ز جان و دلم بشو یا غوث

## روین ح

|                            |                                  |
|----------------------------|----------------------------------|
| خرم است آن دل که گردد مروج | صد فیله تهاست از انعام روح       |
| فته فرخندگی بخشد مدام      | هر کس یک جبر غه خور و از جام روح |
| بے نمون چون برآمد و صفاد   | پس چه گویم پیش ازین اکرام روح    |
| بے کند عشق فتن شکل است     | بس هوا دار است یاران با هم روح   |
| کعبه معنی نمودار است زو    | زین سبب برین ستم احرام روح       |
| افتسته بانفس کافر که کند   | بسته افتاده و در دم روح          |
| نفس و شیطان کشته میگردد کر | چون بجای میگزیزان مصنام روح      |
| سیر سحر اے مکان و لامکان   | لحظه لحظه می نماید کام روح       |

عشقی و صفش کجا و اندر

چونکه نشیند است بر گزنام روح

|                                  |                                   |
|----------------------------------|-----------------------------------|
| من آن نیم که فراموش کنم خیال قدح | که هست جان و دلم روشن از جمال قدح |
| بیشتر قرع نمایان نشد و مقصود     | کنون همی نگرم لحظه لحظه سال قدح   |
| از آن خیال قدح نوشی است و برین   | که وصل دوست هویت در وصال قدح      |

|  |   |
|--|---|
| <p>چنین کمال قبح بیسم و جال قبح<br/>وگر چه شرح نائیم این مال قبح<br/>بر آنکس که می دید هت مال قبح</p>  | <p>بجز عیب نو و سال جوان سازد<br/>محب باده کشی گر کند شود محبوب<br/>ستاع هر دو جهان در نظر نمی آرد</p>  |
|  | <p>کجاست طالع اے عشقیا که بعد وفات<br/>ز خاک این تن زارم شود و فال قبح</p>  |
|  | <p>رو فی خا</p>   |
| <p>ندامم چون کنی با ما تو کین تلخ<br/>که بے یار تو گر و د انگین تلخ<br/>مگر بنم ستم رساند اینچنین تلخ<br/>ندیدم حاصل غیر از همین تلخ<br/>ناید سندی خلد برین تلخ<br/>جبین برق چون سازی چنین تلخ</p> | <p>ز شوق تو شده دنیا و دین تلخ<br/>اگر زهر است در یاد تو نوش است<br/>ز تلخهای تو شیر نیست کام<br/>بر شیرین که رو کردم ز ممکن<br/>بن خاک افتادگان که جانان<br/>ختم کا هم غم خیم ما توانم</p> |
|  | <p>خسرو با عشق هم پهلوانیست<br/>که عشقی خوش نه آید بهنشین تلخ</p>   |
|  | <p>رو فی وال</p>  |



|                                |                                  |
|--------------------------------|----------------------------------|
| دل از خیال زلف تو در تاب میشود | در دیده ام ز مهر خست آب میشود    |
| صد جلوه و عا بهر ش زنگ میدهد   | آنرا که چاک سینه محراب میشود     |
| بر خویش گردش بکن و پا برون منه | مغموره است یل چو گرد آب میشود    |
| از نیستی ترس که کاریت بوجوب    | والله که سلب باعث ایجاد میشود    |
| از کم گریستن بکن اس دل مالالت  | شاید که فرست رفته چو سیلاب میشود |
| یکدم بگلشنه برو و جوش گل بزمین | وصف جمال دوست ز سر باب میشود     |

زور خورده لایق عشق است عشقی

کاین فوکر بعالم اسباب میشود

|                                |                                     |
|--------------------------------|-------------------------------------|
| وصف رخ تو بر ورق جان نوشته اند | نه غلط بصفحه ایمان نوشته اند        |
| آنی که مدح وصف جسمال کمال تو   | از خامه بهار لبستان نوشته اند       |
| با خوبی تو بچکست هری مکر و     | افسانه است ماینکه ز کنعان نوشته اند |
| آری ز عکس رویتو زنگی گرفته است | هنگامی که از رخ جوان نوشته اند      |
| از دیده اشک یل روایت و سبدم    | شاید که این سفینه ز عمان نوشته اند  |
| آنها که شور بحر محبت شنیده اند | از اشک چشم قصه به ایمان نوشته اند   |
| دور رفتن من ز دل ره روان دل    | اول قدم بچاک گریبان نوشته اند       |

|   |   |
|---|---|
| سال تولد هم به تقویم دان شهر  | روحو حساب شایق خوبان نوشته اند  |
| روز ازل نصیب عشقی براه عشق<br>باشاه کالپی به بیان نوشته اند   |   |
| گشت دل چاک بسو تو دوری پیداشد<br>بود صد فکر که چون به بصال تو بزم<br>نام بے نگلی و دیوانگی بر سر من<br>تخم غم ز آب شرکم شجره آه نمود<br>رفت افسانه محبوبی یوسف ز جهان<br>از ملاست نشو و بچ و دم را اندوه<br>صبح دم زلف و خست خنجام نمود<br>کر کشیدم بجان بجز فلاح نرسید | رقم از خویش بے بال و پر پیداشد<br>همدیرن نوغمت رهبر پیداشد<br>انچه پیداست ازان پُر نهر پیداشد<br>لخت دل قطره خون برگ بر پیداشد<br>حالیا قصه آن خوش سپهر پیداشد<br>شکر شد که مراد رگ بر پیداشد<br>سحر و شام عجب زین سحر پیداشد<br>سزوم در ره اوج و سر پیداشد |
| و اعظایچ نصیحت منا عشقی را<br>خبرت نیست که یک بخیر پیداشد   |   |
| گر شب تا خودی پرده درید گنید<br>لب میگون تور و زری که در آید بنظر   | صبح مقصود بعد جلوه دید گنید<br>اشک چون دانه یا قوت دوید گنید  |

|   |   |
|---|---|
| <p>بس رسا آمده این شیوه اگر شیفته<br/> زادها ر جلوه آن فتنه خوبان بیند<br/> اگر شود طائر دل صید نگاهش و الله<br/> جام بگرنگی وحدت کعبه با حلال</p>  | <p>دیده و دل چسبیدن تپیدن گیرد<br/> نگ بر سر زدن دست گزیدن گیرد<br/> نرسیدن نه دویدن نه پیدن گیرد<br/> که ز خود رفتن و ز خویش رسیدن گیرد</p>  |
| <p>عشق قیاس گوش دل را و شود نشویش عشق<br/> رغمی از هر درد و دیوار شنیدن گیرد</p>  |   |
| <p>ز نسیم تمام درین جگر عتبار دارد<br/> نه جگر فرو گزارد نه ز سینه بیج جاب<br/> چه خوش است جانم از دل شرب و صل و شیراز<br/> بخدا از خود بر ایام که خداست من زیرد<br/> بر دم بکوه صحرای جنون صلاح پرسم</p> | <p>که بهار لاله سر و دم ز نگاه یار دارد<br/> نگمست چویر کاری سر به شتار دارد<br/> که عنان تیراری بکفتی مار دارد<br/> که بخود نهفتی مانند بخدا چه کار دارد<br/> که شنیده ام بعثت سر کار و بار دارد</p> |
| <p>نه نسیم سیریندش که کند زلف جانان<br/> چو تو عشق قیاس شمر دم دل یستمار دارد</p>   |   |
| <p>جگر از نوک فرگانت بهار تازه میدارد<br/> اگر بخت بخت دل خندم لیکن بخدا شد</p>   | <p>کجا ز ازل شود رنگش که هر دم غازه میدارد<br/> خیال تاز زلفت هر دوش شیرازه میدارد</p>  |

|                                   |  |
|-----------------------------------|--|
| جنونم وشت آبادی است یکمتر ز رگائی | کہ ہر دم کوس شہرت را بلند آوازہ میدارد |
| خیالش ہم غمی آید نہ استغادر آغوشم | برین ہم بازوے اسید صد خمیازہ میدارد    |

معانیہا است در ہر مصرعہ گریہ عسقی  
چو زلف یار کو مضمون بے اندازہ میدارد

|                                |                           |
|--------------------------------|---------------------------|
| کے در راہ محبوبان قدم زد       | کہ اول بر سرستی قلم زد    |
| خیالم بوسہ بردار بلعل او و شتر | چکویم کار عیسی از لبم زد  |
| چمن شد سینہم از عکس ویش        | دل صد طعنہ بر باغ ارم زد  |
| شناسایہ بر یار محبت            | غمی آید کہ از خویش دم زد  |
| من از بال سما چو اندام         | کہ عشقت سایہ خود بزم زد   |
| ز فیض و رو عشق آن جہنا جو      | دل من نالماے زیر و بزم زد |

چار گین نباشد نہ من  
کہ عشقی از تنایہ اور تم زد

|                                     |                                      |
|-------------------------------------|--------------------------------------|
| سنگ میدانم دے کا نقشہ یارے نشد      | کو را با آن دیدہ کو حیران دلدارے نشد |
| خاک با آن تن ہم آغوشی ز مجبوبے نکرد | چاک با آن سینہ کو از غمہ نگارے نشد   |
| سرنہ پدایم کو سوار سی وارے نکرد     | پانہ بشماریم کو شوزیدہ خارے نشد      |

|   |  |
|---|--|
| <p>رفت منصور از صفاد ز بگاہ دوستی<br/>گل ز منتقل خود یک عصمتی اردو<br/>تا کہ با خود آشنا شد دل گوشت از دین و کش</p>   | <p>بر سر داری چو او جای می دیار نشد<br/>عند لیم باز آه و ناله انکار نشد<br/>هیچکے اورا خیال سجد ز نار نشد</p>  |
|   | <p>مے تکلف عشق گرداری بیاد بزم دوست<br/>از خمر دور راه جان عشقا کا بر نشد</p>  |
| <p>و حلقہ آن زلف بہارت بینید<br/>یار است نمود از بس جلوہ کہ بینی<br/>دارستہ نشد هیچکس از تیر نگاہ است<br/>آغشته و لم بر سر آہ کہ کشیدم<br/>آہیت کہ دودش سقف چرخ نموده<br/>بے تابئی من همچو پند است تراش</p> | <p>از ہر مرہ صد سینہ نگاہ است بینید<br/>در ہر صفت دیدہ دو جای بہت بینید<br/>لیکبان جان صید و شکار است بینید<br/>منصور صفت ہر سرور است بینید<br/>سیارہ مگر رنگ شرار است بینید<br/>زینگو غش و دست بکار است بینید</p> |
|   | <p>عشقی ز خود راہ حقیقت کشائی<br/>از عشق دین بزم گنار است بینید</p>  |
| <p>بہر یاد صنم تنہا دل دیوانہ می قصہ<br/>دین مغل کہ امی شمع خسار رسید شب</p>  | <p>ز بالائے تو ہم آغوش بے تابانہ می قصہ<br/>کہ جانم بر بنارش چون پر پروانہ می قصہ</p>  |

|   |   |
|---|---|
| <p>بتاد آتش عشقت دلم بتیابی دارد<br/>         برین تمسیدن من بابت صدفین کنون<br/>         تفاوت در میان ما و زاهدانیت باشد<br/>         نمیدانم چه تاثر بیشتر حاصل میگوید</p>   | <p>سپندم میکنند تخمین کاین مروان می قصد<br/>         که این شوریده از دنیا و دین بیگانه می قصد<br/>         که ما هم خانه می قصیم و او در خانه می قصد<br/>         که لب هر سخن از وصف او ستان می قصد</p>   |
|   | <p>بر قاص خرد با عشق همسر گشتود عشقی<br/>         یک دانه می قصد یک دانه می قصد</p>   |
| <p>گر چنین جور و جنب از تو عیان خواهد بود<br/>         گاه بر هم نشود دیده حیرت زدگان<br/>         اسد دل آگه از زهر فروشان بگزر<br/>         اگر تو معموره دل را نکنی ویرانه<br/>         دیده از درون سداق تو ندانم چکند<br/>         الف قامت او قامت من کن کعبه است<br/>         پس صد ساله اگر با ده عشقت بچشد</p> | <p>پس کجا جان مرا نام نشان خواهد بود<br/>         زیر خاک ابربری هم نگران خواهد بود<br/>         کار من در پی آن پیغمبران خواهد بود<br/>         حاش شده از ان گنج نشان خواهد بود<br/>         چشمه هست کنون آب روان خواهد بود<br/>         آخر الامر همین است که آن خواهد بود<br/>         الله الله که در باره جوان خواهد بود</p> |
| <p>کاشفی گفت که عشقی ز خرد و دهر است<br/>         از بخیل تو همان است و هوسان خواهد بود</p>   |   |

|  |                                    |
|--|------------------------------------|
| از لبست هست امید کلان خواہد بود        | گرچه از فتنہ چشم تو زبان خواہد بود |
| حال تو نیز چو حال دیگران خواہد بود     | عالمی کشتہ عشق است ولا اگر با نش   |
| سہر کہ در زمرہ این بادہ کشان خواہد بود | بے تکلف برسد برسد مقصود آن کس      |
| اشکاراے تو گر نیک نہان خواہد بود       | چون ہویدا شود آن کنج نہان بر دل    |
| دین من کعبہ من رویتان خواہد بود        | اے خوش آن روز کہ در میکہ صدق صفا   |
| آرے آرے مگر از چشم فلان خواہد بود      | یاد باین سیر جگر و زندانم ز کجاست  |
| حالیہ سخنم و روزبان خواہد بود          | پیر و حافظ شیرازندم از دل و جان    |

عشقیہ عشق و خرد بلبل زاع اندول

زاع رانالہ شوریدہ چہ سان خواہد بود

|                                 |                                   |
|---------------------------------|-----------------------------------|
| خود ہم آغوشی ازان لب بے باک کند | سہر کہ از دست جنون دہن دل چاک کند |
| حاجت نیست کہ رو بر برق تاک کند  | بادہ درد کے را کہ رسید بہتبان     |
| کہ ز دل سہر نفس نالہ غمناک کند  | خومی بر سر آن شیفہ تہبان گردد     |
| اول آنست کہ سہر گنج زرے خاک کند | سہر کہ خواہد کہ با کسیر محبت برسد |
| گر کے دل ز خیال و وجہان پاک کند | آہ زمان جلوہ طلق بناید ہر دم      |
| انکہ از دوائہ دل مدہ تریاک کند  | انہ نیست اگر نیش رند ما نفس       |

|                               |                                   |
|-------------------------------|-----------------------------------|
| در حرم حسنه دل سر کردید یاران | تا چه گویم که چاه ترسہ اور اک کند |
| من بھوئے جنون آمدہم از دل جان | شہسوارے مگر این صید بفرک کند      |

عشقی از دست نرود و در ہائی یاب  
کاشنی گریہ بشنودہ تا پاک کند

|                                     |                                      |
|-------------------------------------|--------------------------------------|
| ز لہ ان روز جزا غر و قار گویہ نہ    | آرے آشفته دلمان ہن یاد گویہ نہ       |
| چیت این مجبرہ نشینان کہ گریزند خلق  | بہتر آن ست کہ از خویش کنار گویہ نہ   |
| گر خراب اندازان زلف تو عشاق غنچہ سم | آخر الامر ازین رشتہ بہار گویہ نہ     |
| جام بر جام زون در صف زندان حرکت     | طرف جامے اگر از بہت نگار گویہ نہ     |
| بیقرارند ہمیشہ فتنگان در کویت       | مدد اے تیغ ننگہ تاکہ قرابے گویہ نہ   |
| سرور نیست تخت جہم کے عاشق           | اوج آشفته ہمیں بس کہ بار گویہ نہ     |
| نفس نخواست یک بادہ صاف اولی         | بہروی شیشہ ہمیں سینہ نگار گویہ نہ    |
| آن غزالہ کہ بھوئے وفا سر نہ ام      | غرض آن ست کہ خولہاں بہ شکار گویہ نہ  |
| صید خورشید خان نیست کہ ورز آید      | این شکار اہل دلمان در شب تار گویہ نہ |

نہست جز عشق دین بزم اگر عشقی  
باہم اہل خرد کو سر و کار گویہ نہ



|  |   |
|--|---|
| بصورت سیر کن جانم معانی بے بدان ارد    | که اسولج آتش ناهواره دریا و نخل دارد      |
| دله و مانند و ارم گسپه گرم ساقی کو     | کنند ادا و آن صید کو که دست و پا نخل دارد |
| زن از و ناز کی گل تاب با فغانم نمی آرد | و گرنه عنید لیم در رو نیی صغر ل دارد      |
| بهرم بر کو و محسراز و خیالی می کند سرم | نیز ستم بدست دل عنان این نخل دارد         |
| زحیت کرده ام خوگر چه عالم جلوه گرفته   | دلم از دیده تصویر این سلم و عمل دارد      |
| بچوگان ارادت تن و پی سامان حال تپان    | رسانی نیست گوهر را که از لافقت کسل دارد   |
| عنان بسته گردیم ز پیچ و تاب بل چنگ     | که پای سه درین صحرای سر خار گل دارد       |

اگر گیسو کشاید ماه من بر قصد جان نیری  
ز آن غمشتم آیدم جواب بے بر نخل دارد

|                                     |                                    |
|-------------------------------------|------------------------------------|
| شمع با گرم روی دیده گریان دارد      | پس و گریست که در راه تو سامان دارد |
| مے ندانم ز کجا میرسد این باد صبا    | که دم از رایحه باد و باران دارد    |
| شمع و پروانه اگر سوز و گدازد دارند  | بلبل از ساد و دلی و ام گلستان دارد |
| نه نم شیفه حسن بلا خیز تو بس        | بهر کز دست و لودست و گریان دارد    |
| آنکه در خانقه و صومعه می بود و خواب | بهت عمر که بهندوست تو ایمان دارد   |

اگر چه پیرت تن غمشتمی چاره و دله

|   |   |   |
|---|---|---|
| درد و دست سروکار جو انان وارو   | <p>کہ چو من شیفۃ درد بے میدارو<br/>نالہ است کہ این دست رس میدارو<br/>طرفہ کاریست کہ با شعلہ خے میدارو<br/>طائر بہ ہست کہ سرور قفسے میدارو<br/>ہر کے جسے ملتے میدارو<br/>انگہ گوشے بصدایے جسے میدارو</p> | <p>اللہ اللہ دل من میل کے میدارو<br/>نارسانی است مرا گر سب بام تو یک<br/>دل مخزون من و آن رخ آتش فاش<br/>نیت جان و رخ من از پُر آن ہائے خل<br/>زائد و عارف و عاشق ہمہ خواہان تو ہند<br/>بے تکلف سب قافلہ خواہ فرستن</p> |
| <p>عشقیا وصف تو بہر دم ز دل جان گوید<br/>می ندانم ہو سے یا نفسے میدارو</p>      | <p>ز رنگ ماؤں من رستم سبک بار پنجین باید<br/>بلے و راہ معنی طرز رفتار پنجین باید<br/>بلے و محفلش انداز گفتار پنجین باید<br/>سر شوریدہ را آئے سروکار پنجین باید</p>                                      | <p>بزلش دین و دل بستم گرفتار پنجین باید<br/>ز خود دستاں اینجا قطع نزل پنجین ہم<br/>پتیدن ہائے دل یک گفتگو پر پنجین ہائے<br/>کھے سنگے بگر بگر سنگے نیز دشتی</p>  |
| <p>تراکت می تراود عشقیا زین مصرع بیل<br/>ز خاطر باؤں رستم سبکبار پنجین باید</p> |   |   |

|                                     |                                    |
|-------------------------------------|------------------------------------|
| شعله زاری شوق اندر خاتمان پید کند   | کود لے تا ذوق حیرانی بجان پیدا کند |
| گونه گونه رنگهای سبز زمان پیدا کند  | نیست عالم بهر آشوب لم آن نوجوان    |
| کافری آن به که در راه جان پیدا کند  | کفر عالم نمی سر ز پیش بے تابان عشق |
| بهر ایشارش دل و جان او خان پیدا کند | در حیم دوست آن کس را رسانی بهست    |
| بے تکلف او بهار جاودان پیدا کند     | سهر که برخسار آن گرز و گداز گمخت   |
| کو نهال سستی خود را خزان پیدا کند   | دی منغی گشت انگس نو بهار وصلیت     |
| کز سیان دوست ز نو در میان پیدا کند  | بچکس باطلت پیدا نشد اندر سخن       |
| بندگی در خدمت پیران پیدا کند        | گر سر و ارستگی دارد کس زین مودن    |

عشقیا انجام حیرانی بسا جمعیت

کود لے تا ذوق حیرانی بجان پیدا کند

|                                  |                                    |
|----------------------------------|------------------------------------|
| میتوان گفت که زان زلف صبا میگردد | دل سودا ز دود ما بهوا می گردد      |
| که در آئین جفا اهل وفا می گردد   | آتشین بربان غمزه عاشق کُش تو       |
| فتنه هست که اندر سر ما می گردد   | نفس سودا و دوا عالم خبری می رسد    |
| دوستان بر سر من باز چرا می گردد  | ترکت از بے بدل و دین که نومست نمود |

اگر چه در قید قفس است ولیکن عشقی

از ده دل ز کجایا کجایا سپرد و

|  |  |
|--|--|
| میان ما و الفت آشتی بسپار خواهد شد         | نگاه گرم گشتا ساسه جمال یار خواهد شد   |
| که روزی به بر آن غارتگر و کار خواهد شد     | دل و دین جان و ایمان کرده ام آماده شد  |
| که زین سه حالیا بر کار خود بشیار خواهد شد  | باده و جنون دل ست به پیش گشت و شتم     |
| بسا دلهما و دین مبنی که خرمین وار خواهد شد | نگاه گرم ساتی برق سان گر جلوه آرایه    |
| تعالی الله که از دیوانگی پر کار خواهد شد   | ببیند گرم آن نقطه خال رخ رنگین         |
| تا نشا ویدنی دارد اگر سرشار خواهد شد       | اکنون یک قطره خون گرم چو شید از دل شتم |
| نمی دانم چو خواهد شد اگر تکرار خواهد شد    | ز خود بخود شدم از یک نگاه عشوه پردازش  |
| که از من یار خواهد شد و گر اغیار خواهد شد  | قرار به یقین کرده ام دیگر نمیدانم      |

مجموعه عشقی از خرمی و خوشی تن هرگز

نگاه گرم گشتا ساسه جمال یار خواهد شد

|                                     |                                   |
|-------------------------------------|-----------------------------------|
| مهر بست در آغو شوم و از راه می رسید | دخود و سحر دارم و از راه می رسید  |
| سامان جنون است از این گاه می رسید   | از سلسله کامل و زان زگشتان        |
| یاران خبر از شوکت این جاده می رسید  | تا خاک شدیم غیبه بدیدیم بدیدیم    |
| دیگر سخنی از بگشش آه می رسید        | زخمی بجگر گزشت که هر دم نتوان کرد |

|   |  |
|---|--|
| <p>اسرار دل از زامہ آگاہ میسرید<br/>تا دیگر ازین یوسف وزین چاہ میسرید</p>   | <p>با بخت بران ز غم زہ عشق بگوئید<br/>درد دل ز خیال رخ او جوش بہار است</p>   |
|   | <p>نہ شو خون نہ غم و اندوہ کہ عشق<br/>جز میسج ندارد و گردش گاہ میسرید</p>  |
| <p>مستے از خاک بہت پیر نہوخت اند<br/>بوالفضولان ز کجی اہرنے سخت اند<br/>زادہ عہدہ را بہنے سخت اند<br/>برہم رمتے از ماو سنے سخت اند<br/>رشتہ زلف بتان را رشتہ سخت اند<br/>در نہ زلف کہ حو بان جہنوخت اند<br/>بر سر دیدہ و دل انجمن سخت اند<br/>عارفانے کہ بخار و سمن سخت اند</p> | <p>تا کہ عشاق بکویت وطنے سخت اند<br/>غمزہ بود کہ اوختت سلیمان بردہ<br/>این چہ سحر است کہ دی ز گسفتان صنم<br/>آتشکارا و نہان نیست جزاویں سبب<br/>کے روو کے دل عشاق بجایے کہ ورو<br/>چہ تماشا است اگر دیدہ دل کار کند<br/>خوش نگاہان ز رخ و چشم و لب و زلف<br/>جلوہ پر تو آن لعل و مفرہ می یابند</p> |
|   | <p>حالی یافتن دل غنہ کل عشق<br/>گل رخان در تہ کیسو نہوخت اند</p>   |
|   | <p>رو فی را</p>  |

|                               |                                    |
|-------------------------------|------------------------------------|
| اے جانم ز شورش کون مکان گزیز  | دو جان و دل و صحبت خود مکرمان گزیز |
| خواہی بے نشان خجسته تا بتورسد | حاشا که از طبع بقیه کون مکان گزیز  |
| اگر بوش بر بیکر کند اے بریشوق | در جاع راستان دیار بخان گزیز       |
| از صومعه چو بیج کشایش غمی شود | بشتاب جلن کن بریم بتان گزیز        |

بال و پست هر دو جهان مرد و راه  
عشقی ازین وسیله سور لا مکان گزیز

### ردیف مین

|                                       |                                     |
|---------------------------------------|-------------------------------------|
| چشم دل داریم و دیگر از نگاه ما پیرس   | گردش ز خویش میسازیم و راه ما پیرس   |
| در شبستانهای ما از مهر روی آن صنم     | صد تجلی میشود پید از ماه ما پیرس    |
| تا چه عصیان است که هستی بر آتش میرویم | پیش ازین دیگر چگونه از گناه ما پیرس |
| برق سان چین چو پیش سوخت حرمت ماکول    | حالی از کار و بار این گیاه ما پیرس  |
| با نگاه تیر کاری زرگرفتار او          | دل سپردیم و دیگر از پناه ما پیرس    |
| بیج و تاب سوز جبران را ببلند کردیم    | بعد ازین اندر دو حال ما پیرس        |

عشقیان بر سر کوه صنم دل داده ایم  
شیشه بر سنگ زدیم و از آله ما پیرس

## رویف شین

|   |  |
|---|--|
| <p>گشتن دیدم ازین گل خویش<br/> دم نمکد اشتیم در دل خویش<br/> تا چایانستم بمحل خویش<br/> دیدم در خویش تا منازل خویش<br/> از خودم هست حل شکل خویش<br/> سبکچیدم از سابل خویش</p> | <p>سنگه همیش یابل خویش<br/> ستی مانا ز شبر دست<br/> سیلم در نهادن پند است<br/> حالی دل ببیچ سوزد<br/> سخن با کسم نمائند کنون<br/> گشت زارم چو طرفه خرم داد</p> |
|---|--|

حیف صدحیف عشقی ازین

عمر با بوده ام چو غافل خویش

## رویف غمین

|   |   |
|---|---|
| <p>بے تکلف ز جان شدم فارغ<br/> از گل و گلستان شدم فارغ<br/> حالی از غم و غم فارغ<br/> از چنین و چنان شدم فارغ<br/> از توای جان جان شدم فارغ</p> | <p>آن نم که ز جهان شدم فارغ<br/> تا شنیدم حکایت جنش<br/> مستی یافتم ز لعل کس<br/> کرده ام خستیا گزیده دل<br/> جان شاد تو کرده ام حالا</p> |
|---|---|

|   |   |
|---|---|
| رقم اندر سرای خلوت دوست   | تا که زین این و آن شدم فارغ   |
| عشقیا طر ف حاتے کہ کنون<br>جان زین بن زجان شدم فارغ   |   |
| خوش است و دیده ام از سیرت ناریاغ<br>کدام نشد و دین باد است حیرانم<br>نہ جام بسم نذر میکند آئینہ و خوست<br>نکار باز بہ بکار گشته ایم اکنون<br>اگر چہ خلد برین جابوحت است ایل<br>ترست صغیر ہم خانقاہ اسے زاید | چہ خوش بلکہ نچید است از بہار ایاغ<br>کہ عالمی نول و دین یکند نثار ایاغ<br>صرآن دلے کہ دگر گشته است یار ایاغ<br>از ان سنے کہ گرفتیم کار و بار ایاغ<br>خوش است آب و سواے دین یار ایاغ<br>صراست گوشت میخانہ کونار ایاغ |
| کجاست آتش و فوخ کہ عشقیا اکنون<br>کشیدہ است دم از شعلہ اسے ناریاغ   |   |
| رویف لاهم   |   |
| دانش چگونہ شرح کنم از وقار دل<br>صواعے لامکان کہ خیالے گز نکر و<br>صد غوطہ سابل لعل بن بخور و دلے   | نسل گران بہاست چو آئی بغار دل<br>جولان کند ہمیشہ در و شمس و اول<br>بحر محیط می نگرم چو بیار دل  |



|                               |                                |
|-------------------------------|--------------------------------|
| صیدیت زنجیر به دیگر اود و کون | باز می گفتم که بکند او شکار دل |
| در باغ جان بجنگل عرفان پیشگفت | باو نسیم گریز و از بهار دل     |
| از غم نهنگ عالم هیچ بکشت      | کشتی شکسته چو در کبریا دل      |

لقین پیر است که هر لحظه عشقت  
بطن به رسی چو شوی تظا دل

|                                   |                                |
|-----------------------------------|--------------------------------|
| رموز عشق بود است در بریده دل      | بیان معنی آن میکند سید دل      |
| بحیرتم که ز حیرت بس نمی نگرد      | که دام جلوه رنگین بدیده دل     |
| خدا گو است که یک لحظه هم نمی سازد | بکج کعبه و بتخانه آید دل       |
| چو هیچ جنگ و کتاب ندیده ام هرگز   | که یافتم خننه از زبان دریده دل |
| بان بلبل دیوانه میشود هر دم       | بهار هر دو جهان بر گل بید دل   |
| بابل ورود و غش از طریق کرم        | ندیم عشق که گردیده برگزیده دل  |
| به بحر معرفت ار آشنائی خواست      | جواب وار پیا برکتش و دیده دل   |
| بدیده عافیت و از دو کون شد آزاد   | کسیکه از ره تسلیم شد خریدار دل |

چه چو نه که نداری و نه عشق عشقت  
دگفتنی است بکس جز و پیش نیل دل

|   |   |
|---|---|
| <p>بے کند عشق و امید گری بهام دل<br/>         بشنوی جانم ندای منیز بهام دل<br/>         بے تکلف اسم غلم منیاید بهام دل<br/>         هر که یک جبر عیشیده از شراب جام دل<br/>         تاج تشبیه است سترایا از این عالم دل<br/>         وادی امین که هر دم طے نماید کام دل<br/>         اے دلم آرام دل باشد چو باشم دل</p> | <p>تن پرستی را چو بزار بیابی کام دل<br/>         پیغمبر غفلت چو از گوش طبیعت واکنی<br/>         خود زبان حیران است و تفسیر از سخن<br/>         هرسم و خمانه را بر هم زند از زنجیر<br/>         شیوه تجسد و تفسیر را کنی بنی نذر<br/>         غافلما لگنه از سیر دل صد حسرت<br/>         در میان حق پرتی استی فرق نیست</p> |
|---|---|

کاشف صد آرزوے شربت وصل است  
 چونکه تیاب است عشقی را بهینگی کام دل

### روقیهیم

|   |   |
|---|---|
| <p>ز دیر و کعبه پیرون است ایمانے کن دارم<br/>         کعبه خیر خسته فرما هست بارانیکه من دارم<br/>         و ده صوت انا للہی بیا بانیکه من دارم<br/>         مسلمانان که دارند مسلمانیکه من دارم<br/>         که دارد در حریم دل چاغانیکه من دارم</p> | <p>گزر دار و بملک بنمودی جانیکه من دارم<br/>         سرشکم در دل آن نوجوان که دستاثری<br/>         پرست دل شدم یک طای امین که کرم<br/>         بر دامن دل و دین آن بت گلین دل دارم<br/>         بخود چون سیروم جوش تخی می شود پیدیا</p> |
|---|---|

|  |   |
|--|---|
| همه شک فلاطون است در اینکه من ادم  | نرم چون شر از حق می قصد پسندن   |
| کفن سرگرمی است عشقی بمردیان این عالم<br>گزر دارد ملک بخودی حسابانیکه من ادم  |   |
| کشیدم خوش را کیس و بختل عنایم<br>گلستان زار را اسکان را ز رویت تر جان ادم<br>دل شوریده خود را نشان از بختان ادم<br>نه دل و ادم نه جان و ادم این ادم آن ادم<br>دل شوریده خود را الباس از کتان و ادم | نرمی قطع سنه لمانند هر خنجان ادم<br>بای چشم ظاهرین که تا حق بخت ناسد<br>بقدر هستی که شهبه پرواز باشد<br>نرمت یکشتم از کرده خود بر سر کویت<br>چو جلاگاهه سردیان شکست خاطر باشد |
| بگو که او گزر کردم دل و دین خود ستند این<br>کنم آماده تا آن لحظه عشقی را ضامن ادم  |   |
| پیت در از دل شوریده پیامت کردم<br>دوستان بر دل بیایه قیامت کردم<br>شمت جانم که مرا بود پیامت کردم<br>سود از دهر را کوچ سلامت کردم<br>حاش بشد که عجب صبح ز شامت کردم                                | ناطه سحری بر در و بامت کردم<br>دل ندادم بقدر سر در و نش گویا<br>من ندادم که غمت باز چه خواهد این<br>هر بر سر دیکه تو داری بکن ام عشق کیمن<br>بوده ام در سزای تو بهار سحری     |

رفتیم از خود که زمن بار نه اندیشه کنی  
اے حیاست به بین تاکه چه کاست کردیم

عشقی از صوبه بازگشت که من با دل جان

حالیابر در خانه اقامت کردیم

|                                    |                                   |
|------------------------------------|-----------------------------------|
| بادشاه میم و گدایم و سپاری میم     | سرمخی ز روی و خود سبز و سیاهی میم |
| زمن و اراض و سموات همه در مانند    | انجم و شمس و همه ماه و راهی میم   |
| ستی و بخودی و بانودی و هر چه کاست  | خشم و خفانه و هم جام و خواهی میم  |
| گر کسی و عمرش چو در بهت چگونیم خبر | کفر و اسلام همه سحر و تباهی میم   |
| سال و ماه و سحر و شام چو بار است   | خرد و بنی و دوعالم و داهی میم     |
| هر روح و ملک و نزع و عافیت         | جماعه عالم تو اگر نیک نگاه میم    |

عشقی از راه حقیقت نظری و ز خود کن

آبدانی که همه سیرا طمی میم

|                                     |                                      |
|-------------------------------------|--------------------------------------|
| چون بخود رقم سوا لے را جوابے یافتیم | سیر دل کردیم معنیها کتابے یافتیم     |
| تافت گشتم جمال جاد و دانی جلوه کرد  | طرفه تبسیر از طفیل طرفه خوابے یافتیم |
| دوره و خورشید عالم مانسیدیم که من   | در شب و یچو روز آفتابے یافتیم        |
| سوزش دل بقیاری های جان کنون ماند    | کز رخ خورده جانان گلابے یافتیم       |

|                                    |                                      |
|------------------------------------|--------------------------------------|
| از شکست خود نکایت با نمدارم که این | نا تو اینها و پی سی زان شبا بر یافتم |
| پیچ و تاب گیسوانش دیده و نستم تعین | کز همه شعاریت انتخاب یافتم           |

حالیا بهیوده گردیدم کن عشقی که من  
چون بخود رفتم سوا لے را جواب یافتم

|                                  |                                |
|----------------------------------|--------------------------------|
| در خود فک کردم و صد پیش گرفتم    | تسلیم ولی از لب خاموش گرفتم    |
| تا غم تحقیق ز دم از خم معنی      | هوش عجب از دل بهیوش گرفتم      |
| از شوخی و دیوانگی این دل میابک   | تا چند بگویم که کنون گوش گرفتم |
| صد شکر که از هر دو جهان دست فاشم | با غم جانان بسر دوش گرفتم      |
| آه سحر چشم تر و گریه بیاب        | از نیش نگاہ تو جهانوش گرفتم    |
| بیدار بی دل تا نگاہ گرم تو بشید  | کار دو جهان خواب و آغوش گرفتم  |

عشقی شده ام محل ایله پس ازین راه  
خود را از سر شوق در آغوش گرفتم

|                                       |                                    |
|---------------------------------------|------------------------------------|
| اگر گدازم ولیکن بادشاه دیده ام        | بنده ام اما بخود بخود اسطی دیده ام |
| بر سر بام و دریش مشت غبار باد بر      | از طفیل خاکساری طرفه راه دیده ام   |
| تا که هستی را شکست دست کرد آن غمزه اش | دوستان از آرزوهای پناہ دیده ام     |

دوست را دعوی خدا کی به

## رویف یا

|                                       |                                       |
|---------------------------------------|---------------------------------------|
| جنون و دیوانه و لعل بختیاب است پنداری | محبت خانه را و چشم ز آب است پنداری    |
| ز حال بخودی آگه نه از خود پستی با     | وصال گلر خان تعبیر این خوب است پنداری |
| که دامن آشتین روئے ندانم در خیال شد   | که در قیاسیم طوفان سیاب است پنداری    |
| شکست دل تجلی گاه مهر و یان بود مردم   | درین محفل کتان هرنگ متاب است پنداری   |
| کجا مهر شو و خمانه با کیفیت عاشق      | بنزد جوش دل صبا کز آب است پنداری      |
| باین در و جدائی اشک از چشم نمی آید    | محیط سینه ام مانند گرو آب است پنداری  |

ندارد عشقی جز اشک و آبی بر سر کوی

اگر چشم دولت هرنگ و لال است پنداری

|                                |                              |
|--------------------------------|------------------------------|
| جهان نه که دارد بندگی و پستی   | اگر بنگری فی الحقیقت تو هستی |
| بران رشته کز لاف پر پیچ و تابش | رسانی ندارم ز کوتاه دستی     |
| بده ساقی با دهنه خود را        | که گوید و عابجیالات هستی     |
| بحیرت درم زین شراب محبت        | که اول خوار است و انگاه هستی |
| مبین خویشتن را که صد بار بهتر  | ازین خود پستی سرت پرستی      |

چو از خود رستی برستی برستی

سنادی همین سید عشق هر دم

شب کاشفی گفت با عشقی خود

بجای رستم که تو از رستی

## مزجیع بند

وید را بهر تناسے تو گریان کردم

انچه از دست برآمد بگریان کردم

روزها در تنگ و دو شام غریبان کردم

آفتی بر سر دین و دل ایمان کردم

بر کشور جان کار جوانان کردم

بر خود را چو شار ره جیلان کردم

ساحا بر و دل از افغان کردم

خواب آرام ز سر زود نمودم کیسو

رو بجز آب با شب که بفر آوردم

چند و تنگده هم رهنمان پرسیم

بے تکلف بزدم در صف دل نیزه آه

حاصل الامر کزین شورش و تباہی دل

حالتی رفت که پنهان چه پیداشته

شور منصور ز هر رویه جویداشته

گاه از محبده با جلوه ملاجستم

گاه از باد کشان جبهه صبا جستم

گاه در در باطل معاجستم

پیش مالک ز تجلی سخن پرسیم

|                                  |                                 |
|----------------------------------|---------------------------------|
| گاہ از برہن و گاہ ز مومن گفتم    | حالت در دہر پیر و زہر چاہتم     |
| دوش را بار ز ناز و مصلا دادم     | سجہ مگر فتم ماز اسم سے جستم     |
| قصہ کوتاہ ز کس عقدہ من حل نشد    | پائے در دامن و دامن بہ تہ چاہتم |
| از طفیل دل دیوانہ کہ بتیابی داشت | عشقیا آ ز نر کر چو خود چاہتم    |

حالتے رفت کہ نہان ہم پید گشتہ  
شور منصور ز سر پر دہ ہو پید گشتہ

|                                 |                                |
|---------------------------------|--------------------------------|
| ناکہ برخاک و میکہ جائے دیدم     | تخت جم ملک فریدون تہ پاؤ دیدم  |
| نے جس خواہم و نقش قدم در عتق    | نغمہ مطرب خوش صوت صدائو دیدم   |
| التجائے بکنم سیت کنون از دوجہاں | سایہ و دو خم بال ہمائے دیدم    |
| نشہ می و گرم چشم تا شا دارو     | کاسہ بادہ مگر قبلہ نمائے دیدم  |
| در دول پیش طبیبان تمام ہرگز     | خندہ لعل لب یار دوائو دیدم     |
| فیض سخاۃ بین چون بدل فکلم       | ناکہ از پائے سبوم ہم لائے دیدم |

حالتے رفت کہ نہان ہم پید گشتہ  
شور منصور ز سر پر دہ ہو پید گشتہ

|                                    |                                |
|------------------------------------|--------------------------------|
| حالیہ ہرچہ دلم خواست ہمان یافتہ ام | مخفل بادہ کشان و میخان فیتہ ام |
|------------------------------------|--------------------------------|



|                                     |                                      |
|-------------------------------------|--------------------------------------|
| بے می و جام کنون سچم کار نمیست      | ز آنکه هرگز نرسد قصود نشان یافتن ام  |
| دل من رفت بجایه که نه جای هست و درو | فارغ از هر دو جهانم که جهان یافتن ام |
| سر سبز خاک و ریش تابکشیدم در چشم    | رنگها سر چه پنهان بود عیان یافتن ام  |
| ماسوئی نیست ویرین کون و مکان تابا   | حاش بشد که همان است و همان یافتن ام  |
| خاطر من جمع شد و تفرقه از دست رفت   | آنکه ذات تو بذر است جهان یافتن ام    |

حالتی رفت که پنهان همه پیداشته  
شود منصور ز هر پرده هویدا گشته

|                                  |                                |
|----------------------------------|--------------------------------|
| برو یا از من و آن جام و سبب ساقی | داد ما را بن آن روی کو ساقی    |
| زان صنم هیچ نماندست ز هستی ارم   | نگ بر خیشته قفا و هست خود ساقی |
| بسته زلف نمانم که چه حال داد     | کار زنجیر کند از زبوس ساقی     |
| فارغ از لذت کوثر شود آنکس که دلش | هست مخمور آب شبنم که در ساقی   |
| هیچ چو گمان زد و بر دے نمایا کلم | حالی گشته ز تسلیم چو گو ساقی   |
| چه معانی که بجانم نه رسید عشقی   | تا بخوانم سبق از مصحف و ساقی   |

حالتی رفت که پنهان همه پیداشته  
شود منصور ز هر پرده هویدا گشته

|                                   |                                     |
|-----------------------------------|-------------------------------------|
| دلِ افسردہ مارا بہ جنون آوردہ     | تا روپودے عجیبہ برون آوردہ          |
| جوشنِ بچونی و این رنگ بچون آوردہ  | بچمنان موج کہ اوج برآید ہر دم       |
| ہستی نشت کہ او خوب و زبون آوردہ   | دشمن و دوست بکثرت چو بیننی جانم     |
| تا بدانی ہمہ از کاف و زنون آوردہ  | نیست خود روے گل خار دین مانجنا      |
| مظہر خود ز تعین بہ نون آوردہ      | ویدہ و اکن دگر نے نیست رین جلوہ دات |
| تا بدیدم کہ مہون است و مہون آوردہ | کنج محفل بیان آمدہ چون ز یور ویم    |

حالتے رفت کہ نہان ہمہ پیداشتہ  
نشور منصور ز سر ریوہ مہویداشتہ

|                                  |                                    |
|----------------------------------|------------------------------------|
| یا قسم در دو جهان جلوہ برکات الہ | دیدم از دیدہ جان جلوہ برکات الہ    |
| بر صبحی زوہ گان جلوہ برکات الہ   | طرفہ جاے است در سیکہ کا بنادیدم    |
| یا قسم نیستہ بان جلوہ برکات الہ  | اچہ معقول محسوسید است کنون         |
| عشقیا ہست عیان جلوہ برکات الہ    | در صنم خانہ و سب زنگر از دیدہ دل   |
| آتشکار و نہان جلوہ برکات الہ     | تو کجا میروی ایدل کہ مہر و ت بہرین |
| بے نشان تا ز نشان جلوہ برکات الہ | دل سیاح کہ از خوش سفر کرد بدید     |

حالتے رفت کہ نہان ہمہ پیداشتہ

شور منصور ز سر پرده سپید گشته

## رباعیات

از جهر باز جمع دل را آشوب  
او کار اگر چه هرگز بهر باب باشند  
وز ذکر خفی تو خانه دل می کوب  
لیکن ز پیر صفات بهتر جاربند

وله

آن دل که ز ما سوائے مولی پاک است  
بستی است نه هستی که ما سیداریم  
هر ترس که نین در املاک است  
ستی است نه تیش ز آب تاک است

وله

در دره با و لیل و برهان پید است  
القصد بهرزم اهل عرفان چو سی  
وز معبد با شنای بجان پید است  
بینی بینی کمال وجدان پید است

وله

شهرزاده و شاه از چشم مغرور است  
سالک چو بدل تجلی سیدارد  
ز این خیال زار می هموار است  
عاشق بحال لم نزل سرور است

وله

|                                  |                                   |
|----------------------------------|-----------------------------------|
| در تریه وحدت نه قبول و نه رد است | انساب اضافات در و نیک است         |
| بحریت که خبر عشق درومی زدو       | هر گونه خرد ز حالتش بنمزد است     |
|                                  | وله                               |
| دو تن چو شخص بکنی جان پیدا است   | در جان تو تجسس کنی ایمان پیدا است |
| گر نیک نظر کنی در ایمان عشقی     | بینی بینی حسمال جانان پیدا است    |
|                                  | وله                               |
| آن شاه نجف که عاشق منون است      | هر گونه از دو جان جهان مرهون است  |
| فیض است بهر شرب نذیب از دس       | خبر فرقه رافضی که آن مطعون است    |
|                                  | وله                               |
| هر صبح صبار سازم بدست            | تفسیر کنان ز آیت آن کاکل روت      |
| فرخنده دمی که تارسم بر سر کوت    | اقتان خیزان چو سیل دند شجوت       |
|                                  | وله                               |
| بجو زنده را جلوه دیدار بدست است  | هجرت زده را ناله افکار بدست است   |
| غافل نشو چکه از رنگ تماشا        | آنرا که دل و دیده بیدار بدست است  |
|                                  | وله                               |

|                                   |                                   |
|-----------------------------------|-----------------------------------|
| دل گر چرخ یال آن صنم میدارد       | لیکن مهر کاوش الم میدارد          |
| القصه ز بهر وصل آن جان جهان       | فکرے نتوان کرد کہ غم میدارد       |
| وله                               |                                   |
| بر سیده که چو آهوج بریده می ماند  | اگر ز خود زدنار سیده می ماند      |
| بریده نشسته عرفان چو سر خوشی نکند | همه شنیده توانا شنیده می ماند     |
| وله                               |                                   |
| هر زنبوب به شرب که جهان میدارد    | بر خویش ز گفتگو گمان میدارد       |
| رنوسه که ز بهر و می رود می دانم   | آن میدارد نه بلکه آن میدارد       |
| وله                               |                                   |
| زاهد که ناز و روزه دارد در پیش    | از درد و و طیفه خوانده خود در پیش |
| بر چیست نگفتش که مقصد نیست        | بے خویش ز خویش گرد آئی در خویش    |
| وله                               |                                   |
| لیکن طر زو شتم از خط سیاه         | فی الحمد و فی لغت و صف صحابه      |
| و انی یقین که بر رموز و عرفان     | از ناشده شده زبر کات آله          |
| وله                               |                                   |

|  |   |
|--|---|
| <p>کوین و مکانی وزمان را بینی<br/>جان را بینی تو جان جان را بینی</p>             | <p>در خود عظم کنی جان را بینی<br/>ببخود چو بخود رسی خدا میداند</p>      |
| <p>وله</p>   |   |
| <p>از رنگ وصال و بیم جهان گرم<br/>از عارب و معروف و ز عرفان گرم</p>              | <p>که با ده که از سر زش جان گرم<br/>سستی و بخودی گرم و حست</p>          |
| <p>قطعه</p>  |   |
| <p>دید با واکرده ام انا گاهی بر نخواست<br/>در شبستان سیاهم نور اسی بر نخواست</p> | <p>بچونز گس در پی نظاره آن سرو سی<br/>وید زاکرم سپید از نظار یا ولے</p> |
| <p>ف</p>   |   |
| <p>این پنج پیس کشید که او تیر و نه شد</p>  | <p>این چه صحرا بود دین صیا و صید کن بود</p>                             |
| <p>ت</p>   |   |



بسم الله الرحمن الرحيم

لباس تازه دار و در بر خویش  
جهان از صد ابا گشته دم ساز  
که از وے جامها هستند لبریز  
ندار در روشنی طلعت روز  
هزاران شیشه و یک جلوه باز  
تو خواهی جامه گوے و خواه دستار  
که ساز گشته در تسبیح و ز تار

بنام آنکه از هنرند به کیش  
نژاد دوده در هر خانه از راز  
خشم پرچوش و شور مستی انگیز  
که این ندره کو هر دل فروز  
هزاران خانه و یکانه ساز  
نمایر نگار یک پنجه زار  
بهین آن رشته نرفرنده اطوار

چنانچه است این ازان حضرت مایه  
 زلا اسحق بجایم گشته مفتوح  
 نشان بے پرد و در پرده عیان شد  
 جهان یک دور پر کار است ای یار  
 بے از نقطه گرد و دور پیدا  
 هست اندر نور شاه لولاک  
 احدا پرده از سیم او شد  
 احد چون بحر و داتش است چون در  
 ز نور حق رو انش هست دور  
 چو همدم گشت از علیک مایم  
 بنود که گر چنین مبر دل فروز  
 چه جاننا از ضیای آن سر تمام  
 بیا نش کام دل را نگین است  
 بصورتش فلک یک سنوین  
 کمال انبیا در پیش آن شاه

که عالم گشته حیرت انسا بے  
 که او خود حامد و حمد است و مدوح  
 بنید و عمر ناسید و جهان شد  
 شده از نقطه احمد نمودار  
 درخت از تخم میگرود و جوی  
 همه عالم ز مایه تا با فلاك  
 جهان چون زیورے از سیم او شد  
 جهانے چون صدف از نور او پر  
 جهان از نور او نور علی نور  
 صلاے رهبری زود بر دعو عالم  
 نگشته امتیازے از شب و روز  
 تسبیح یافتند از کفر و اسلام  
 که بناس رحمة للعالمین است  
 ملک و اغان غلامی بز جبین  
 مسمان ماند که خور را پر تو از ماه



|                                |                                |
|--------------------------------|--------------------------------|
| نزدکم پیش ازین و محفش کنم چون  | بنگ چون سیه دیا شتم چون        |
| خوش آمدم گم شود از ازا رود     | قبول خلد آن فیض و دود          |
| دور و از آن نیا از ازا برو باد | بر صاحب کرام و آل امجاد        |
| ابی بکر و عثمان علی گو         | که هر یک برده اند از کالی گو   |
| سپاه افکارشان و کار و بزم      | چنین بود و چنین بود و چنین بود |
| سخت است آن بیدین و کیش         | کز اینها میکند از کم و بیش     |
| مخالف را سزا هر دم مبین است    | لعین است و لعین است و لعین است |

## بیان عاشق و معشوق و اشتغالی عاشق

|                                 |                            |
|---------------------------------|----------------------------|
| بیا ای عذیب نغمه پرواز          | که می یابم ترا سمد و همراز |
| من و تو بنده یک گلستانیم        | بر و عشق از یک خاندانیم    |
| بیا بر خوان از آن گل و اتا سانه | وزان بر همزن یک خانمانه    |
| که از سوزش جگر شد انگرستان      | سپند بر شمشین ایامان       |
| شماره و فوج از یک نوکران        | تپ خور بنده از بند گانش    |
| بیانش کردم خود هست شکل          | دوست آتش اندر کیسه دل      |

بیا اے آتش اندر سینه ام نمود  
 بیا اے آتش اندر سینه ریش  
 بیا اے آتش وزنده القاب  
 که گویند هم به پیشار و مسته  
 بنم که نفس داری جگر دوز  
 خرد و را بازی طبلان میدان  
 خیال آگهی داری ازین درد  
 اگر بوش و خرو این دانه بنفست  
 روم القصه گر قصه خوش  
 چه ریشته فارغ از تار و نو  
 درین ره عالمی رفت است پر خون  
 ز جگر نفس کافر بقرارم  
 نقایب سره دارد بدین روح  
 بدو دم یکدم هر دم کین شب  
 آتشی و این بنا آتشی

که از غنچه طبیعت بر کشم دو دو  
 طغیله کن بحال آذر خویش  
 که از سوزت جملانی می برد آب  
 یکم آتش پست آتش پرست  
 خرد و سوزد خرد و سوزد خرد و سوز  
 سراپا پوشش را بیگانه میدان  
 خرد و را پوست برکش اے جو خرد  
 ملامطون بو علی مردانه بنفست  
 که دیگر بر بناب سینه ریش  
 نیامد مریش در گفتگو  
 نیدام چه سازم چون رسم چون  
 شب خون میزند بر حال زارم  
 ازین آشتی گل گشت مجروح  
 با و یکس را بخین شب  
 که آب خضر دار و این سیاهی

|  |  |
|--|--|
| <p> خدا و نما نیان کن بهارشش<br/> بجی مصطفیٰ حسان را مانده<br/> و می بزواس از جام سیاهی<br/> که بود آن بنی رسته امین<br/> بدستم جام فلک بخش هر دم<br/> ز سوز و ساز خود سازی خبر دار<br/> کنی نفس کافر جانن چیر<br/> بجام جان ایمان بخش ای جان<br/> اما نمده اما نمده اما نم </p> | <p> خدا و نما نیان کن بهارشش<br/> بجی مصطفیٰ حسان را مانده<br/> بجی چار یارشش المی<br/> بجی فاطمه روان شاه سنین<br/> بجی شاه جیلان غوث اعظم<br/> بجی نقش بند خواجه سرار<br/> بجی خواجه سلطان جمیر<br/> بجی سحر و روی شاه ملتان<br/> بجی اهل دل زمین این و آنم </p> |
|--|--|

### در سبب تالیف گوید

|   |   |
|---|---|
| <p> که انجامش می یابم رخسار<br/> ز خود بخود شوی تا خود شوی تو<br/> جهان کثر تم زیر و زبر کن<br/> که وصف او شد و فی کل ثانی </p> | <p> بیا اے خامه برگوا غمچین راز<br/> ز سر گرپا کنی و آنم روی تو<br/> و می اشعار و مدت خیر تر کن<br/> نشانم ده ز حال بے نشانم </p> |
|---|---|

میرت چمنی کے بہت پر خوش  
 ریاض عشق از عشقی بکن نام  
 لکھو حلقہ اشفتہ در صوفی  
 چو گلزار در شربت نامہ شتند  
 دلم یک غنڈ لیجے من شدہ دام  
 دین دے کہ لیل یافت قیس  
 غرض این سخن نیم کل لفظ دے  
 ریاض یافت پر تو زبان یافے  
 خیال عیب بینی بکن ایار  
 عیان است این سخن بربر کردہ  
 چو رنگ نامہ عرفان و نگاہ است  
 ز بزم احمدی دارم سببے  
 کہ نامش کا شفی شدہ جہان بخش  
 جلسہ شہت آن مہر دل افروز  
 درود و وفا ہے ہر دم بر انخاص

صلاوہ لب بلال از ہم آغوش  
 برائے غنڈ لیجان و اکن این عالم  
 ز گل در پردہ اشش بند روئی  
 بہار آموز گلزار بہشتند  
 خوش آن ہر دوزے کہ برگ گل کمرام  
 ہائے جلوہ گل گشتہ صیغہ  
 دے کہ تا شود شوریدہ کاہے  
 کنون عیجہ میں اندر بیاضے  
 کہ در حرقہ دام جوئے است در شمار  
 ز جہنم بدوزہ الا باؤ نہ  
 عدان از من ز برکات آہے  
 ازان جاری است از ما گفتگوئے  
 چرخو اسی کشف کفش پائے اویش  
 کہ یادش میناید ماو من سوز  
 ہمیکہ گویم و از اخلاص اخلاص

# شروع داستان

بیابان خاں مشکین شہ  
 خود آن بہت کہ وصف آن سپرد  
 غلط فہمی کن زہار ایدوست  
 بہد شاہ پیشین بود ہمت ال  
 زبان کر و وصف او گوئے رہو دے  
 دل اینجائیک حیرت فہم است  
 بنائے چارہ فرخندہ ماہی  
 سیر چشمے وفا بگائے او  
 ز تیریش جہان در تلخ کامی  
 تغافل جمع انش از وفادور  
 جنبش صفحہ نور اٹھی  
 کمان ابروش مہوارہ وزہ  
 ہنرمست است خون ریز

ز حسن دوست رنگین ہما ز نامہ  
 بیان دیگران انداز و برگہ  
 کہ صفحہ بہت نہان زیر پرست  
 کہ در وصفش زبانم میشود لال  
 بدہما این فراہیسا نہو دے  
 بوصفش عقل کل زار و زار است  
 بلکہ حسن یک حثمت پناہے  
 نگہ زدوے حیا ہم خانہ او  
 نہ تلخیا نش شیرینی تاملی  
 جوانی چاہے میکاں خورہ  
 بچہ سنے مالے کرد تباہی  
 بوصف او ہماں بہتر جانہ  
 نگاہش تیرا تیر جان سینر

گھاسے یک بلائے ناگمان دشت  
 پیش ز گیس آن غمرو بارے  
 بترگان چاک نسو ما پرده جان  
 دو گیسویش مگر جان را کندے  
 کے کاغذ خیالے ویدوروے  
 بچش بودیک کفر فرنگی  
 غلط کردم کہ گفتم دشتش آن  
 ز بوی نافه اش در کوی و باز  
 غرض این قصہ رازتہ دراز است  
 دران دام از بے آن دانہ خال  
 بویے مشک چین را حسرت آموز  
 عذارش کجبلے دشت لبیز  
 ز وصف مینیش جان ہست سرور  
 مذاحم تا چہ ہست دشت آن یار  
 بوصف آن لب سیکون میراب

تھیں کے بلکہ نوکے از سان دشت  
 سپر انداختن خود بود کارے  
 بہند و ترک تاز سکون ایمان  
 کہ آغشتہ در و صد ستمندے  
 ز سر تا پا پریشان گشت ہے ہے  
 کہ پیشش نام دین گفتن زنگے  
 و رنگ شمع زان کافورستان  
 صبا بروست خود میدشت طویار  
 کہ انجاش گفتن عین راز است  
 جہان مرغ دل میزد و رہاں  
 بروئے رشک جنت آن دل فوز  
 خیالش سینہ را می ساخت گل خیز  
 بوق ماہ گوئی مصروع نور  
 کہ در وصفش قلم گرد و شکر بار  
 سخن ستانہ پیغیز و درین باب

از ان دلها محو شد اور غم بود  
 و بان تنگ او چون در سخن بود  
 بوصف آن بخندان آه صد آه  
 چه آرام از میانش گفتگوئی  
 چه گوید قاتش را خاصه من  
 بقدرش سرور چه تو امان بود  
 و بالایش دل من گشت شیدا  
 بعالم گریان مابند است  
 چو آن جان جهان رفتار کردی  
 ادیش را چه سان طبعم گراید  
 نیکویم چنین بود و چنان بود  
 کم القصه زان کان نمک شور  
 سر جوهر فروشی آن جوان شاد  
 بهای گهر زاندازه بیرون  
 سراپا عقد خود پوشیده از شرم

که جان می گشت و خود میسی و می بود  
 تو گویی غنچه مقصود یک شود  
 بیانم چون رسد چاهیت و راه  
 قلم باریک میگردد ز موسی  
 قیامت میشود و زمانه من  
 و لے سر و خردمان آن جان بود  
 شانه نیست بالا دست پیدا  
 و وصف آن بلند است آن بلند است  
 چو دوستی با گریان کار کردی  
 که وصفش در او ای خامه ناید  
 سراپا قاتش ایان جان بود  
 و کانه داشت در بازار لاسور  
 در شان لعل و گوهر در و کان داشت  
 که جان هم تنگ نبود بود افزون  
 شده نگاشته بیج و شرم گرم

|                             |                                |
|-----------------------------|--------------------------------|
| بر این نجم افکار اسد و کانش | تو ایت رشک پرواز لولو نش       |
| کے پرسان ز گوهر باہائے      | کے حیران بحسن و لبائے          |
| ولے کو جان و دم پیدا بنودہ  | بران لعل لبش شیدا بنودہ        |
| بنودہ شتری کو رشتہ جان      | کنہ پیداوران دور ہای زمان      |
| بنودہ یک خریدار غرض مند     | بران جوہر کہ بہ شد چون غرض بند |
| غرض یعنی رہ تسلیم رفتن      | چہ رفتن از اسید و بیم رفتن     |
| چو بگزاری اسید و بیم ایوست  | شود حق الحقیقت مغرنا پوست      |
| بجائے میری کز جابرون است    | کہ لا خوف ولا ہم بحر فون است   |
| بخویش خویش رو بخویشی آموز   | ز بخویشی چہ سراغ خویش افروز    |

### آدن فقیہ کے عاشق شدن آن جان

|                             |                           |
|-----------------------------|---------------------------|
| چشمے نور خود را بر کلا زد   | پروانہ را گوئی صلا زد     |
| جہان پروانہ سان گردید مسور  | چشمے سرورے ماگشت پُر نور  |
| کس از نزدیک و کس از دور دید | مرا آن نور دیدہ نور دیدہ  |
| غرض دو کان جنش چون ہر شد    | ہنال حسن او چون پُر ہر شد |



چو آنجا حسن یوسف شد نمودار  
 که ناگه در سید آشفته مرد  
 دلش پروانه هر دم شمع جوان  
 بگشایش و بدم جویای سر و  
 گیمش برق رایگفت بروز  
 ز مژگان کس در جست وجو  
 جهان پیمانسان گرداود  
 بعالم این مثل پائنده دیم  
 و لے این عشق را کارے نکو است  
 بے آهوز جُست و جو خربش  
 ببازار آمد و دیدہ پری زاد  
 به دام عشق افتاد و تان بود  
 خوش آنکس کو درین بازار مکان  
 فتاده بزمین بهوش گشته  
 هم بازاریان گردش دویدند

ضرورت میشود کایریدار  
 چه مردے خورده جام گرم و سرد  
 ز جان خویش ازنی ثبت گویان  
 سپندش آتشی میخواست هر کوی  
 کبابش سنج رایگفت بر دوز  
 که سازد چاک و هم سازد فوئ  
 بشهر کس پی مقصد تواد  
 که هر جوینده رایابنده دیم  
 که اول یافت بازش جستجو است  
 چو اول ناله در نافش بچو شد  
 شده دیوانه تر و ادش جنون او  
 تو گوئی حال جان داد و تان بود  
 ز نقد جان خریدہ جام عرفان  
 همان بخودی در جوش گشته  
 بسوزاوز ساز خود بریدند

علاج خواستند از سر درد کوه  
 کے با صبر و نسبت کرد اور  
 اگر داری خیال عشق خوبان  
 کے از غم بر ویش آب می زد  
 کے یگفت آسیب پری هست  
 ز چشمش سبیل اشک میرفت  
 فسون افسانہ خواندندے ہمہ کس  
 زہر معجون کر دندے وسیلہ  
 بجز جانان طبیبی نیست اے جان  
 چو در عشق شد بر جان معجون  
 ہمہ کس گفتگو کردند با خویش  
 داشت شرویدہ از غوغای عشق است  
 پری رویے کہ در دکان شسته  
 جمال آن جوان بتاب کرده  
 برفتند از سر دیوانہ یک یک

کہ صحت یاب آن مرد نکور و  
 کے از آب شسته گرد و روا  
 تکلف نیست خود را ناث و دان  
 چگویم ناله شیب و شام بی نزد  
 کے حیران کہ سحر سامری هست  
 ز حیرت جان آن پیر شک میرفت  
 همان بودے کہ کردے شعله با نس  
 تو گوئی رفت روغن در تیلہ  
 بدر و عشق درمان را تو درمان  
 بجز لیلے نشد درمان معجون  
 کہ بیماری ندارد و رویش  
 سرش شوریدہ از سودای عشق است  
 مرا این درویش را در جان شسته  
 سہرا لگیوش در تاب کرده  
 بدانند آتش و آہنگر اینک

چو آن دیوانہ از رفر مو تو  
 شدہ از بخودی و خویش تن گم  
 ہوشش آمد ولے از خویش بہوش  
 ز خود رفتن ہم آغوشی ست ایدوست  
 چہ بیند نوجوانی جان بجانے  
 جمالے دید کر خورو پری بیش  
 تعالے اللہ چہ فیاض است وادار  
 بدرد خویش صادق یافت اورا  
 بہ کہستہ مرغ دل در دام ہوش  
 ز دین بگزشت و بابت بست پیمان  
 چو عشق بت کسے راول نشین است  
 نزارو عشقی تا نسید زین بہ

چشیدہ لذتے قبل ان تو تو  
 خیال آن سیما گفت تم تم  
 ہمہ تن چشم شتہ یا شدہ گوش  
 بیاباں تاکہ مغز است در پوست  
 شتہ برد کلنے مومیانے  
 ہمہ نوبان پیشش ہمچو درویش  
 شکر را سیرساند بر شکر خوار  
 چلویم صبح صادق یافت اورا  
 رخ و جہت و جہی کرویش  
 سلمان سلمان سلمان  
 ز دین بگزشتن اورا عین دین  
 کہ الناس علی دین ملوکہ

### ہمدین حکایت یا آمدہ

نمودہ صرف عمر خویش یاوہ

ز نے بد بیوہ در شر را نامادہ

بنام چاشمش شد در جهان فاش  
 زاو با نشان جوانی بود میباک  
 دل آن پیوه شد با آن جوان بند  
 بیکدیگر گشتار و بوس دادند  
 بدن از فرخندگی و زخو بگنجید  
 گم نیلوفر او نیش ز نبور  
 پرنیوال عشرت می نمودند  
 کس از همساکان چون دید این حال  
 نه آخر و فرخ است انجام لعل کار  
 چو کردی تو به کن تار و روی تو  
 چو آنجب عاشق دل را داد آرام  
 زن از ناصح چو شنید این حکایت  
 چو بایم و فرخ است اما بیان کن  
 بگفت او نیست و در فرخ رود زود  
 زن از قول نصیحت گونه اشفت

بگرد خانه اش گشته او باش  
 باو باشی از ان مجموع چالاک  
 جوان هم گشت زین انعام خورند  
 ز خود بپایر ده ناموس دادند  
 بهار وصل را هر گونه می دید  
 نمی کردی جدا چون مرد و لگو  
 ز عشرت رنگ حسرت می زد و زود  
 نصیحت کرد و بزن کاسی به فعال  
 ازین بگریز و گفتا رنم نگه دار  
 ز حال مغفرت آگه شوی تو  
 بگفتا رخود که می شود رام  
 بدو پرسید کای اهل و رایت  
 کجا خواهد شد آن یارم عیان کن  
 سر انباشت همین است آتش دود  
 جواب تقرین کو چون گهر گشت

چو دوزخ مسکن آن یار باشد  
بدوزخ گریسم آن جهان است  
هر از دوزخ و جنت نه کار  
چرا گردوزخم گزیده شدم  
چو دوزخ جایی و صلم گشت لیدوت  
چو درویرانه با او هم کنارم  
سید و بیم از خود کرده ام دور  
لکن عیبم که من با دوستم  
منم آنجا که آنجا خیر و نیست  
وصال دوست میدارم در آغوش  
و لے که عشق جانان درو منداست  
و لے که عشق جانان چون شوو گم  
نه دین و اندامد مذہب و کیش  
چو آن شوریدہ در حسن جوانی  
پیش قاسم آن سر و آزاد

مرا خود جنت دیدار باشد  
سرس در سر آن نوجوان است  
همین دامنم که با شتم به یار  
با و در کتب امم گرد گزاشتم  
و لم را خواش جنت نه نیکوست  
به از مهوره کا بنایست یارم  
چو با او سر و دم نور علی نور  
کنون بگذر که هستم هر چه هستم  
بغیر از عشق و میل و گر نیست  
جهان موعظت با وسیت و گوش  
نصیحت بر سر نوش پند است  
نه جنت می شمارد نه جسم  
بجز مقصود کو خود کرد و پیش  
بریدہ بے نشان را و نشانے  
بان بندگان مے بود و لشاد

چو دوزخ مسکن آن یار باشد  
بدوزخ گریسم آن جهان است  
هر از دوزخ و جنت نه کار  
چرا گردوزخم گزیده شدم  
چو دوزخ جایی و صلم گشت لیدوت  
چو درویرانه با او هم کنارم  
سید و بیم از خود کرده ام دور  
لکن عیبم که من با دوستم  
منم آنجا که آنجا خیر و نیست  
وصال دوست میدارم در آغوش  
و لے که عشق جانان درو منداست  
و لے که عشق جانان چون شوو گم  
نه دین و اندامد مذہب و کیش  
چو آن شوریدہ در حسن جوانی  
پیش قاسم آن سر و آزاد

ز جش ویدہ ہار نور میداد  
 گے مفتون آئیب پر می بود  
 بھراب ابروے آن دلربائے  
 نمودے سینہ را ہر دم شانہ  
 ز چشمش گرز جان نو میداد  
 گے بر بندوش میبخت ایمان  
 گے شاید افغام میداد  
 اگرچہ حجر جانسوز است فی الاصل  
 کہ امین ویدہ کو از دین خورشید  
 بقصد این سخن کو سینہ ریش است  
 گے در پیچ زلف چون شبتار  
 گے بخت خود میکرو نازے  
 ز گلزارش چو بلبل داشت ثیون  
 بہ عشاقان خوش آن وقت خوش آنروز  
 نذاہم کے رسد فرخندہ آنے

بدل از جشم ہرہ اش نا سوسیداد  
 ز ہوش خویشتن ز اندم بر می بود  
 پیلے ساختے عاشق و مانے  
 بہ پیش ز گس ناوک زبانہ  
 ز عاشب زندہ جاوید می بود  
 گے بچہ اش بودے مسلمان  
 ز بالایش کشیدے گاہ فریاد  
 نمک دیگر زخمی می نہ وصل  
 نیگروند از بنیائی اسید  
 کہ حیرانی بنزدیکان چو پیش است  
 نمودے کو چہ گردیاعس وار  
 کہ صدم ساخت عشق شاہ بازے  
 ز سروش طوق چون قمری گردون  
 کہ تیر عشق جانان شد بگردون  
 کہ یا بد عشقیام جان جانے

چنین میساخت هر دم قره العین  
 بصورت گرچه او خود بود مال  
 بے عشق مجازی هست پایه  
 بصورت بیکرک تا هست توانی  
 کجا معنی که بے صورت مر آرد  
 چه معنی رنگ از صورت گرفته  
 همه نور هست از من تا با هر  
 ندیدم بکسی هیچ اسمی  
 خصوص انسان در خلقت هست اولی  
 بر و اول بانسان عشق در باز  
 کلام قدسی اینجا گفت رحمن  
 چگونه تا چه گویم کمالش  
 شوازم دلیل من توانی  
 ولا عشق پیبر وار در دل  
 بعشق او عشق او نجات است

بحال جوهری را بے شک و شین  
 و لے صد معنی آنجا کرد حاصل  
 بدان عشق حقیقی کوست پایه  
 که این نیست از بحر معانی  
 کجا صورت که او معنی ندارد  
 ازین صورت بصورت عشق فرسته  
 ولا هرگز نیستی در سیاهی  
 نه ظاهر بے و نه ظاهر یافت جمعی  
 اناسره نماییش گفت مولی  
 درین جوهر در جوش است گریز  
 بشکل خویش آوردیم انسان  
 که مسجود ملائک شد جالش  
 فقیر یعنی راسی الله گر برانی  
 که او خود بوده است انسان کامل  
 در و او از بران فرخنده داشت

جان عشق

بشوریدہ بیکروئے نگاہ ہے  
 بگریز نگران ازوئے نگاہ سل  
 بدانکہ کوئی نمین رشید است  
 خموشی دارد اند از تکلم

عسری آن جو سہری از انکا ہر  
 نگہ بادگیران ازوئے تغافل  
 نگہ دزدین اینجا عین دید است  
 تغافل ہست بر عاشق تر حرم

## حکایت فی المثل

مگر شنیدہ شباب و خبرین  
 بہ بیارے کہ دیدم ہچو سیلے  
 بہر کس یہ سازد خوش معاشے  
 بہار جلوہ اش ہم فاش یابی  
 بہان اشک عشتاقان دیدہ  
 بگردہ ماہ و بردستے پیالہ  
 شدی ز انعام سیلے آن ہمہ پر  
 کہ تا یا بدبخش خود نوالہ  
 شکستہ کاہ اش آن سر آواز

بہ مجنون گفت شخصہ کاے جنون بینر  
 طلعے پختہ است امروز لیلے  
 ز دست خویش یک یک کفچہ آٹھے  
 تو ہم روماز دستش آتش یابی  
 چوقیس این قصہ نیکو شنیدہ  
 رسیدہ پیش لیلے ہچو مالہ  
 چو ہر کس کاہ سیکروئے فواتر  
 نمودہ قیس ہم پیشش پیالہ  
 چو آنجا حسن بیدروست و بیداد



بهوش آمد جنون در جان مجنون  
 متاع فلک ز محبوبان نبود  
 متاع فلک فی الحقیقت هست تسلیم  
 چو آرد عشق اندر جان متاع فلک  
 فحاصل حب لوه جوهر فرو نشسته  
 نگاہ بر جلال یا رسید  
 بجز نزاری نباشد کار لیل  
 بر نینوال دید زنگ و روش  
 و لے چون شب شدی آن نوجوان  
 چو خود در روز تابان بر دکان بود  
 چگویم حال آن شوریده درویش  
 چو بودے روز بر دکان رسید  
 شدے شب چون جوان در خانه رفتے  
 نباشد استی را هیچ در بر  
 بشب از هر او قیاب بودے

دو بالا گشت عشق آن مجنون  
 به عاشق شور نشسته در جان بود  
 که قلب عاشقان گرد و سره سیم  
 متاع فلک چون کنم زیر پا متاع فلک  
 در آن شوریده می آورد جو نشسته  
 ز سینه ناله را تکرار میکرد  
 پیرینه ورنه بیند جلوه گل  
 معطر ساخته جازاز بویش  
 بسوے خانه رفتے از دکان  
 بشب در مغرب خانه نمان بود  
 بان عشقیامے بود دلش  
 شبش را صبح صادق بر رسید  
 تو گوئی جان آن دیوانه رفتے  
 چو در ماهی رود یونس میسر  
 هر روز از لعل او سیراب بودے

بروز از دیدنش مییافت جانے  
 نبود آن ناله و آه و فغانش  
 دلش چون ناله را آهنگ دادے  
 چنان از سینه کرد آه جانگاه  
 بروز اندر حال حسرت و یار  
 چو بودی شب زد تو آه خون  
 بر میان روز و شب میبود حیران

بشب بی آه و فغانے  
 پیای کس حلت کوفت جانش  
 زد و داد و آه و شب را زنگ دادے  
 که عالم بود در استغفار شب  
 نمودے عندیش شب سیه گلزار  
 مگر چشمش شد صطلاب چون  
 مسلمان از جفاے ناسلمان

### آز رده شدن خوشیان آنخوان و فقیر ارجیله در وریا نده ختن

بیای عشق تا گویم فساد  
 به لیلی حسنا ادا کردی  
 ز شیرین کاریت خسرو بدفت  
 بعد از نگه افزد و داز تو  
 جمال یوسف از فرموده تست  
 به سرویان تو ناز آموز باشی

ز مهر کینات جانان شاد  
 ز مجنون کو خجسته آبا کردی  
 ز تلخیمای تو فرهاد جان تافت  
 بواسطه حیرت بود آن بود از تو  
 سرو کار ز لیا سوده تست  
 بعشاقان نی از آموز باشی

ز تست این عاشق و معشوق پیدا  
 ننی پیدا و سله پیدا است کار است  
 غرض چون حال شوریده هم شد  
 ز معشوقی چو شهرت یافت آن ماه  
 بخویشان نیند این افسانه شد هفتاش  
 همه کس کیدگر کردند افسوس  
 خجل خود هم شد از خاص و زعام  
 همان بست که این آشوب پرداز  
 بماند در سر خود نشسته  
 فحاصل هر چه گفتند آن همان شد  
 بقیه آمد خرامان سر و آزاد  
 برادر مادرش در خانه کرده  
 برادر هم پدر کردند قید  
 زمانه هم بدون نگذاشته  
 چو ساز و شمع از خانه سکن

کل و بلبل ز تو گشته هویدا  
 ز وقت عالم گشت بهت غارت  
 بیان عشق او چون در بد شد  
 پدر هم مادرش گشتند آگاه  
 که بر نو باوه عاشق گشته او باش  
 که اکنون سیر و دوازده ستاموس  
 بخویش و قهر بابا بشیم بد نام  
 بدون نماید ز خانه هیچیک باز  
 در بر خویش و بر بیکانه بسته  
 پری در نشیبه خانه اش نهان شد  
 شده خود صید کوب و دست صیاد  
 نهان از چشم آن دیوانه کرده  
 که تا رویش نه بیند و زید  
 بد زبچه همچو گوسفرد داشته  
 چگونگی حالت پدر وانه راسن

اگر نچسبان شود درابر خورشید  
 بر بنیوال چون گزشت یکروز  
 گزشتہ روز چون آن جان نیامد  
 ندید آشفستہ چون دیدار دلبر  
 دو خندان گشت شورے در دل او  
 بسانِ عسدر و ممالہ سیکرد  
 فغانِ سینہ اش از ہجر معشوق  
 زدے برنگِ سر آن عاشق زار  
 زد و آہ شب می ساخت بر روز  
 ہمہ بازاریان در کار و بارے  
 ندیدہ یار در صحن بازار  
 بدنیان در غمِ آن شوخ دلبر  
 رسیدہ ہمہ این یک پیرزائے  
 سراپا کرد از زورے سرشتہ  
 بسر وقت فقیر آہ شتابان

نباشد ذرہ را از ہستی امید  
 نیامد بر دکانِ مہر دل افروز  
 خرامان بر سر دکان نیامد  
 شدہ آشفستہ تر آن زار و لہر  
 ز حجبِ گل فغانِ زو طبل او  
 ز ناخنِ سینہ اگل لالہ سیکرد  
 پیایے میر سیدے تا بلیوق  
 کہ با سنگ است عاشق را سر و کار  
 بشب از شعلہ می افروخت شب روز  
 فقیر افتاد و آنجا سو گوارے  
 خلیہ و خارسان بازار بازار  
 ز سراپا می نمودی پایے از سر  
 بسا محتالہ و یک بد آئے  
 بسیرت دیو بر صورت فرشتہ  
 بجا و خشک گوئی ناز تابان

بگفت اے دل شدہ افتاده چون  
 بیارت مادر او داد و شنام  
 ازین غیرت برفت از خانه سادہ  
 مرا رسم آمدہ بر حال زارت  
 چو بنسید این سخن مرد پریشان  
 بگفت از زال کالے از بہر بچون  
 بس برتا آن لب جو این تخم را  
 غرض رفتند ہر دو تا بدریا  
 بساں اشک عاشق تیز رو بود  
 خیالیکر گر کر دے بران جوے  
 بدید آن آشنا چون بحر متاب  
 وصال خویش در این کار داشت  
 فروشد بے تامل در محیطے  
 کے کہ عشق جان را جو دم زد  
 ز جان وادون مشوامی دوست دلگیر

مگر نشیدہ بنیوشش کنون  
 چو گویم تا چو گویم با تو اے رام  
 ز تنگ طعنہ در دریا فستادہ  
 کہ آگاہست کنم از کار و بارت  
 بلائے بر بلائے دید بر جان  
 زمانے ہر ہم شوتا بچون  
 چو ہجرت آنکہ بردہ آن صنم را  
 کہ موجبش شور میزد تا ثریا  
 ز تیزی موج موجبش فوج بود  
 شکستہ میشد انداز نگاہوے  
 چو ماہی بے تحلف رفت و آب  
 نہ دریا بل سریم یار داشت  
 مرکب شد عدم اندر بسیطے  
 تحلف بر طرف دم و دم زد  
 بدہ جان جاننا گیر گیر بر گیر

|                                  |                            |
|----------------------------------|----------------------------|
| چو جان دادی چه جانها بر تو باشند | عسم جان از جان تو در باشند |
| عسم اینجا چه گویم شادیست         | خرابی باعث آبادیست         |
| خرابی گزندی این خرابی            | ز سموری خبر هرگز نیابی     |
| خران خود یک نوید نو بهار است     | حصول بقیه اربابا قرار است  |

رفتن زلال و نجویشان از غرق شدن عاشق نوید دادن  
 و ازین استماع افتادن معشوقان با

|                             |                              |
|-----------------------------|------------------------------|
| ندامت چون دهم این قصه را دل | بیان عشق بس کار است مشکل     |
| ادیب عشق چون تسلیم گوید     | نخست از تخته ات نامست نشوید  |
| و تسلیم وصل یا هر سر دم     | شومی باد دوستی مجبور عذرم    |
| فماصل والا چون رفت در جو    | شده فرخنده آن زالی سیه رو    |
| برفت اندر سرا که آن پزیراد  | نجویش واقربایش مژده برادر    |
| که در جو غرق شد آن مرد شیدا | ز جان بگزشت و نامش نیست پیدا |
| چه و اند این سخن شمرنده عشق | نمیزبان نیست روزنده عشق      |
| شنیدند آن همه گشتند تازانه  | تو گوئی کرده هر یک رنگ غازه  |

فرستادند بر دکان پس را  
 پس انقص بر دکان رسیده  
 شده مشغول در جوهر سروشی  
 همه بازاریان را وید بر کار  
 حیاناگزشت تا پسد کیچون شد  
 نه در بازار ویده روس عاشق  
 دوسه روزی چو گزشت تنه چون  
 چو انجا حسن را با عشق کار است  
 چه باشد شمع گر پر وانه نبود  
 خریدار از نباشد یوسف کیست  
 بحسن و عشق نسبت از ازل شد  
 همه ملزوم و لازم هست ایدوست  
 جوان آخر پیر رسید از کس ایحال  
 بگفت آنکس مگر حاش ندانی  
 دوسه روز است کان شوریده تو

که تا بفروشت آن لعل و گهر را  
 کجا قالب که اکنون جان رسیده  
 فروشیدن نمود از تیر سروشی  
 ندید آن والده را در صحن بازار  
 ولیکن دل ازین اندوه خون شد  
 نه اندر شب شنیده موس عاشق  
 ملاست بر جان گردید افزون  
 بسا پر وانه را شمع انتظار است  
 چه باشد حسن گرد وانه نبود  
 چو نبود عند لیب این رنگ گل چیت  
 بنزع سارفان این مضرل شد  
 بقدر آن فاو کردنی گفته است  
 چه شد آن عاشق شوریده احوال  
 تعالی الله کنون با من خیزدانی  
 بدریا غرق شد غمیده تو

شنید آن سادہ چون فساد زد  
گرفت اور کہ امی گویندہ اکنون  
شدہ استاد آن مرد زمانے  
زیاد عشق او در سینه تفت شد  
فرو شد و عمیق بحر رنج و جوش  
جوان چون غرق شد و قمر دریا  
ہمان دم شد خبر بر ہر بندہ  
غریب از شہریان بر نہایت اندم  
بدینان قصہ ناگفتہ پیش بہ  
چرخ ہم باد گیران شد بر سر او  
سہ کس دم افکند نہ در آب  
پس از دیرے زیباے تگاپوے  
چہ بینند آنکہ بانازک میانے  
سوے ساحل کشیدند از تیر آب  
سرِ معشوق در آغوش آن بود

شدہ دیوانہ دیوانہ از وے  
بسیا ہمارہ تا آن روئے چہ چون  
بر ان ساحل کہ عاشق داد جانے  
بہان قطرہ میان و صدف شد  
گرفت آن کشتہ خود را در آغوش  
شد از بس تند گانش شور بر پا  
کہ طفل جوہری افتادہ در بحر  
نماندہ مردوزن در خانہ از غم  
قیامت رفت گوئی بر کہ وے  
چہ گویم از پرور ماور او  
فرو رفتند خواصانِ قیاب  
بدست آمد پس و قہر آن جوے  
ہم آغوش است آن افسردہ جانے  
تو گوئی یکدگر بودند در خواب  
لب آن ہر دو گو یا تو امان بود

بہر آن کہ در آن قصہ ہر دو  
پہو گان رفت از غم و کدو



پریشان گشت آن مجبور ز خیال  
 با انبوه بر انبوه بودند  
 بدانسان بند شد عاشق معشوق  
 چو آن خود رفته بود از خویش ای دور  
 نمیدانم که زبرد و شش و اله  
 نه بکشا و آن گره کردند پس ساز  
 غمی نیم کے بر سر زمینی  
 چو عشق انجامد و کس را واپسوند  
 بدلا کز ازل رفت است رشته  
 عجب زخمی کتیج عشق دارد  
 یکے گردد و دوقن بر کن شکے را  
 کنون بگز و لا از یکد گفستن  
 بیا القصہ بر آن قصہ کنون  
 چو با معشوق آن عاشق شدہ بند  
 بخود ہا گفتگوئے رفت بسیار

جوان و طفل ہم پیریں سال  
 زیارت بر شمعیدان سینمودند  
 بزور کس نیگر و دینار و وق  
 ندانم رفته را چون می کنی دور  
 گر محمد کم از ان مشکین کلامہ  
 نہ گشتند آن جدا ہرگز و دوساز  
 اگر و بکشا یاد جبل الستینے  
 جدا ہرگز نگر و داز کس این بند  
 نیساز و جدا ہرگز فرشتہ  
 دو کس را بے تکلف یک نگار و  
 نہ تیغے کو و دوتا ساز و یکے را  
 غمی زید معشوق این دانہ سفتن  
 کہ یادش میکند در سینہا خون  
 ز زور سچکس نکشا و پیوند  
 سنود از ہنومن و مومن ز کفتار

مسلمان سکه گور و کفن گفت  
 چو آنجا مرده فارغ گشت از غیر  
 سفر جنت نخواهد برده عشق  
 ز خیر و شر بیرون رفت است ناخوش  
 پس انگیزش شاه عهد رفتند  
 پیش شمشیر لاهور آن لاش  
 که گفت آن شاه آخرین سخن را  
 بگور آزند آور و ندور گور  
 نه گورے بلکه بود آن پرده غیب  
 محو تشبیه اول در گرفتند  
 دیگر تشبیه اول پایه باشد  
 به خواهی جلوه متاب بینی  
 والا اکنون چه گویم قصه را باز  
 بصورت کثرت آمد قصه من  
 رموز بخودی گفت تیم در پیش

هنود این سر دوتن را سوختن گفت  
 بسعد انگن اے جان خواه درویر  
 خوابی هم عذاب مرده عشق  
 ز کفر اسلام بیرون است حالش  
 بیکدیگر ز جد و جد رفتند  
 بیرون آن همه با جنگ پر خاش  
 جدا بودن ندیده آن دوتن را  
 هنود ان در گزشتند از شر و شور  
 که رفتند از شهادت آن دو و عیب  
 پس آنکه در ختم تنزیه رفتند  
 بدان تنزیه خود کان پایه باشد  
 خود اول ترص او در آب بینی  
 که در جوش است جانم نشه راز  
 بعضی وحدت است این حصه من  
 بنمی گوئی عرفان کنی نوش

بقصیل علم ہم اجمال است بے قیل  
 ہمیشہ رجزوان این نکست حل  
 شجر در تخم تنه در شجر است  
 ز وحدت سوئے کثرت فرت ریش  
 خود او عاشق خود او شد و لیا بے  
 بدانی گزرا عین البیقین است

با جالم ہم سید است تفصیل  
 مفصل محل و مجمل مفصل  
 بدانند هر که از خود با خبر است  
 هوا نظر هر هوا باطن شنایش  
 بجائے بلیل و گل گشت جائے  
 حقیقت فی الحقیقت است نیست

### گفتن قصه را در سلوک و آوردن بعضی خیال

بحکم آنکه چون بچون بچون شد  
 بهر رنگ اگر گویم همه اوست  
 کنون رنگ دگر دارم بیانے  
 کشم فسانه را بر حال سالک  
 نبود آن دلستان بل روح بود  
 بحکم اے جان کنایت شد بازار  
 ز در و بعلے که پیش آن یار بودند

ز هر رنگی بدما زنبون شد  
 غلط قسمی مکن ز نمازید و ست  
 ازان شوریده وزان دلتانے  
 نایم شرح بر آمال سالک  
 که از شش دلم مدوح بوده  
 بدگان درون گشته نمودار  
 یقین دانی که آن افوار بودند

خمداران که غم واروت است  
 ازان عاشق بل رفت اشارت  
 دلا یکدم ز رنگ آب و گل رو  
 به شب بود آنکه آن نازک میانے  
 محافیس کافر بود بر روح  
 نبود آن روز کان تابنده خوشید  
 نمایان جلوای روح بوده  
 گم و سیم گاهے تفرقه چید  
 نه آن خویشان چو آزمید کردند  
 ولایت نو که اکنون گویم این بات  
 ز نفسانی و شیطانی که هر دم  
 که در جیش پیای ناله میگفت  
 نبود آن نال اے جانم بیندیش  
 کسے کو بغیر از عشق مروت  
 پس آن ز اے نبود آن امتحان بود

خیالات است و حالات صفات است  
 بلے جزول که یابد این بشارت  
 بدل روان بدل روان بدل رو  
 بخانه میر سیدے از دکانے  
 که دل از غلغله تش گردید بحسروح  
 رسید بر دکان چون عمر جاوید  
 دل از دیدار او منسروح بوده  
 بنیان قبض و بطراہ سیدید  
 دل شوریدہ را نوید کردند  
 همه بودند آن و سواں و خطرات  
 همی آمد بر دل صدمت غم  
 خطرات از ریاضت ها همی رفت  
 که از کشتش بدریافت درویش  
 بوقتش امتحان می آمد از دوست  
 نبود آن جان و پی مقصود جان بود

بنزدوم استخوان باریت شکل  
 خوش آن کز استخوان خوف و جوئے  
 بنو و آن بحر کیفیت ربوده  
 بز استغراق چون دل گشت مفتوح  
 غرض در روح چون یافت جملے  
 فنا گردید از خود گشت بنیویش  
 فنا آنجا پوشید عین بقا هست  
 شد اینجا روح و نفس و عقل و دل یک  
 باطل آمدن از قعر آن جوئے  
 فنا رفتن بقا باز آمدن و ان  
 پس انگه جلے او شد در روائے  
 یکپویم پیش ازین رفر نهانی  
 نامزد سبب اینجاءه رو راہ  
 اگر خواہی کہ قسمی این بیا نے  
 خداوند کہ خود بین است واصل

بعارف مینماید مقصد دل  
 نیکر و بحق سازد رجوع  
 سراپا محو استغراق بودہ  
 ضرورت ہم کنارش میشود روح  
 بنا سداہل دل آن را فنائے  
 فنا فی الفنا آمد بدین پیش  
 انا گفتن در ان حالت رواست  
 بنزد اہل معنی کے بود شک  
 بقا بودہ ست بنگارے نکور وے  
 عروج و ہم نزول امر و دست بزحون  
 کہ لایع فرقتم غیری سوائے  
 بد و باقی شدہ از خویش فانی  
 اقام الفقر فمواست اللہ  
 شو خود بین خدا میں شوزمانے  
 ز خود بینی خدا بینی است حاصل

|                                |                               |
|--------------------------------|-------------------------------|
| وے تاهستیت کوہست و پیش         | نہ بینی بان نہ بینی جلوہ خویش |
| بکن این نگ را از تیشہ ذکر      | بس آنکہ در رسان اندیشہ فکر    |
| غریز مصر در بازار دل بین       | در شان لعل در کمار دل بین     |
| چو دل بین لعل بین باشی چنیکوست | شود معقول تو محسوس ایدوست     |
| عیان گرد و جمال بے تامل        | کہ فی الحال ہوا کل است بالکل  |

در عذرتالیف و خانمہ کتاب گوید

|                               |                           |
|-------------------------------|---------------------------|
| دلا این داستانہ گونہ گونہ     | ز عشق دوست چون آری نمونہ  |
| شرار عشق در شمار ناید         | بیانش بر لب گفتار ناید    |
| چو رجز عشق در گفتار بودے      | خرد و محفل او یار بودے    |
| بکا غم در نیاید نہ عشق        | درین صحرانگرد و پشہ عشق   |
| چو آنجا عشق برگوید فسانہ      | تو کوئی میزند آتش زبانہ   |
| کے از گفتگویش سر بر آرد       | زبان آتشین چون شمع وارو   |
| چہ باشی تو کہ از عشقتش زنی دم | فضولیہا کن در عشق اسے کم  |
| کنون بس کن مدین راے ندوہی     | نہ اسے بلکہ یار اسے ندوہی |

انہیں راسے کہ داری لب فرو بند  
 بلے این درو را تنگ است یار  
 ز بید روی مزن در عشق مناسے  
 بجز بنیخ و نگوید این معانی  
 ز خود تا بنیخودی راہ دراز است  
 خودی کز خود بود آن خود نامست  
 فحاصل از خودی بگز ز مانے  
 چونے از بنیخودی زن پردہ ہائے  
 خوش آن گو یاکہ از خویش است خاموش  
 ز خود کیو شو و در عشق زن دم  
 تگاپوے تگ و دوساز بر حیر  
 ریاض سم تازہ کن زین لالہ زاری  
 بنیشان نچہ در جانب شو سوز  
 ولے در حیر تم زین دماغ آتش  
 بوسش چون من وائی نگنجد

و بین رہ می نہار و راسے پیو نہ  
 لبان شیشہ و سنگت مناسے  
 چو داری درو بر کن قیل و تالے  
 معاذ اللہ ز خود گفتن نہانی  
 گزشتن از خودی خود عین راز است  
 خودی کز بنیخودی آید خدا نیست  
 پس آنکہ گوے زین معنی بیانے  
 کہ بر جوش نہ اندر صدائے  
 خوش آن پیدا کہ خود گشتہ خاموش  
 تو از خود عشقیامی باش اکلم  
 از ان آتش رخ مشیت شمر ریز  
 سمندر مشربان را وہ بہارے  
 رویف شعلہ مانند نور روز  
 بکاغذ چون نشا نم باغ آتش  
 و اگر خود کیت تاز گنش سنجید

وہم چون شعلہ را پیوندد با نس  
ز شو عشق بس راز و نیازے  
بہ بینی جلوہ ہائے این جویہ  
بہ رنگے زیب رنگی کنی سور

ہمان بہ تا کنم این گفتگو بس  
دین ناگفتنی گفتیم رازے  
چو داری عینک عرفان بیدہ  
چو آنجا عینک عرفان دہد نور

## حکایت فی اسئل

زہر کوی و درے جویاے بہرہ  
دل آشفٹہ و جان نافریت کوب  
ندام کوے دل یا کوے در بود  
کہ بنیم رنگہاے کیف و ہم کم  
کم و کیف ز جوش بزم کیف  
میان شمع و یک بازی گرم بود  
نمودی داشت برزدیک بر دور  
چکویم رنگ اعیان دشت ماش  
تلون مے نمودی بیشک و خمین

شبے سیرے نمودم در ہرہ  
بہر سوئے ہمیر فتم پر آشوب  
ز حیرت آنچنان دل خیر بود  
بہ بازار آدم قصہ آن دم  
نہ آن کیف و کم کو آور دحیف  
بصغمتش پردہ از چادرے بود  
صور ہارنگ رنگ از پر تو نور  
چو دیدم آری دم از جالش  
صور از علم می آورد بر عین

۹۰



ز علم و عین هر دم داشت جو شے  
 عیان می ساخت هر رنگی را عیان  
 ازین هنگامه تنبیهی نبودش  
 چو دیدم نیک نیک این قصه را باز  
 گجائ آن دیده تابینم بهارمش  
 تنم یک پرده دروے احمدی نور  
 صورهای دو عالم در سر بست  
 عجب نادیده بکشائے دیده  
 ندانم پیش ازین گفتن عبارت  
 ازین پس ختم گشته نامه من  
 نه راسے رفعتن بود مارا  
 بگفتم خجسته نزد گفتمنی بود  
 عروض و قافیه کرد رفیعینه  
 عروض و قافیه جزو خرد نیست  
 زنده هر دم سرور عشق این فال

ضرورت نارد و آن مخطبوط شے  
 و لے خود بود آآن کما کان  
 کم و بیش تبصیرے نبودش  
 بشخص ما هویدا هست این راز  
 ز جان خوشتن با شتم نثارش  
 تو از خود عشقی چو نیرودی دور  
 بهال و بهو کم در بر بست  
 که این هنگامه درت از سیده  
 به اقل است تکفیه الاشارت  
 و گر گفتن ندانده خاص من  
 نه یارائے نهفتن بود مارا  
 کنون گردان قلم اے عشقیازده  
 نیابی بر تنابی دل ز کینه  
 چو عشق انجاست نیک نیست  
 که فقر است آریب بر حال

|                              |                                   |
|------------------------------|-----------------------------------|
| خرواز عشق بس اندوهناک است    | جهان پاکست گرض کم چه پاک است      |
| نمی یابد سرو با عشق بهشت دار | چو جبار الحق ز بهق الباطل اسے یار |
| فحاصل این بیاض باز عشق است   | ترو تازه ریاض باز عشق است         |
| نه بیند جلوه اش خربلبل عشق   | که پید نیست در وے خربل عشق        |
| خدایا تازه کن مردم بهارش     | بحق احمد اولاد و یارش             |



# رسالہ سوال و جواب



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عصمت پنا ہے کہ بر فہم و ادراک را سطوت جلال او کہ اختہ ان اللہ غنی  
 عَنِ الْعَالَمِينَ شوکت و تنگاہے کہ در بلدہ جسم سریر دل را تنگاہ خود پر خستہ  
 قَلْبِ الْمُؤْمِنِينَ عَزَّ وَجَلَّ اللہ تعالیٰ حُشمت اقتباس ہے کہ شہر تین را با جلوہ جان آبا و خستہ  
 نَفْسِ فِدْوِیْنَ شَرْحِ سُلْطَنَتِ جاب ہے کہ کار فرمائی راے و خرد را بر اے اہتمام  
 سمورہ جہد با خستہ اِنَّا عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ طرفہ شاہ ہے کہ استیاز لند اند کون نعمائے  
 لَوْنِ لَوْنِ را در کام نفس انداختہ کُلُوا وَ شَرَبُوا عَلٰی اٰیٰتِهَا الذَّلٰلِیْنَ اینکہ در بیان آمد

همه اطوار اوست جل شانده ویر و زکرت نروحت بود امروز وحدت و زکرت است

در مقام خا و در جائے چو گل ۛ در مقامے سرکه در جائیت ل و لمو افه

به بزم جان که کس قیل و قال میدارد و زکرت بکلمه دل شور حال میدارد

یقین بدان و زکرت نیست زین همه اطوار هم او جواب کند هم سوال میدارد

آرے شوریدگان با ویر فراق و کما از غایت اضطراب بازین و آسمان سوا لها کرده اند

وا از نهایت بیچ و تاب با جنبیده و آرمیده غمناک پرسیده اند ۛ بمجنون ز سپهر در حکایت

باماه و ستاره در حکایت ۛ فی الحقیقه اوست ع گم بر صورت مجنون بر آمد ۛ

که از طمع عشق و طلب و اضطراب بر دل لعلے شان نمود اگر گشته ۛ می بردا حبیبیت

آن اعراف مرا ۛ ورنه کوا اهل بیت این صف مرا ۛ مؤید اوست و آسودگان جبریم

وصال و رسیدگان منظر جمال چون بخود بخود را بهیافتند و جوش انا الحق زدند

و عجیب مشکل و کشاینده عقده لاهل شدند بے تکلف بهوار است ع گم و کسوت

لیله فروشد ۛ و فی انفسکم افلا تبصرون و در بصیرت آمده شخصی را ویدیم

که تنها زومی باخت و دست راست با دست چپ مقابله نمود و کعبه تیر می انداخت

پس به بین که مات شوند و بازی برنده کسیت در یاب و ریاب ۛ همو محب همو محب

باز محبوب است ۛ مگر مگر که چنین جلوه بر عجب خوب است ۛ مردمان از بے استیانی

افہام این حال را نمی فهمند پری و دیو که بر آدمی می رسند کار فرامی میکنند و آن آدمی زیان  
 میبرد و دو تاثیر الهی و جلوه کل یوہوونی شأن را سکنند سُبْحَانَ ذی الْمَلٰٓئِکَ وَ الْمَلٰٓئِکَ  
 صاحب دے معنی این فقرہ کہ ذی الملک و الملکوت و مدح انسان منسوب ساختہ چنانچہ  
 فرمودہ است **اِنَّ شَعْنَهُ** این فراز و پستی و اماندین صفت کہ ہستی تو بودی عکس معبود  
 ملائک و ازان گشتی تو سجود ملائک و بود از ہر شئی پیش تو جانے و زود رستہ باتو رسیانے  
 ازان گشتند امرت را سخر و کزات ہر یکے دست مضمر و جان عقل و جان سرمایہ نش  
 زمین و آسمان پیرایہ تست و طبیعی تو حقودہ نہراست و اراومی برتر از حضور شمار است  
 و این تاج بر سر مبارک حضرت محمد مصطفیٰ منور و منجلی است **اَنَا الْحَمْدُ بِلَا مِیْمٍ وَمَنْ**  
**سَرَّ اَنِّیْ فَقَدْ سَرَّ اَیُّ النَّحْوِ** و گواہ شاہد حال اوست صلے اللہ علیہ وسلم و علی آلہ و صحابہ معین  
 آتا بعد میگویہ فقیر حقیر بکرکت اللہ کہ از مدتے اسولہ چند در خاطر جایافتہ بود و میا حان  
 وارد و صادر نیز ہستفہ احوال حقائق کہ معانی آن جز دل آگاہ نتواند فهمید و میان آورد و چون  
 از کرم کریم و لطف عیم جلوه بے یلوق و بے یسوع و دیو آمدہ بکلم الکلم **ع** توئی سر برآوردہ و حسین  
**ہم** ہم رنج و ہندہ و شفا ہم ہم درد و ہندہ و دوا ہم و دل با جوئے آن سبر از خستہ  
 درین چند اوراق یافتہ سوال و جواب نام ساختہ ساز ہر مقدمہ و پردہ ہر گفتگو را  
 بر منی سلوک کشیدہ و نوختہ **وَاللّٰهُ الْمَوْفِقُ وَالْمُعِیْنُ** سوال این گفتگو ہر قضایہ و مسئلہ

کہ مروان باخود ہاسکا برہ وازند کے سنی است وکے رخصتی دیگر خارجی یکے شیعہ و سر کے  
 بجائے میرود وازد لائل بطرفے را ہے میگردد واپنے صدق و رستی وراہ مستقیم است  
 سرکہ ام ازینہا محمول میتوان کرد جواب این عاجز بکتب عقائد و مذہب آگاہی ندارد  
 وگا ہے جز کشی نکردہ کہ ازان مجیب شود لیکن بوجہ کہ دل ازینا ز مندی حاصل کردہ و بران  
 مستقیم است نیت کہ سرچہا را یکبار ایاں بحضرت سرور سالار کونین صلی اللہ علیہ آلہ وسلم  
 آورد و سلمان شدند و ہمہ اوضاع و اطوار او و نحو ثبوت نمودند پس بیان از راہ انبیا فی  
 کمر ذات او صلی اللہ علیہ وسلم حکم فتاویٰ التَّسْوُل ہے ہے محبون پیش لیلی خود رافیت  
 پس چنین کسان اگر از میان روند عجیب مدار جزوار شود بے جزو المقصود صدق محمد مجرب نیت  
 از اصدق الکر کوئید و عدل محمد صورت گرفته از اعم خوانند و حیاے محمد تشخیص یافته از  
 عثمان مانند وجود و علم محمد و جلوہ آمدہ از اعلیٰ دانند پس فی الحقیقتہ اوست کہ بچہ صفت  
 نمودار گشتہ چرا کہ پیش ازین این سرچہا چنین نبودند تا آنکہ ایمان آوردند اکنون بدانکہ نفرت  
 کردن یکے ازینہا نفرت از دوست و نفرت او نفرت از خدا است و آن کفرست و دیگر شہ  
 صدق و عدل و حیا و علم ازین سرچہا صفت اگر یکے گزار می انسان نباشی سرکہ صدق  
 گزار و آدمی توان گفت اگر عدل را گزارید بیچ نیت و اگر حیا گزارد و اسے بزند کافی او و اگر  
 علم گزارد حیوان است و دیگر شہ صاحب دلان کہ ارشاد تصور و مراقبہ کردہ اند گوش و چشم

و بینی و دہان را بچهار کتاب و چهار نوشته خصوصاً بچهار بار کبار نسبت داده اند  
 باید دید کہ اگر در حالت شغل چشم را گزارد و کور دل است و گوش را گزارد و دل را  
 اگر ساختن است و دہان را گزارد شستن زبان دل گنگ کردن است و بینی موقوف  
 نمودن مشام دل را از ان ریاضین محروم داشتن است پس معلوم شد کہ چہ از راہ گفتگو  
 ظاہر کہ مذہب خواندہ چہ از راہ جستجوے باطن کہ مشرب نامند احکامے و اگر اسے  
 و محمدی گنجائی نمی یابد اصحابی کالنجیم یا یہو اقتدایم اھتدیتھو این یا گانان  
 ماہ اند کہ از آفتاب حقیقی خورشندگی یافتہ جستجویم ز کجا تا کجا را سہ یافتہ  
 جلوہ ہر ستارہ وزان ماسے یافتہ وصلو علیہ والہ واصحابہ اجمعین  
 علی از وہلی آمدہ سوال کرد کہ معنی این عبارت کہ قول حضرت علی است کرم اللہ وجہہ  
 بیان کن الاسلام بین الشیقین الذکر بین الذکرین الذنب بین  
 الذنبین ہر چند انکسار کردم رہائی نداد بضرورت بر قدر طاقت بہ جواب  
 ملتزم شدم الاسلام بین الشیقین اسلام یعنی سلامت بودن و آن غیر است  
 و تاکہ غیر است اسلام حقیقی نیست پس اسلام حقیقی میان دو تیغ است و مراد از دو تیغ  
 تعلق کونین است و حدیث ہم برین موید است کہ طالب دنیا و عقبے را مونث و مؤنث  
 افتد و آنکہ اسلام پاک یعنی حق را خواستہ این ہر دو را قطع کردہ اورا طالب



المولیٰ مذکور فرموده و این مرتبه را تجرید و تفرید خوانند الذکر بین الذکرین قول اہل کمال است  
 کہ ذکر اگر تا کہ نفی خویش و اثبات حق نکند ذکر اونی الحقیقہ درست نیست و بجائے نمیرساند  
 پس میان این دو ذکر کہ نفی خود و اثبات اوست ذکر عجب است کہ رفتہ رفتہ مذکور  
 میسازد چنین ذکر را آہ صد آہ سہ ما سہی تست با تو در پوست چہی نہ ترا حکایت اوست  
 الذنب بین الذنبتین بلید نیست کہ خود را نفی ساختن و اثبات حق نکردن بین  
 دو گناہ است مالک را گناہی است کہ هیچ کسیرہ برابری آن نتواند کرد و در ہر دو وصل منقطع  
 سہی خود و چہ خجالت کہ ام روز خرابم نمیکند المقصود معنی قول چنین کس کہ م اللہ وجہ  
 کہ است ز سرہ کہ در بیان آورد و چہ طاقت اوارا کہ با تفسار نشاید لیکن عجب ذہن خود  
 آنچه نوشتہ نوع مناسبے دارد و ازان الفاظ انیمعنی می خیزد و مطابق طور و مکان  
 را کہ از اعلیٰ تا ادنی متفق بر نفی خویش و اثبات حق اند و سالکان ازان مامور شدہ اند  
 تطبیقے دارد و اللہ یهدی الی سبیل الرشاد سوال معنی الذکر بین الذکرین  
 چہ باشد جواب آدمی از آدمی است و حیوان از حیوان آہوا از آہوشیہ از شیعہ جابے  
 نشنیدہ ام کہ از شیر و باہ و از روباہ شیر پیدا شود معنی نخست اگر دیگر آرزو است  
 با اہل علم پرس نے نے ترجمہ اش چنین است کہ اعیان ثابتہ با عالم مثال و بخورد و پیوند  
 گرفت ازان نتیجہ ہم رسید کہ انسان میگویند و اسرارے کہ دارد از سبب نادانی

محرم آن نیست مگر آنکه بر جی باصل خود کند و آنرا که باصل رسیده اند آنرا بشمار آید  
 را فهمیده اند و ارشاد نموده اند **خَلَقَ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ** و آدم را بر بنو نه خویش آفریم  
 این دلائل بر سر لایه میوید و موجودات صاحب دله بر همین معنی در جوش سستی فرموده  
 مادری و دارم که او جنت خداست و من ازان مادر ز نار آزاوده ام و لیکن چهل  
 بر خود لقب از خودس کردی و حیوان و گریاس کردی و سوال  
 شرح الناس باللباس بازگو جواب مدعا ظاهر است چه گویم و حقایق او  
 اینست انسان که نام گرفته بسبب لبس یعنی خلقت و تعیین که در گنجائی یافته و نهان  
 شده و گرنه در اصل حق است در باللباس با سببیه توان گفت  
 اگر تجلی خاص خواهی صورت انسان ببین و شخص را بشناس کو هم اول و هم آخر است  
 لمؤلفه بنام آنکه از سر مذرب و کیش و لباس تازه دارد و در بخویش و نهان بر پرده  
 در پرده عیان شد و بزیو و عمر نماید و جهان شد لمؤلفه هایدون فطره ام که جوهر ام  
 و صغیر میدانی که از خم خانه سیر کرده ام در کشور مینا و سوال حضرت  
 ابراهیم او هم با چند اولیا بر کوه نشسته بودند تو را الله رؤیاهم و گفت  
 که ولی که میگویند فرمود که اگر کوه را گوید که روان شو روان شود و همدین کوه از جا  
 بجنبید و روان شد فرمود که بر جا باش من بر تو مثل منی نم حکم میکنم آخر کوه بر جا

این یافته نمی شود بیان کن هر چند از کرامت اولیا بعید نیست لیکن وسیله بسیار  
 تأفیه شود آدمی ضعیف را کجا طاقت که کوه بشکوه را جنبش دهد جواب آنجا که وجود  
 است امکان جزو هم و خیال پیش نیست پس و هم و خیال را دور ساختن چه قدر کار است  
 این فرقه که عین ذات انزلیکن در نظر ایشان وجودی ندارد و اگر وار و از آن ایشان است  
 چنانچه قول حضرت جنید است علیه الرحمة که تمام عالم بنده من است و آفتاب را هفت  
 پاس باز داشتن از غروب که مشهور از شاه شرف بوعلی قلندر است رحمه الله علیه از همین قبیل  
 بایه نمید و این فرد فرموده است که گرشه دست و در وصل تواز غایت شوق \*  
 تا قیامت نشود صبح دیدن ندیم و تیشیلش نو خیال را صورت بستن و نشان دادن  
 و دور ساختن و آفتاب حاضر و غائب کردن چنانچه در هر شبه میگوید است همچنان ممکن است  
 پیش رسیدگان نوات است که گفتیم چه بود عالم و آدم گفتا که فانوس خیالی و چراغ خودی  
 سوال اهل کمال میگویند که همه حق است غیر نیست و این فرد هم مشهور بر همین  
 است که که نیز ارم از ان گفته خدائی که تو داری چه هر لحظه مرا تازه خدائی دیگر است \*  
 و در خصوص هم فرموده است الحق محسوس و الخلق محقول این نمیده نمیشود و اگر بیان  
 واقع است من چرا خود را غیر می یابم و اگر آن اقوال را غلط گویم پس چنین کسان غلطی  
 کردن که است زهره باید که در شرح آری جواب این چنین جلوه را شامه کردن



بچه گفت که چه طور شیرم گفتم بیا همراه من پس بر در لب آب دریا و اینجا برابر استاده  
 کرده عکس او و عکس خود آب بنمود و گفت بشناس که من و تو یک شکل و صورتی چون دید  
 بشناخت و راه صحرا گرفت و شیر شد شیر بیدار شد و تجرد بوده گردن فراز و گردن شیر  
 نه زین و نه لجام انداختی چه پس بدان که فی الواقع شیر بود و اندایند گروهم او  
 میش ساخت بود و آنهم درست است اگر چه نادر است من فهم فهم نه بر غلط فهم که هم  
 و پندار را بد گفتم و هم نعمت است عظمی که دوئی ثابت کرده قول فاحشیت از اعرف را  
 سرانجام داده و بر بجان و اضطراب کشیده رنگها افزوده چنانچه در زینت لاروم  
 مندرج است هر که دوئی را ندانست یگانگی را شناخت اگر چه معنی این قول دیگر است اینجا  
 موافق مذکور باید فهمید و فی الواقع اگر دوئی نمی بود این شور و اضطراب نمودار نمی گشت صحرانوردی  
 و دشت پیمانی که میگرد و کوه بخدا مجنون آباد نمی باشد و بر بے ستون نشسته فرماید شیر  
 بر همین حال حضرت شبلی علیه الرحمة فرموده **اللَّهُمَّ احْشُرْنِي عَمِيانًا** که در آن وقت هم اضطراب  
 و اشتیاق باقی باشد فافهم حیف صدحیف که این حرمان زده نفس گم کرده که حرف  
 این عبارت است نه شور و جوار و نه جلوه و وصل از سر و محروم است عکند و دوزخ  
 نه نمل بهشت بلکه این وسیله که همواره نقال سخنان بزرگان و حاکی قول صاحبان  
 میباشد البته بجای خواهد رسید و بجای خواهد پیوست انشاء الله تعالی

نَعْرِضُكَ وَمَلِكُكَ مِنْ شَيْءٍ كَيْدٍ وَخَيْرُكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ سَوَالُ  
 الْعِلْمِ حِجَابٌ أَكْبَرُ عِلْمٍ رَاحٍ طُورُ حِجَابٍ بَايَ كَفْتِ بَرْكَ فَرْسُودِ عِ كَبِ عِلْمِ تَوَانِ  
 خَدَارِ شَنَاخْتِ ۛ وَنِزِ مَقْدِمِ مِتَاخِرِ مِ تَايِنِ زِيَانِ بَرْكَ طَلَبِ عِلْمِ كَرْدِيدِ وَنِدِ مِ كَرْدِيدِ  
 وَحَدِيثِ هِمِ وَارِثِ هِ كِهْ أَطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ بِالصَّيْنِ جَوَابِ مَعْنَى أَحَادِيثِ  
 بَعْ ثَمَانِ نَزُولِ وَرِیَاقَةِ نِشِو دَنَیَایِ كِهْ اِیْنِ حَدِیْثِ بَر حَالِ مَبْتَدِیَانِ بَاشَدِ لَكِنِ مَفْهُومِ الْعِلْمِ  
 حِجَابِ اكْبَرِ نَزْدِ عَارِفِ بَرِیْنِ نَوْعِ اسْتِ كِهْ عِلْمِ وَرِیَاقَةِ دَانِشْنِ رَا سِیْ كُونِیْدِ وَ دَانِشْتِ  
 تَامِ غُلِّ وَ سَدِ رَاهِ اسْتِ اِیْنِ جَا فَا فِی الْفَنَامِیْ بَا یَدِ اِگَر كُوْنِیْ كَمَالِ كَمَالِ اَوَلِیَا هِمِ دَانِشْتِ وَ نِشْتِ بُوْدِ  
 بَشَرِ اَنَّمَا عَلَیْهِ هُوَ الْخَمْتُ بَر تَبِیْ نِطْقِ وَ بَعْ سِیْمِ وَ بَعْ سِیْرِ سَعِیْدِ بُوْدِ  
 كَوَا یَدِ شَنَا وَ بِنَا حَقِ بُوْدِ اِشَانِ بُوْدِ تَا فَرْسُودِ نَدِ كِهْ اسْمِ كَاسِ اَلْعَظَمِ مِ اِزِیْنِ رَاهِ مَعْلُومِ  
 شَدِ كِهْ عِلْمِ حِجَابِ اكْبَرِ اسْتِ یَا لَیْتِ رَبُّ مُحَمَّدٍ كَوْنِیْ خَلْقِ مُحَمَّدٍ كَسِ اَدْرِیْنِ بَزْمِ  
 سَاغَرِ دِهَنْدِ كِهْ دَارِوِیْ بِهوشِشِ دَر دِهَنْدِ عِ چُو كَشْتِ مَسْتِ اَلْاِیْقُلِ نَقْلَانِ بِهَرِ كَشَاوِ  
 یَعْنِیْ اَوَلَادِ اسْتِ اَوِ بِرِیْدِ اِنْدِ عِدَا اَزَانِ دَانِشْ مِ لَدَا اَعْلَمَا عِیْ نَجْدِ عِلْمِ حَقِ دَر عِلْمِ  
 صَوْنِیْ كَمِ شُوْدِ اِیْنِ خُصْ كِهْ اَبُو هَرِ مَدِ شُوْدِ چُو شَخْصِ سَوَالِ كَرْدِ كِهْ دَر حَالِ سِرِ وَ شَوْقِ  
 وَ بَعْ اَخْتِیَارِ مِیْ غَالِبِ مِیْ شُوْدِ اِگَر نَبِ كَنْدِ دَر جُكْرِ خُونِ پِیَا سِیَا زِدِ اِگَر اَطْلَا كَنْدِ حِجَابِ عِلْمِ  
 كِهْ بَعْضِ جَا جَمْعِ مَخَافَانِ بِهَمِ سِرِ سِدِ سَدِ رَاهِ مِگَرِ وِجِیَا یَدِ كَرْدِ جَوَابِ اَنجَا كَرْمِ شَرِ

حجاب را گنجائی نیست ع پخته مغز ان جنون را کے حیا زنجیر پاست و فی الواقع  
 در ابتدا رخال و شروع شوق خطره امتیاز نمودار میشود و هر جا که من و یا بهم باز  
 رسیدیم و از بیم بداندیش لب خویش گزیدیم و بے واسطه گوش و زبان  
 از طرف چشم بسیار سخن بود که گفتیم و شنیدیم و پس اگر آشناست چار و بحر  
 بخود می غوطه زند که در جگر خون است و نه حجاب هم نشینان زبون و ده و ده  
 چنان در خود فرو رفته که هر دم و جنون پر شد و یوانه من و نه خبر حال بجایی  
 می ماند و نه اثر شوق و بے شوقی نمودار میگردد و صفائی مضرت دیگر سوال کرد  
 که در حالت شغل سالک چون در خود آید گاه صورت نسا گاه شکل امر و اوران و اور  
 میگردد و این محمود است یا مذموم جواب باید دید که از دیدن آن اشکال دل اگر  
 بجانب عرفان می رود و محمود است که رایت ربی بصورته الامار و بصورته النساء  
 بیان اوست و اگر خیالات شیطانی سر بر میکند مذموم توان گفت لیکن صورت خود  
 دیدن از آنها بهتر است نه نفعی هر چه بنماید همیشه و نیست و یعنی هر چه در خود  
 می آید و بقلای ندارد و پس چه حاصل مرد باید که صاف رود و بلوغه ازین الوان بگذشت  
 ز قمار مردان پیچ است در این حال سالک نه خلل عظیم است ازین تعیین بر آمدن دشوار  
 اکثر کسان و نظر آمده اند که باین اشکال گرفتار و از کار صلی بیکار شهید اشد است تا عکس هستی

تو نماید در آئینه چه معبود تو خیال تو باشد سر آئینه چه بعضی کسان را باین مرتبه شکل ساز  
 ظاهر و باطن پیدا گشته که خود را همان شکل متشکل یافته و لباس وزیر و زنان و آنچه لوازم  
 آنهاست پوشیده و از مقصود باز مانند اگر مردی کند و ازین خلل برآید جلو طالب کمال  
 نکرده و باینده سوال **حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَىٰ تَفْسِيرُ** آن مفسران  
 فرموده اند اهل باطن چه میگویند **جواب** صلوٰة وسطی نزدیک سالکان نماز قلب است  
 که از اصل صلوٰة داعی خوانند در اکل و شرب و خواب و بیداری و همه حال جاریست  
**وَلَا يَنَامُ قَلْبِي** مویداوست آیه کریمه **الَّذِينَ فُضِّلُوا بِقُرْبَىٰ وَدَأْمُونَ** صلوٰة و  
 کارزار نیست و نماز داعی از عارفانست و سوال نماز جماعت را ناکید است و اگر کسی  
**مَعَ الرَّاكِعِينَ** و نیز در حدیثات و کتب فقهیهاست که یک نماز جماعت بهتر از بیست و  
 نماز تنهاست این را در مقدمه سلوک چه باید گفت **جواب** حواس را گرد آور و درون و تفریق را خن  
 جماعتی است عجیب از ان جماعت ظاهری که دل و انتشار و حواس بے اختیار است  
 باید دانست که آدمی را پنج چیز مرکب میگویند چنانچه در کتب شغل مطهر است و بمجموعه قادیان  
 عالمی ماسور آتش و باد و آب و خاک و هوا و ازین پنج هر یک پنج چیز توابعان دارد  
 که جمله اصل و فرع هر پنج نیست پنج میشوند اگر این همه تفریق شده بر کوع و وجود آید نماز جماعت  
 انجام باید چنانچه مطلع هند و می ازین فقیر است **جواب** بس کیچه پنج یکمست



تب زوری چیم که مارک ملین بهانوتی ایس و نیز خضوع متن و حضور دل و شهود جان  
 در میان است اکثر فقیران ناز جماعت و ژبها با عالم ارواح میگزارد و این هم شده است و میشود  
 که در مقام نبی و حاضر اند و در بیت الله آمده هم کجاست داخل میشوند الحال یاران انصاف  
 کنند و هر حالتی از اینها که نوشته شده پسندیده باشد و ترجمه و آنرا کلام الله تعالی  
 ثبت نمایند **سوالی** کرد که خلق آدم علی صلی الله علیه و آله چه معنی دارد حق تعالی  
 بیچون و بیچگون است و آدم بیچون و چگون نمودار است چه طور این مقدمه است **آیه جواب**  
 سوالی که کردی در اصل غلط است که از تنزیه سائل شدن و جواب از تشبیه محاسن  
 مناسبته ندارد نه آیه بیچون و تعیین میگردد مضائقه نیست **نقل** روزی  
 فاعجب روزی که نه روزی و نه شبی برف را گفت که تو آب هستی بجز و شماع این  
 سخن سرفروماند چرا که لذت بیدار نگانی و گرم ولی ندیده بود **جواب** پیروا خست همدرین تاب  
 آفتاب عشق ناکر الله المتقده التي تطلع علی الافئدة و خشنگی کرده دل بسگی او را  
 گذارشی و او یافت آنچه یافت و دید آنچه دید آری هر که مانند حباب از قیود خود است  
 بے تکلف صاف میگویم که دریا میشود و اسم الله جامع جمیع صفات  
 و مقام تعیین و از احدیت که تنزیه محض است چهارم مرتبه فروتر این مقام که در اینجا با اسم الله  
 موسوم شده این را وحدانیت می نامند و انسان هم جامع جمیع صفات است بالقوة اگر

خود را بشکافد و آثره طلب و عرفان بر سرساند با فعل هم باید آنچه که هست چنانچه بریدگان  
 سبحانی با اعظم شانی تا بانا الحق گفته اند چرا که هر مرتبه که تو خواهی علو و رفو و وحدت مملوست  
 و در بر هم که پیرو جوان خور و کلان هند و مسلمان است عزیز این انسان سایه آن شخصیت  
 که وحدانیت نام دارد عارفی فرموده علیه الرحمة بهشتی صحن گشته خانه امروزه مگر خوبان  
 گزیر بام کردند پس لازم که آنچه در اصل باشد در فرع غنیز نو پار گردد و در خربش و حرکت  
 که در شخص است در سایه نیز پیدا و بیدار است و کارکنان و جانبازان ازین سایه گزشته به اصل  
 قرار گرفته و جوش ع من خدایم من خدایم من خدا بزرده بلکه ازین هم فرشته ذات محض شدند  
 رفت ز سحر و یک جلوه صفات بشره آنکه همان ذات بود باز همان ذات شد  
 که در آن مقام تعیین را گنجائی نیست ع انجا اگر آله گویم قاصیریم آنها که سر سجده  
 وحدت فرو کنند و گریاد و دست سینه خراشد وضو کنند زیاده ازین گفتن طاقت نیست  
 ع کسی که الگین پرت پنائی به سوال جلوه محیی صلی الله علیه و سلم کولاً لفلک  
 خَلَقْتُ الْاَفْلاَکَ وَالْاَکْثَھْمُ الرُّبُوبِیَّةُ نعت اوست و آخر چون ظهور کرده بلیت  
 که اول نمودار میشد بعد از آن و اگر انبیاء علیهم السلام جواب مصوری که تصویر  
 بسیار و چندان تصویر با یکشد چون تصویر مقصود میرسد پس میکند ازین راه خائیت انابت  
 شده چنانچه کاتب که شوق میکند و متی که حرف صاف می برآید ختم شوق میکند بنی نبراز

که پارچه می فروشد اول چند تمان گزی می برد و آخر کار تمان قیمتی می نماید اگر اول آن قیمتی  
 نمودار کند اعتباری و وقار بی پیش خریداران نیاید و این همه دیر آمد و محض انتظار نبی  
 مشتاقان جمال اوست صلی الله علیه و سلم خلوت آسب و حنمت آسب که از خلوت خان  
 بر طامی آید اول پیشکاران و توابعان و عمده داران و ارکان دولت می برآیند بعد از آن  
 خود خزان می شود پس موجب ظهور آخرت او نیست و اگر نه سرگود اولیت و شست  
 که کُنْتُ نَبِيًّا وَاَدْمَرْتُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطَّيْنِ تو حاصل وجود آدمی از نخست به در گریه  
 موجود شد فریاد است چه سوال انبیا علیهم السلام و اولیا علیهم الرحمة که خاصان درگاه  
 و مقربان اله بودند چرا ذلت و پریشانی بریشان رسید بایست که بخوبی شد جواب آیه کریمه  
 است وَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىٰ فَاِنْ الْبَغْيَةَ هِيَ الْمَادَىٰ پس هر که نمی کند نفس را از هوا  
 و حرص که مِنْكُمْ مَزِينٌ يُدْأِ الْخِرَافَةَ یقین که درین دنیا انتشار و پراگنده حال ماند و هر که  
 موافقت نفس کند که مِنْكُمْ مَزِينٌ يُدْأِ الدُّنْيَا است لازم و الزم ظاهر حال او معمول شود  
 باشد و بران حال کلام قدسی بنویسد که اَنَا عِنْدَ الْمُسْكِرِ الْقُلُوبِ الرَّجُلِ وَنَزِ  
 حدیث هم گواه است اَجِيعُوا اَبْطَانَكُمْ وَاَلْهَامُوا اَبْنَادَكُمْ وَاَعْرِضُوا اَجْسَالَكُمْ  
 تَرَوْنَ اللَّهَ عَيَانًا عَيَانًا هَسْ ع و لا بسوز که سوز تو کار با بکند به نیست  
 موجب دولت بافتن صادق درین دار فانی و فرود گیرانست که آنجا عشق و طایب

خاکساری و خرابی زوم و لازم آمد **۷** تو مشوقی ترا با غم چه کار است **۸** غم عاشق مرا غم  
 ساز و است **۹** **۱۰** چشم شعله در تن زد که اولهاے ناز است این **۱۱** سر ای سو ختم من هم  
 که آغاز نیاز است این **۱۲** اینجا شبه سر میکشد که دولت خرابی بر حال مبتدیان است **۱۳** و چنین کسے  
 که گویند من ترائی فقد رآی الحق و انا الحمد **۱۴** بلا میم است پس چرا بے حلاوت  
 باشد اسغیر زگر نشیده که **۱۵** گمے بر طارم اعلیٰ شینم **۱۶** گمے بر شیت پائے خود  
 بنیم **۱۷** گاه بود که **۱۸** دیر سیزین سیز و پیر **۱۹** که اے زن درد عا یا ادم آورد و تو که  
 سیدی لمی مع الله وقت لا یسعی فیہ ملک مقرب **۲۰** و لا کنی مرسلا  
 الحال تفصیل نوشتن را دست بر باید میدانند هر که میدانند در مذکره الاولیا مانند برج است  
 که حضرت بازید بطامی علیه الرحمة و حالات مکرر دریا عبور کرد که پائے هم تر نشد و بر حوض  
 وضو میساخت و پائے نغزید و در حوض بنیاد شخصی بنزد و رسید و بر آورد و اگر زسیک  
 و بر ملاکت بیج باقی نماند بود من فهمم سوال **۲۱** خطرات که در ناز و دیگر اوقات و عبادات  
 می آیند این را چه علاج جواب صاحب دلائل علاج آن در رساله های خود نوشته اند  
 و در خطرات از بسیار ذکر و قوت حلال و از اکولات خشک و نرم است لیکن مولوی محمد  
 علیه الرحمة چنین فرموده **۲۲** پوزنبد و سوسه عشق است و بس **۲۳** و زنه کے دوسرا  
 بسته است کس **۲۴** و زنه کیے از عارفان دیده شد که آومی مثال آنست ازین راه عکس

سرشته در نمودار است لیکن دیده پاک با شکل مقصود در نظر دارد هر چند قبله نما هر سو میگرد  
 فاما انتقامت او بسوی مطلوب است نه غلط رفتن که خطرات گفتم و علاج نوشتن  
 کمیت خطر و کجاست و کس از غریب بنوع انسان مرتبه جامعیت دارد چنانچه تفصیل  
 آن بالا کتاب نوشته از علوی تا سفلی هر چه تعینات است که از اخطرات خمس نامند  
 همه درو منبج پس هر چه در اول او پیدا میشود خالی از این مقامات نیست آگاه دلازرا  
 تا شاست مخالفت گنجائی نمی یابد هر چه ظاهر و باطن نمودار است بر تو حلال و جمال آشکار است  
 آری کاسنی تلخ از بوستان است بزرگ فرموده که در حال برون و درون جلوه نمودن  
 نام می بینم گاهی بصفت قمار و جبار مضول قابض صورت میگیرد و گاه بصفت  
 رحمن و رحیم غفور و رزاق و عزیز ملمس میشود پس کیت که از او گریزم و علاج نمایم ظاهر همین  
 معنی که گفته عاقل مقام و جا بهشتا و جای کجا مقید نیستیم یا اگر هر جایی آئینده هم شک نیستیم  
 سوال در کتب سلف دیده شد که فلان بزرگ در طرقت العین ختم مقام و مصحف میکرد  
 و نیز جائی دیده که بزرگ وقت سواری بر رکاب پاسبان نهاد و تا بخانه زین رسید  
 ختم قرآن میفرمود و جامن این فهمیده نمیشود جواب معنی این سخن فغان در روشن لان  
 کشوف است اگر در تحریر آید تطویل می انجامد لیکن تیشل شنبو بکم الحجاز قنطرة الحقیقة  
 عصائے است گره دار که سی گره دار دیگر مختلف صور ضعیف ظاهر هر گره عبور کردن

بدشواری میسر می آید و آدمی مجبور و دین همه را در یک لحظه می بیند من فتم فتم بشنوم و دنیا شجره  
 حتم می بیند مفصل را در مجمل آری سیر معنی دیگر است و سیر الفاظ دیگر تا کجا نویسم که این بیان  
 حد ندارد و وقتی که از خود بر آید آن زمان این جام با و معرفت پیاپی میسرین نقل عجب  
 یاد آمد روزی ازین کار بقیه از روزگار گزرم و راز بازار افتاد برنج دیدم که بقال در سبد  
 نهاده می فروخت صاف و سپید و بو خوش داشت گفتم که این صفا و لطافت  
 و نظافت از کجا یافته گفت یک چند بر سر بزرگایه باب و هوا سرور و دشت ناگاه و دوزخ  
 و روزها در بوت ریاضت سخت و خشک ساختند بعد از آن بچوب دشت چندان لکد کوه  
 و آوند که از پوست بر آدم و سر ایام غرضم بر نیم خام و درین دکان افتاده و بے سر انجام  
 و سر حال نگذاختم که که نپزد و کدام وقت گزارشی و هند تا با شاه هم طبق شوم آه صد آه  
 بکار و ختم شعله چون کند تقصیر و نخواهد است مگر سر نوشت و انعام لطیفه ناوار از زبانه الارواح  
 و درین باب یاد آمد خواستند که شناخته شوی اول گفتند که گداخته شوی نه نه  
 و در طمع عشق جز نکو رانک نشند و لاغر صفتان و زشت خوارانک نشند و گر عاشق صادق  
 و کشتن مگر ز بهر وار بود و سرانچه او رانک نشند به کار هر کس نیست که درین دیار بار بار میل  
 در جوش و زبان خموش و یاد فردا و آدمی فراموش و از سهوش بهوش و سرور و بلانوشا  
 نوش آنگاه یار آید و آغوش دلاکبوش و خود را زود فروش و این هستی موسوم را بپوش

و هر دے خروش تابوش رسی اسے بیوش سوال معنی این فرد چه باید گفت  
 که دام ماه جبین دوش محفل آرا بود که شمع از در فانوس در تابا بود چه جواب  
 مضمون آن نبوت زینده است بحکم حدیث الْإِنْسَانُ مِنْ نُفُوسٍ وَأَنَا مِنْ نُفُوسِ اللَّهِ  
 پس باید دید که آن نور شمع در فانوس تنزیه از بصائر عوام مخفی است نگران آن ماه جبین محفل  
 آراے کثرت است که لَوْلَاكَ وَأَظْهَرْتُ السُّبُوتَ بَيِّنَةً وَكَأَنَّ  
 يَطْلُبُونَ رِضَائِي وَأَنَا أَطْلُبُ رِضَاكَ يَا مُحَمَّدٌ خَطَابُ بَرٍّ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 دیگر دشنبو چه حق آئینه خلق است که اهل بصیرت نگران آن جلوه بحکم فَادْكُرُونِي  
 سَالِمًا وَحَيِّتْ مَانِدَةً وَازْخُورْ فَمِنْ رَأْسِهِ فَاخَانِدَ مَنْ عَرَفَ اللَّهَ كَلَّ لِسَانَهُ  
 بیان اوست و بوجه خلق آئینه حق است بحکم لطیفه نزهة الارواح که اورا نظیر است  
 بَاتُوا وَلَا تَذْكُرْهُ إِلَّا بَصَارًا وَهُوَ يُدْرِكُ إِلَّا بَصَارًا وَتَفَحَّتْ فِيهِ مِنْ سُبْحَانِهِ  
 این را مشرب بقا خوانند که مَنْ عَرَفَ اللَّهَ حَالَ لِسَانِهِ شَرَحَ أَوْسْتَ وَلَيْسَ فِي  
 حَبِيبِي سِوَا اللَّهِ وَاسْمِي كَاسْمِهَا الْأَعْظَمِ و لیلے است ناطق پس آنجا که حسن حقیقی  
 و مرتبه جمیع که اهل تفرقه از ان آگاهی ندارند متوجه بآئینه باشد و محفل آرائی او شبته  
 نیست ع پر بهر چه تم جیتی موتن مبارک بجگ موتن جیتی و در فر دیگر هم هست  
 لیکن از ادب گفتن نمیتواند من نعم فهم کاشفی علیه الرحمة فرموده ع بجز الله نیم درود

مشرب به گوی برب نکر دم جام مشرب به قوس از جلال اسیر طر معنی دارد  
 چو مخنون رام آبادی نگرده بیابان گرد شوق سرکش ما بهیمنی مخنون هر چند صحرانوردی  
 میگرد لیکن اورام آبادی و تعین بود که بسو شهر الی خاطر نگران داشت و دلم را قنوت  
 که بتزیه افتاده که بیچ تعین ندارد بحکم فی منون بالغیب سوال بزرگ فرموده  
 که بیزارم ازان خدا که در گد و خوک نباشد دیگر گفته بیزارم ازان خدا که  
 در گد و خوک باشد پس ازین اختلاف ترود خاطر شده جواب آنکفی کرده رنده داتا  
 مستغرق تنزیه است و آنکه اثبات کرده سیاح صفات است که ذات را در صفات می بیند  
 تنزیه در تشبیه دریا را در موج فی الواقع پر تو آفتاب بر هر گلشن گلشن درخشان است و آنکه تیر و  
 او نگران است از پر تو او خبر ندارد سوال الصوفی لا مذ هب که چه باشد  
 جواب اینکه اهل ظاهر میگویند که صوفی رانفی مذ هب است یعنی لا و اینهمه غلط است بلکه  
 عیب صوفی است چرا که صوفی آنرا میگویند که بصفاریده هیچ که رو غیر در دل و دیده او با  
 نامه الصوفی سیمی صوفیا لایته صاف عن کدورات البشریت و الغیبت  
 پس معنی آنست که جاے زقار نامه و عین گشته و این و لفظ لاندب له پیداست فافهم  
 رباعی صوفی شده نیست مذ هب نیست و بادوست ریده را اگر مطلب نیست  
 رب رب شد رب را رب نیست و جانے که بود شمس در انجا شب نیست سوال فی



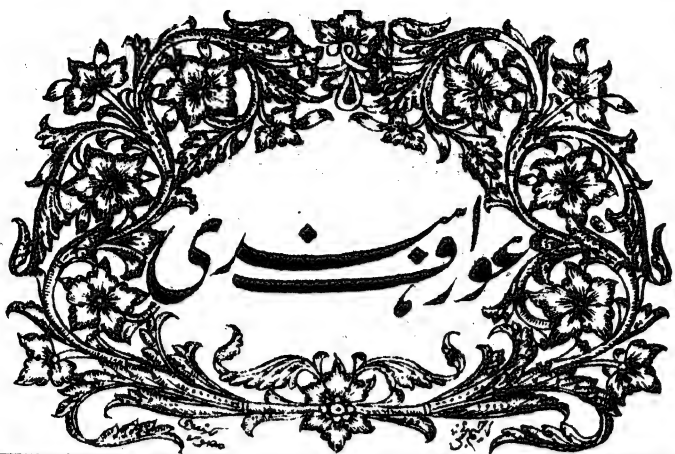
برود نوع است یکے آنکه خود را میداند و دیگرے خود را نمی شناسد این یافتن نمی شود  
 جواب مثلاً و طفل از خاندان شریف اندیکے اطلاع دارد که من از فلاغم و دوی  
 نمی فهمد که کیستم اگر چه هست و دیگر شنوا انسان را باید دید که در مرتبه جامعیت یکم نفخت فی  
 مِنْ رُوحِي وَنَحْنُ اقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ همه عموماً اند لیکن آنکه حالات بالقوة  
 بالفعل آورده خود را شناخته است و دیگرے در نیامده شناخته اگر چه هست نه آنکه میداند  
 مرتبه ایجاب است که تنزیه را با تشبیه یافته و آنکه نداند مرتبه سلب است  
 بدل گفتیم که از سلب خبر جو بدول آتجارت و ادبم شب شد -

## الحسب

تو مبارک الهی کاپی نویسنده کن یا شریف







بسم الله الرحمن الرحيم

بالا تراز سیاهی رنگ و گر نباشد - وصف نور ذات میکند  
که سیاه است و همه انوار و تجلیات فرع اوست چنانچه در گلشن با گوید

سیاهی گردانی نور ذات است | بتاریکی درون آب حیات است

النور فی الاسود ساجن ساجن ره طرے چھوٹے پڑے  
بسیہ آئے ع کہ در سدره جبریل از و باز ماند ۵

وقت ز مسعود یک جملہ صفات بشر | آنکہ همان ذات بود با زبان افشید

لی مع الله وقت لا یسعی فی ملک مقرب ولا یفئ  
مُرسل - لغت اوست صلے الله علیہ وسلم

و علی آله و اصحابه و از واجبه جمیعین اما بعد میگویید فقیر حقیر برگشت الله و ایس حسینی  
 الواسطی البلگرامی که از مدینه در راه جبراه استقامت دارد اکثر امثال هندی از  
 زبان عوام می شنید و در پی معانی آن میدوید چون دید که رموزات معارف  
 و اشارات حقایق از انما می شوند پدید پس شرح آن امثال موافق مذهب  
 و حال نموده درین مختصر گنجایید و این چپ رسط از ابن کوشید که مستمعان  
 بر غلط نروند بلکه ازین راه ره بحقیقت برند اگر چه بر صاحب دلان و ابل عرفان  
 بیان این نماند نمودن بحقیقت حاصل است اما برای مجاز دانان که جز بهستی  
 موهوم در نظر شان پیدا نیست تشریح داده و این خود هویدا است که کسی  
 سوند ها تو کو بره کو تهر و سا بچه کے مر کے کون کیا لے روئیے  
 یعنی کسی که محروم ابدی و مرده دل سرمدی است با وی اظهار این حال تا کجا  
 باید کرد لیکن شاید که از معنی مثلی فضلی و کسلی و در سازند و به اذواق علوی پردازند  
 و خیالات نسبی و اضافی در بازند و ندانند که کچھ می کھائے دل بھلائے  
 یعنی بر گرفتار راضی باشند و بگردار در نروند اسے عزیز از زبان نابو بدان  
 تفاوت بسیار است و از بیان تابع رفان منازل بشمارے علم ہی  
 سر بسوئل است و قال نہ از کیفیت حاصل نہ حال پس باید که گرانید

و بر آینه یعنی هستی موهوم را بزوانند نیازمند چون اکثر اوقات گوشه  
 اختیار کرده و خیال ملاقات از سر نوره از خوف آنکه تنهائی دیوانگی انگیزد  
 و سودا آور دازین راه کاغذ را بحد خود ساخته و قلم را محرم پرداخته و مری  
 که چنین نرالی طاهر سخنان فوق موجودان درین اوراق باخته  
 اگرچه این بیچاره را چپا را که او نط بوڑے بھیر مٹھاہ لیہ - مصرع  
 ہمہ سرور نقاب ماعرفناک بہ نہان را عیان گمارد و لابیان اور بیان آورد  
 و بے نشان را در نشان سپارد و فاماچہ کند کہ تعبیر عیس فی الدنیا فی الدنیا  
 ان بے نشان و نہان و لابیان بے تکلف عیان و در نشان و بیان است  
 کہ مع نقاب چہ ہندار و بخار و لکش ما پس بہ ضرورت قلم را دو انہیہ  
 و بعوار و ہنسی نامید سوال اگر کسی گوید کہ نہان عیان ست  
 و لابیان در بیان پس عیان را بیان چیست جواب ۵

خود گوید و از خود ز خود می شنود و از ما و شما بہانہ بر ساخته اند مصرع

ہمہ بیندہ ہم دید است و دیدار بہ دیگرے در میان نہ لایحی تشکر ملک  
 انت کما انت علی انفسک المقصود توقع از خوانندگان آن دارد  
 کہ سہو رفتہ و خطائے گفتہ را بہ اصلاحی کوشند و بذیل کرم بشنود

ونداند که با عبارت ادنی معانی اعلیٰ را مناسب نموده و ادب از دست  
 رفته و با ستم پیش نهان کنیا و هنیا موج کی تانست یا آنکه  
 نئی چکنیان اندمی کا پچلیل بدعتو و اختراعی کرده معانی لطیف را  
 با عبارت کثیف در نوردیده بلکه گفت و گوئے عاشقان کار رب  
 یوشش عشق است نه ترک ادب ۴ اے عزیز هر دنی که در نظرت  
 می آید اگر بیدیده تحقیق نگری علواست که ع هروری سلیمانی است هر حقیت  
 حقائق ۵ کس را بچشم حقارت بمین ۴ که او نیز در بار که متهرست  
 دلا تو کجا میروی ع فکر هر کس بقدر مهبت اوست ۴ با کار خود محفوظ باش  
 دور یا خود ملحوظ تا محفوظ گردی ۵ اگر ابله مشک را گندیده گفت  
 تو مجموع باش او پر اگندیده گفت ۴ الی چون برکات خود موسوم  
 کردی بسنات خطیات منسوب گردان و هر سکنا و حرکاتش  
 بخویش پے خویش جاری و ساری گردان تا این نمود و نام نمود و گرد و  
 و نام نمود و نام نمود آید تغزین تشاع و تذلل من تشاع بیدک الخیر  
 انک علی کل شیء قدیر ملولفه ۵

یک چند سطر نوشتم از خط سیاه      فی الحمد و فی النعت و وصف صحابه

دانی بے یقین کہ ہر روز و عرفان

از مانشدہ شدہ برکات اللہ

کا ہو بہا پیاری کا ہو پتہ اسم اشارت باین امثال میکند  
کہ اگرچہ خرافات است اما صاحب ہوش را ترجمہ ذات و ہر نادان  
خزائنات

گلویند از سر بار چہ حرفی

کزان پند بی نگیر و صا ہوش

و گر صد با حکمت پیش نادان

بخوانی آیدش باریچہ در گوش

دیگر نشو ممکن کہ مقام سراب است نوشیدگان بادہ عرفان را شراب است  
چشم ظاہر بین از و خراب آرے منکم من یزید الدنیا و منکم من  
یزید الاخرۃ ولی کی دلوالی مٹھ چکنیان پیٹ خالی اشارت  
بہ ساکنان وحدت است کہ روے شان از نور منور است و باطن  
شان از ماسوے مبرا کپڑے پھاٹے کیا و یکو گھر ولی آئے  
این ہر دو مثل از یک قبیلہ است یعنی شاہ است بکسوت گدا سو سیالی  
ایک مت پر توے عقل کل بیان میکند کہ ہمہ خرد مندان و خرد عالم  
فیض یاب ازوے اند نولاکھ کا پور و ایک و وار الطرق الی اللہ  
بعد دافاس الخلاق اگرچہ معنی این قول دیگر است لیکن اینجا موافق

مثل معمول نموده شده پس باید دانست که مذاهب متضاد که در عالم  
پیدا است هر چند با یکدیگر مختلف الطریق است اما مرجع همه کسان اوست  
جل جلاله ۵

|                                 |                                  |
|---------------------------------|----------------------------------|
| عالم خراب فتنه یک جلوه پیش نیست | بهر کس که هست چشم براه غبار اوست |
| هم در طلب تو خرقه پوشان +       | هم در هوس تو با ده نشان          |
| ترسا که زند همیشه ناقوس         | چوبک زن تو شده بناموس            |
| چندین که نهان و آشکار اند       | این گفت و گوے با تو دارند        |

جوئے تین بیسی سوئے ساٹھ ۵

|                                  |                                    |
|----------------------------------|------------------------------------|
| تا من بری که هست این رشته دو تو  | کی تو ست خود اصل و فرع بنگر تو نگو |
| تزو بینا دل وحدت عین کثرت است    | و کثرت عین وحدت ۵                  |
| کثرت چونیک و نگر می عین وحدت است | مارا شکے نما ند اگر چه تراشکی است  |

چنانچه تخم در شجر و شجر در تخم - ع  
ترمین نیج کیج مانحه تر وی مین ایک نه نیارو  
پس بنگر که دشمار بهیت کثرت پیدا است و در لفظ شست وحدت  
هویدا فی الحقیقه هر دو یکے است آری تا در شست او نه در آئی



نہ بنی جاوہ ارنالاً شیاؤ کما ہی مارے کہو نٹا ہے خیر آباد نہ  
 تماشاست قلب المؤمن عرش اللہ تعالیٰ اگر کسی دلش را آزار د  
 پس عرش اللہ تعالیٰ را در حرکت آوردہ باشد رمز دیگر شنو

|                            |                           |
|----------------------------|---------------------------|
| اگر یک ذرہ را برگیزی از جا | خلل یابد بہمہ عالم سرا پا |
| دل یک قطرہ را اگر بر شکانی | بیرون آید از صدف بحر صافی |

مَنْ فَعَمَّ فَعَمَّ آرے کل شئی فی کل شئی ع

باشد ہمہ چیز مندرج در ہمہ چیز

و دل مومن را بخیر آباد از ان مناسبت داده کہ محض خیر و بصلح کل آباد است  
 مارے بھٹیاری روئے کو تو ال از ہمیں قبیلہ است آئی نہ گئی  
 کولین لاگی کیا بہن بہی نادر مثل است آئی یعنی در خود آدم و گئی  
 یعنی در ظاہر نہ پیوستم و الفتنہ نکردم ع ای بیخیز از حسن مقتد چہ کسی  
 پس خلوت مآب و عزلت انتساب بکرم و فی انفسکم چون در خود آمد  
 معمور و مسرور گشت یعنی کولین لاگی کیا بہن بہی درین حال عشق  
 صغیر کہ یحییٰ بیان اوست جنبشہ کردہ و سیر الی اللہ ہمیں معنی دارد  
 رمز دیگر شنو ذرہ را با آمد و رفت چہ کار یعنی آئی نہ گئی بہر نہ کنائز و نرنتہ

یعنی کو لین لاگی لیکن آفتاب در کنار اوست اینجا عشق کبیر کہ بھونڈا  
 طغرائے اوست جلوہ نموده و اشوقت الاض بنور رہتا قربان آن کسم  
 کہ مریم صفت حیات ابدی عیسی وار در کنارش نمودار است بھینسا  
 بھینسون مین کہ کسانئ کے کھوئے ٹے قول عاشق است مصرع  
 میر دم اینک بحر لیغان غیب و مختصر آنکہ ع یا جان رسد بجانان یجان تن کبید  
 نلچ بخانون آنگن ٹیڑھا درین مثل حال مبتدی است سخن امکان کہ  
 وصف اوع چہ بسم و چہ جان جملہ جہان صورت اوست بد کج پنداشتہ  
 یعنی غیر انکاشتہ و این سنی داند کہ در ماقابلیت ر قاضی نیست و گرنہ  
 می گفت جوئی ناچ نچا وے سوئی ناچون ناچ ۵  
 گل شوی بلبلم و سر شوی فاختم | کہ بہ رنگ برائی کہ بہ رنگ توام  
 پس باید کہ بجزوش و بر جوش و بہوش آے مصرع  
 بردار قدم کہ ہر قدم معراج است جوئی کا چہ کا چھئے سوئی  
 ناچ ناچئے - از حق بہ بین - ۵

|                        |                          |
|------------------------|--------------------------|
| گمے در کسوت لیلی فروشد | گمے بر صورت مجنون بر آمد |
|------------------------|--------------------------|

آرے از آنجا کہ بر صورت مجنونست شورش و ناشکیبائی نمودار است

و در کسوت لیلے عشوه جان ستائی سزاوار

|                            |                            |
|----------------------------|----------------------------|
| در مقامی خار و درخاے چو گل | در مقامی سر که درجاے چو گل |
|----------------------------|----------------------------|

پس باید که چنان باشی که نمائی و چنان نمائی که باشی گندم نمائی  
و جو فروشی را از دل تراشی تا چن نکسی گونگست کیسا  
ع محبوبے و عشق چون نمی آید راست

|                           |                           |
|---------------------------|---------------------------|
| اگر می کشتی بار فیضان درآ | و اگر نه بهرز و مجناب درآ |
|---------------------------|---------------------------|

زمر و دیگر شو جان من چون جلوه فائیمائو لوفتم و جده الله از بطون به  
ظهور زده پس نقاب بل هم فی لیس من خلق جدید ما در کش مکش  
می اندازد اگر چه آفتاب در آب تابان است لیکن عجائب چشایی  
که بیواسطه در آفتاب نگران پس ازین راه می گوید ۴

|                                      |
|--------------------------------------|
| پرده بردار که صاحب نظران منتظر اند ۴ |
|--------------------------------------|

زلف یکسو کن که خورشید از نقاب آید بردن - جو جل گئی پهلایا بهوناو  
چین کیے - درین مثل اشفتگی پیدا است یعنی هر عمل گواشتن  
که کردم محبوب از کمال استغنائے خود منظور نکرد یعنی سوختن  
در پے آن کار ناز و نزار و خوار گردیده آه ۵

درد دل گفتم تغافل کرد خواری را برین | اگر یہ کردم خندہ زو بے اعتباری را برین

سور داس پر بھہ بہلی بینی ہے کجی کئی اور پون من چنگا کو کٹھوٹی میں گنگا  
بابل ظاہر است و میکند کہ اگر وجدانی داری پس دولت بہتر از کعبہ است

دور راہ خدا و کعبہ آمد منزل | ایک کعبہ صورت است ایک کعبہ دل

شخصی را دیدم کہ از ملاوت دل بیگانه تبیج ہزار دانہ در دست داشت  
و میخواند و میگفت کہ ما را از بزرگی این دور رسیدہ است کہ از خواندن  
نماز پنجگاہ را اور کعبہ معظمہ ہر روز خواہم گذارد و از وسیلہ اش بہر صلوات خمسہ  
در بیت اللہ خواہم رسید در خاطر م رسید کہ ہنوز نارسیدہ است  
پیش ازین چون می فروشد و بر نادانی خود نمی خردش

ترسم نرسی بکعبہ اے اے ابی | کین رہ کہ تو میرہی بترکستان است

سبحان اللہ این خود بولے از کعبہ نشمیدہ و از بنی خدی برخود نازیدہ  
و حال آنکہ حاجیان کعبہ معنی طالبان کعبہ صوری را در صوابے نمی آرند

کمال از کعبہ رفتی در رہ یار | ہزار است آفرین مردانہ رفتی

بکعبہ رقت و شوق در فرود آنجا | اگر یہ آمد و جائے گریہ بود آنجا

قول ایشان است - دیگر شنو کٹھوٹی کہ عبارت بدل است و گنگا

اشارات به بحر بے پایان پس چون اندیشه تو از ماسوائے روئے تافت  
 و از تنگ و پوئے شفا یافت بے تکلف جلوہ وحدت بر تو تافت  
 لی قلب ان عصیة عصت الله ۵

|                                   |                                 |
|-----------------------------------|---------------------------------|
| مرآة جنت و مدار و ررون دل است     | چه احتیاج بجنات و حور عین باشد  |
| مرا به هیچ کتاب بے و گر حواله مکن | که من حقیقت خود را کتاب می بینم |

و گزشتن کاسه چوین پُر از آب که آنرا بندوی کس نهی گویند در نظر عارف  
 گنگا است یعنی بحر میگردان آری از بسکه جلوہ شهود بر دے  
 متجلی است ۶

|                               |  |
|-------------------------------|--|
| در هر چه نظر کند خدارا بیند ۵ |  |
|-------------------------------|--|

اے حباب از خود تو در زندان غفلت ماند  
 ورنه جز دریا بسویت هیچ دامنگیر نیست

جب شب گنگا سورون پا را اشارت بموت میکند  
 سورون عبارت از جسم و گنگا عبارت از روح یعنی  
 روح را که پس پشت کرده و بکثافت جسمی رو آورده نزدیک است  
 که او هم از تو در گذرد و ترا پس پشت اندازد پس نه گوید و گوید می  
 گوی اشارت به بار امانت میکند که در تنگ دل و دلایت است

و تن مرکب اوست یعنی بار امانت عشق و عرفان است پس میگوید  
 که در حالت جوش و حبست او تن که مرکب اوست معطل است  
 و ناکاره مصرع

ز بهستی تا عدم یکتتمیدار و شبر از من

اندک طی کلکل پا تال کینوا نابینا اشارت از آن است که چشم  
 خلق بین را دور و کور و عور کرده در جوف دل که عمق آن حد ندارد  
 آشیانه زوده است شنیده ام غار سیت و آله آباد که حد آن  
 کسے نیافت چنانچه بادشاهی بود چندان روغن و شمع همراه  
 داشته و یک ماه راه در آن غار رفته و باز آمده و بانتهای آن رسید  
 واضح باد که این وصف و وصف دل است و آن شمع که هست بجلی است  
 و نام دل هم آله آبادانی پس چون گدایان برو تا بادشاه گردی و دیگر  
 از وسعت دل تا چه گویم لمولفه

لعل گران بهاست چو آملی بغار دل

و درین مثل طریق شغل است از مرشد معلوم خواهد شد

چو در دل می روم سیری کنم در لامکان هر دم

اندک ملائک پھونی مسیت حال سالک است کہ از ہمہ  
چشم بستہ بردل صنوبری نگران است حضرت پانیزید سبطی  
قدس اللہ روح فرمودہ کہ سی سال است کہ بردہ حجرہ دل نشستم -  
پھونی مسیت اشارت بشکستگی دل میکند کہ انا عند المنکسر  
القلوب لاجلی آرے فقیر را چہ چیز باید دوشکستہ و دودست  
دین درست و یقین درست دل شکستہ و پاشکستہ - ع

بروزند شکستگان ازین میان گوئد

اٹھ نہ سکون ساڑھے تین بجری آرے روندہ این راہ نشستہ  
باید اشارت بافتاویگی است ع

تانیفتا و مندیدم کعبہ مقصود را

پس جائے کہ اینچنین افتادگی است حصہ زیادہ تر از حصہ  
ایستادگان است کہ با خود اندوشتاق مرتبہ کمال اندوختہ  
بہبود و این بخی دانند کہ - ع

کہ ہر بہبودنا بودست و نابود است بود اینخبا

المقصود سہ نیم حصہ کہ گفتمہ ناسوت و ملکوت و جبروت را طے

کردہ و در لایہوت چہندان بارے نیافتہ اگر چہ یاری گرفت  
 پس این مرتبہ متوسط است از تعین و تشخیص عیان می گردد  
 نہ مبتدی است نہ منتہی کہ تعین در حال منتہی معلوم و مبتدی از ہمہ  
 مراتب محروم پس بے تردد مفہوم می شود کہ متوسط است و ہوبی  
 کا کتا گھر کا نہ گھاٹ کا اشارت بر نفس سالک است حضوری  
 دوست کہ ساحل دریائے بیکران است بحکم ذ غ نفسان  
 و تعال در آنجا بارے نہ و در خانہ یعنی خود از تعبہ الجوع طعام  
 الصدیقین کارے نہ و گا ذ اشارت بہ شست و شوی ماسو کردہ  
 کتا چوک چڑھائے چاکی چاٹن جائے مرغزین سگ نفس  
 بد بلائے است ہر چند دوست میداری دشمن میگرد و د اعمال پاک  
 ترا انجاس و بد پس - ۴

خلاف نفس کافر کن کہ رستی -

رمز دیگر شوق چڑھائی - اشارت بہ ترکیہ نفس میکند  
 اگر تو ترکیہ نفس کنی بر نفس کل کہ عبارت از کمال اوست میر  
 ہمدین معنی قول پر بسطام یاد آید کہ اگر پیش ازین خوبی نفس



می دانی لقمه زبید آدمی و هلاک نکردی ناحق چوٹ جولا ہا  
کھائے گر گھ چھوڑ تماشے جاے۔ ۵

|                               |                                   |
|-------------------------------|-----------------------------------|
| خلوت گزیدہ را بتماش چھوڑا است | چون کوئے دوت بہست بصحرا چھوڑا است |
| باپری روئے اگر بچانہ باشد کسے | میل بیرون میکند دیوانہ باشد کسے   |

فی الواقع مرد این راہ بخلق آویختہ بہ نہ باخلق آمیختہ یا اشارت بہ تنزیہ  
است کہ تماشاے تشبیہ اور ایتیر کاریست چونکہ بجلاوت علم الیقین  
رسیدہ و بادۂ عین الیقین نہ چشیدہ و گرنہ میگفت۔ ۶

|                                     |  |
|-------------------------------------|--|
| یار گر ہر جانی آمد بندہ ہم کم نیستم |  |
|-------------------------------------|--|

و جولا ہا عبارت ازان است کہ درین رشتہ گر ہی نمی فکند  
یعنی از عیض صاف و یکتامی بر آرد کٹر ہری جانو ملار گالون  
حال خود رستہ است کہ در چشم مردمان حقیر و خوار است اما دلش  
در ترانہ مصرع۔

|                               |  |
|-------------------------------|--|
| وغنی لی منی قلبی وغنی کما غنی |  |
|-------------------------------|--|

مترنم و مسرور است و آغ غم و ہم رافع و ہم دالم حضرت ابراہیم او ہم  
رحمۃ اللہ شبے در مسجد خوابید والی مسجد پاسے حضرت گرفت

و کشید تا بر زمین پایهاے مسجد رسانید و در وقت کشیدن  
 از هر زمین پایہ از آسمان بر سر مبارک ضرب و شکستہ میرسید و آن  
 حضرت بر هر ضرب و شکست کہ میرسید می خندید و خوشینا  
 میکرد ناگاه یکدو پایہ ازان زمین باقی ماندہ بود کہ والی مسجد پایہاے  
 مبارک گذاشت ایشان در گریہ آمدند والی گفت کہ در کشیدن و  
 ضرب خوردن خندہ می کردی و در گذاشتن گریہ می کنی بارے  
 بیانش کن حضرت فرمود کہ بر هر ضرب مرہ مقامے حاصل می شد  
 ازان می خندیدم و در گذاشتن از یکدو مقام باز ماندم ازان می گریم پس  
 ازین نقل معنی مثل بویامی گردد اندلی کون سو جھے کنڈیری  
 کا گھر آئے بتدی را بہ از صحبت پر نیست چونکہ او کجی و ناراستی  
 رانی ترا شد عجز آستان توام در جہان پناہی نیست و گر گسٹ  
 کی دوڑ بار تائین بر بہین معنے محمول نمودہ بہوئین پڑا آسمان  
 چالی اشارت بہ سیر اللہ میکند بلکہ فی اللہ - ع

گرچہ من افتادہ ام دل یک فلک پیما است این ۵

من و سیر و د عالم باد پاسے شوق لازم | انیال گوشہ گیری خانہ ترین است پندری

بہکھاری اور پچھوڑ مانگے ایجا تقلم رضا و تسلیم میکند یعنی بر کردہ  
ودادہ اور اخنی باشی ۵

|                                   |                                 |
|-----------------------------------|---------------------------------|
| رضا بدادہ بدہ و از جبین گرہ بکشتا | کہ بر من و تو اختیار نکشاده است |
| ادم ابرہہ میسار و خوشم            | اینچنین خوش باش ہرگز دیدہ       |

نے نے پچھوڑ مانگے اشارت بہ صفائے حال است کہ ہرگز  
شرک حقیقی ہم گنجایشی نیابد ۵

|                          |                       |
|--------------------------|-----------------------|
| این کار از ان فتادہ مشکل | معشوق غنی و ماگردائیم |
|--------------------------|-----------------------|

بہیک کی ٹکری بازارین ڈکار ایجا مانفت انانیت میکند ۵

|                                |                                 |
|--------------------------------|---------------------------------|
| نمود کفر دین رہ ز خود نمائی بہ | بہ نزد ما ز خودی دعویٰ خدائی بہ |
|--------------------------------|---------------------------------|

و نیز ارشاد باخفای حال میکند کہ اظہار نباید کرد آرے عاشقان را روشی  
است کہ راز خود پوشیدہ دارند بلکہ خود را از خود تالی و ولون  
باتھہ باجے معنی مثل ظاہر است من تقرب الی شبوا القربت  
الیہ ذرا عافا ذکر و نی اذکر کم برہان است یحیہم و یحبونہ فرمان ۶

|  |  |
|--|--|
| سورہ اس کہین گے نہ بھئے لیکار کو منہیا |  |
|--|--|

کمل کا کچھوٹا نواب سون لیوا دیئی۔ ۷

عاشقانرا در جهان گنگے بس است -

المقصود ظاهر شان مجمل الدنيا سجن المؤمنین ورفایت خرابی و نهایت  
 بے تابی است اما باطن شان از را بطه سخن <sup>از ح ۱۲</sup> اقرب الیہ من جبل النور  
 و کمال سیرانی دانی اگر بیابی - منڈلی باندی نوپلی تیل - سینے  
 سر ماسوی اللہ از سر بند کرده و تراشیدہ ۵

سر م بدنیا و عقبے فرو سخی آید | تبارک الله ازین فتنہا کہ در سر است  
 بظاہر تنگی و ناموسی ندارد و باندی عبارت از عبدیت گفته و نوپلی  
 تیل اشارت بر منیت کرده پس شخصی کہ اینچنین ترک ماسوی کرده  
 فاذا فرغت فانصب از نیاز تمام و اے ربّک فارغب رجوع بحق  
 آرد نہ مراتب فلکی نے نے نہ رتبہ فقر کہ تفصیل آن بر اے اختصار  
 نگفتہ بر سر شین متجلی و منور گردند - اندھلا موسیٰ تے سرک چڑھ  
 مجھ کوئی نہ دیکھے - آے مردی کہ چشم غیر بین بتہ و نامینا کردہ  
 بمقام علوی کہ - ۶

ما ز فلک بودہ ایم یار ملک بودہ ایم

رسیدہ بر ہر وون ہمتان و تن پرستان از نفرت اولیائک کالاتعاف

طعمہ می کنند و بر ہر لذات دنیا کہ الدنیا ملعونہ و ما فیہا الا ذکر اللہ و اعانہ پشت  
پا میزند و حالانکہ کسے نمی بیند و نمیداند آرے اولیای تعالیٰ تحت قبای لایعنیہم  
غیری و دولون دین سون آترے پانڈے کہیر گئی اور مانڈے  
حال کامل است کہ باین مرتبہ رسیدہ و از تکلفات کونین رہیدہ بجدی  
کہ ریاضت و عبادت و کفر و اسلام یعنی کہیر و مانڈے را ہم دخلی نمازدہ  
و بر مرتبہ ہیچ کہ مشکای مردان بر ہیچ کسے است آرمیدہ ۵

|                                 |                                |
|---------------------------------|--------------------------------|
| سواد الوجہ فی الدارین دیش       | سواد اعظم آند بے و کم بیش ۵    |
| رنڈی ویدم نشستہ بزبان زمین      | نکفر نہ اسلام نہ دنیا و نہ دین |
| نہ حق نہ حقیقت نہ طریقت نہ یقین | دوہرہ و جہان کرا بود ز ہرہ این |

دوہرہ

کہیر چو بہیہا تو کیا بہیہا بہین سب کچھو ہو  
اہر جن ایسا جا سبے جابین کچھو نہ ہو  
و لفظ پانڈے شیر کبفر حقیقی است ۵

|  |                                  |
|--|----------------------------------|
| چو پیر ما شواند رکفر فردے                                | اگر مردی بدہ دل را بمر دے        |
| صاحب گلشن راز فرمودہ و قول حافظ شیراز است قدس العتد روحہ | دہ کارخانہ عشق از کفر ناگزیر است |
| آتش کرا بسوزد گر بولسب نباشد                             |                                  |

موسداوست اگنن ناختر نه چچون پگها این حال اہل تجرید و تفرید  
است کہ بہ تحقیق رسیدہ و جز خود را ندیدہ ۵

|                          |                         |
|--------------------------|-------------------------|
| درین میدان دہشتاکی بسیار | میان لاوا لایک الف یافت |
|--------------------------|-------------------------|

قول اوست دیگر شنو حالت تر دامن و لب خشک آنست کہ بآمدہ  
یعنی باستقبال منتظر اند یعنی اگون ناخترہ و بافعال و اعمال  
ماضی یعنی برنتہ و بحالت اند و عفو خواہ یعنی چچون پگها و محقق از  
ہر دور بیدہ دیدم حال مشغول گردیدہ ۵

|                           |                                |
|---------------------------|--------------------------------|
| با آمدہ و رفتہ و گریاد کن | حالی خوش باش دان کہ مقصود نیست |
|---------------------------|--------------------------------|

تر دامن و خشک لب سخن پندیرد  
باسو نہتہ دم زن کہ در و خوش گیرد  
بہا گئے چور کچھو ٹالا بچہ لفظ چور بر اے آن گفتہ کہ در بار  
امانت خیانت کردہ یعنی عشق و عرفان کہ در و دلیعت بود و آرزو اشتا  
ہو او حرم صفت کردہ بہ تعلق ماسوا خرچ کردہ پس مرشد میگوید کہ  
ہر چہ کردنی است بکن و کوششے کہ داری بہوش آے ورنہ ۵

|                            |  |
|----------------------------|--|
| آخر نہ بزیر گوری باید بودہ |  |
|----------------------------|--|

رے من بہور نہ ہوئی ہے آون  
ایکو کام نہ کر سکے آئے نے برس گناون

لے نے لفظ چور بر عارت حمل کرده می شود که از دنیا و اہل دنیا بکلم  
 خذ ما صفا و د ع ما کد ہر چیز ہا حاصل کردہ و گرفتہ و ایستاز اجیزے  
 نیست چنانچہ حضرت حسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ فرمودہ کہ من دنیا  
 را بازی وادم یعنی نان این جہان خورد و کار آن جہان کردم یا آنکہ  
 اشارت بر بے وفائی معشوق میکند کہ اگر بختن از عاشق کاراوست و فرودیدن جان شماراوست

|                                 |                                |
|---------------------------------|--------------------------------|
| عنت آمد پئے دل بردن در سینه نیت | وزد از خانہ مفلس خجل آید بیرون |
|---------------------------------|--------------------------------|

تو کی بوند اشارت بر گرمی دل است کہ خطر سوخته می گردد و بخی ماند و دے بیا یون دل کہ آن بریان  
 اوست کہ بری بن گئی فی الواقع شکستہ قدی دارد کہ بجا می رسد کہو گماومت ہو گنواراے تاکہ نہ بختد

عقل معا حاصل نمی شود و ہوبی بیایا چاند سی کیا پہا لے چراے

|  |                                      |
|--|--------------------------------------|
| نقصہ بر سنجاب تباہی ناز نینی راجہ نسیم | گر زخار و خار ہزار و ستر و بالین غیب |
|--|--------------------------------------|

و گافور آن معنی دارد کہ بر چہ دل عاشق تا از خیال غیر شست و شوی  
 سید بد صاحب لمعات میگویی غایت معشوق آن اقتضا کرد کہ عاشق  
 غیر او را دوست ندارد و لاجرم خود را عین ہمدیشا کرد تا ہر چہ را دوست دارد و او را دوست داشته باشد

|                          |                        |
|--------------------------|------------------------|
| غیرتش غیر در جہان نگذاشت | لاجرم عین جملہ اشیا شد |
|--------------------------|------------------------|

کا نوین کمل سہیوٹھا و می کلیم را اشارت بنور ذات میکند

کہ سیاہ است - ۴

اہو نند لال ہیبت ہون تیکام کا ہے نہ دیہو

یعنی در ہر تلوین افتادہ ام چنان کن کہ تہ تمکین رسم المقصود ہر وقتیکہ  
آن نور بر سر و دوش سالک منور می شود بمقام اصلی کہ تمکین است  
میسر - باند رکے ہاتھ ناریل - ۵

رموز عشق مگوزا ہد ریا ئی را | مکن بشر بد آموز روستائی را

وناریل را بارموز عشق ازان مناسبت کردہ کہ در کشادن آن ہر دو  
تر و د است - ۴

کہ کس نکشود و نکشاید بکبت این معمارا

بسنی اور بے خرچ ۵

پیور د کش ناگرچہ ندارد ز رو سیم | خوش عطا بخش خطا پوش خدائی دارو

قول حسین واعظ رحمۃ اللہ علیہ شہور است کہ صوفی را دو حالت  
روی دہد یکے سوختن بے تکلف دوم ساختن بے تقرف

دو ہر ۵

دبر ابل جوتیل ہون ہم بن تیل بلا تھ | نان ہم بلتھ نہ بالینہ یوہن بل بل جانہ



گہرین میری مالو اوکھ چنیری جاے۔ ۵

باغ مرا چہ حاجت سر و صوبہ پر است | شمشاد خانہ پرور ما از کہ کمتر است

آرے۔ ۶

دور زیر کلیم تست ہست در ۵

درون خانہ خود ہر گداشنہ شاہ است | قدم برون منہ از خنوش سلطان باش

منہ سوئی پیٹ کوئین۔ اگرچہ لسان حیت ز دکان ظاہر حال  
گنگ می نماید یعنی مجال سخن نیست۔ ۶

و ز مقامی حرف میگویم کہ دم نامحرم است

لیکن باطن شان سوختی تمام دارد کہ حدی نہایتی ندارد ۵

کشیدہ جملہ را ماندہ دہن باز | زہے دریا دل رند سر فراز

بتی کر حسن در عالم نمی گنجد عجب دارم | کہ دایم در دل تنگم چگونہ خانہ امان دارم

لا یسعی فی ارضی ولا سماوی ولكن یسعی فی قلب عبدی المؤمن

سارا دن چلی پاکے تل بھور۔ ۶

صدم حلیہ پیایم دبر جاے خودم

روندگان منازل معنی طے مقامات میکنند و باز بدیوار جسم

استقامت می گیرند چه خوش است - ع

بے زحمت پاگرد جهان گردیدن

تیلی کی بیل کون کهر مین کوس پچاس بهین معنی دارد  
و این وصف اہل دل است کہ خود سیاح است - ع

بنشین و سفر کن کہ بغایت خوب است

تانت باجی راگ بوجھا اشارت بر ساز آئند و ساز آناہد  
میکنند کہ ہائے ہویت نام دوست پس از استماع آن ساز پردہ  
حقیقت بر مستمع منکشف میگردد و خیال غیر انگجائی ننہید ہر

ور گنج و ماغم مطلب جائے نصیحت | کین حجرہ پراز زمزمہ چنگ بنا است

کہ بیان دوست پیٹ کا پہمان چہجہ سبحان اللہ تلاوت باطن  
بے تکلف از ظاہر ہویدا است فاما بر آنکسے کہ شیدا است - ع

در حق گویدت انانی اللہ

ہو الظاہر ہو الباطن - ۵

من غریب انجہ تو اش سطلی و خلوت | من عیان بر سر ہر کوچہ و کو می بینم

ہاتھ گنگن کج آرسی - ۵

|   |   |
|---|---|
| چشمی داری عالم اندر نظر است   | دیگر چه علم چه کتابت باید   |
| کوڑی مار بٹورھ چو گئے طعن برز باد میکند کہ نقد را گذارشته                     | بر نیہ رازے و نیازے بستہ اند ہدرین معنی کہ گفتمے                  |
| بسیارم ازان کہنہ خدا کہ تو داری   | ہر لحظہ مرا تازہ خدا کے دگر است                                   |
| منکہ امروز بہشت نقد حاصل میکنم  | نسیہ فر دے زاہد را کجا باور کہم                                   |
| مور کھ کی دس رات چھیل کی ایک گھڑی۔ این مثل تیر زیادہ                          | است کہ دماں متکلف می ماند و حصول نہ                               |
| اے چلہ نشین کمان نہ گشتی  | تیری نزد می نشانہ گشتی  |
| و حقیقت از خود رفتہ را معلوم کہ   |   |
| نماز بخودی تکلیف ارکان یعنی تابہد   | چو وجد شمیم یک سجدہ شوق دین گیری                                  |
| بہر شب را شب قدر گویند و ہر روز را روزِ عزیز یعنی بہار تازہ چنانچہ قول کلامان | است شبِ خدائی است و روزِ محمدی باز از خدا خریدار مصطفیٰ اصلی اللہ |
| علیہ وسلم آ رہے دل شب داند کہ جگر شان سوختہ کیست و نسیم سحر داند              | کہ چراغ شان افروختہ کیست و چھیل برائے آن گفتم کہ لذات ہر مقام     |
| یافتہ و از سیر تلوین بہر تمکین رسیدہ و رو تا فتمت میں حال زاہد انگہ           |   |

|                                 |                                      |
|---------------------------------|--------------------------------------|
| عمر بگذشت و حدیث در دمن آخر نشد | شب سپایان شد کنون کوته کفر انفساز را |
|---------------------------------|--------------------------------------|

و قول کامل آنکه ع

از هستی تا عدم یک جست میدار و تتر از من

بٹیان آون بٹیان جاؤن کسیت نہ روندون پہلی تم کماؤن

بابراہ استقامت میرو دیم | نے پے کشف و کرامت میرو دیم

پس میگوید مرد اہل سفر الزات و حالات تلوین این راہ کہ معاملہ  
و معائنہ و مکاشفہ گویند رو میدہد و سیج مرتبہ را در نظر نمی آرد و ما فی الخ  
البصر و ما خلفہ بلکہ میگوید ع

نیم چو قطبی و غوثی نیم چو بسطامی

و بحر کز اعلا و مرجع معلی کہ مشاہدہ می نامند می رسد روزی در  
موسم گرما کہ حرارتش با سوز عشق لاف ہمد می زدی و پیش زمین  
با سینہ عشاق حسیال ہمہ می کردی مسافر شدم یاری ہمراہ با بود  
خود در وقت ظہر بمنزل رسیدم دیارم در وقت مغرب رسید پرسیم  
کہ تا حال کجا بودی گفت کہ ہر جا کہ درختان سبز و اشجار تازہ می یافتیم  
خوابے و استراحت می کردم ازین سبب بمنزل نرسیدم المجاز قظرت

الحقیقۃ پس باید دانست کہ مردان راہ جز مقصود اصلی دیگر در نظر نمی آرند  
بلکہ خطرہ ہم نگمازند

فرہیم میدہد آسودگی اشوق تدبیر  
برنگ غنچہ خوابی دیدہ ام صبح تبیر  
الاستقامت فوق الکرامت کستی پر چھینگر بیٹھا سادہ کما یا وصف  
اندیشہ میکند کہ

اے برادر تو ہمین اندیشہ  
باقی تو استخوان دریشہ  
چون اندیشہ بر دل صنوبری کہ مجمع خراین است استقامت یافت  
شاہ گردید۔ ع

من تہرکین سہ سب پانویہ ناخو تو کاؤد کیت  
آرے دل بادشاہ است و جوارح رعیت ادست اما چون خبر یابی از  
سعیت او جوگی شفق داری پاؤے تو جہاڑ تو بٹری بو اوے  
منی مثل ازین فرو باید نمید

از لب میگونت آیا گر بیا بم جرم  
مستیم از دو عالم ہمد و بیگانہ را  
بابنہن مارین پرواچی  
اے بلبل روضہ مقدس  
مردار جوے ہچو کر گس

صد حیف کہ یوسف خود را در زندان و چاه انگندہ ناکدر دانا و کوتہ

نظر - ۴

بشناس خویش را کہ تو شاہی نی گدا

بر خود لقب از حواس کردی حیوان دگر قیاس کردی

ننگی نہاے تو کیا پنچوڑے - اشارت بر اہل تجرید و تفرید

میکنند کہ از ہمہ علایق بگذاست معنی لفظ نہاے آنست کہ چہ

در ریاسے امکان غلبی است اما نہ ازین فریق است

کار پاکان را قیاس از خود بگیر اگر چہ ماند در نوشتن سیر و شیر

قول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم شیعہ بہار الدین ذکر یا است قدس اللہ روحہ العزیز

کہ میخ طویلہ را در گل نہاوم نہ در دل پس از روز حساب باکی ندارند

عاشقان را روز محشر با قیامت کاوی کار عاشق جز تماشاے جمال نیست

آہم کہانے کہ پیر گننے یعنی نظر بر کیفیت باید کرو نہ بر کیفیت

و کالی کہائیں کہ کلمہ اڑ باندہ بین درین ہر دو مثل حال نقل

مشاہدہ عیان است کہ مجذوب دانند و بالعکس اینہا کہ اہل مکاشفہ کہ

ہر چند صاحب کمال اند لیکن جو یاے مقام و حال اند و درین نقل

بیان اہل کشف و شہود پیدا است کو پانی بود زنی داشت حریصہ  
 سار قہ چنانچہ شیر و دوغ و مسکہ و ہر چہ فرعیات شیر است نمیکنداشت  
 و میخورد روزی پدر آن زن رسید شوہرش با پدرش شکوہ کرد کہ  
 دخترت شیر و روغن و غیرہ نمیکند از دمن از دست او بجان آمدہ ام آخر الامر  
 پدر با دختر نصیحت کرد کہ تو تنہا شیر را خور و ہاشمی و بدیگر فرعیات  
 را بہت نیا لائی کہ در شیر ہمہ موجود است پس باید دانست کہ اہل  
 شہود و مقامی یافتہ اند کہ ہمہ حالات و فرعیات مراتب تابع اوست  
 آم کے آم گٹھلی کے دام۔ سبحان اللہ عجیب کیفیت کی کہ ہمہ کمیتہا  
 وابستہ از دست آرے من لا اله الا فلہ الکل عم

سب رنگ لایو لال بنان

گہرین کمانے کو ناخنہ پیشہ پر کا بیاہ این مثل راست  
 و درست است گہرین کمانے کو ناخنہ اشارت بر فنا نے  
 سالک است کہ ہیچ ندارد پس جائے کہ فنا است آنجا ہے  
 نوید بقا است۔ عم

چو گشتم مست و لایق نقاب از چہرہ بکشودی ۵

|                                   |   |
|-----------------------------------|---|
| فنا فی یار می آید باینی که میدانی | ترا دیدار از زانی که من خود از میان فرم |
|-----------------------------------|---|

نانون نه جانون تیراتون چمیر امیر - اشارت بر غیب میکند  
که بنامه هم در تعین می آید و شوکتش بر غالب یومنون بالغیب  
لغیبه اوست ۵

|                       |                     |
|-----------------------|---------------------|
| اے عشق ندانم از کجائی | بیگانه نمائے آشنائی |
|-----------------------|---------------------|

|                              |                              |
|------------------------------|------------------------------|
| این آشنائی این است مهربانی ۵ | مانام او ندانیم او حال مانپر |
|------------------------------|------------------------------|

دورزی کا کیا کوچ کیا مقام این حال علایق و عوایق بریده است  
که سیر معنویش را الواقع صوری غلطی ندارد بمرتبہ فاذا فرغت فأنصب  
والی ربك فارغب سرفراخته و ذایقہ مولو قبل انتمو تواداشته  
آرے - ۵

|                               |                               |
|-------------------------------|-------------------------------|
| غلام مہمت آنم کہ زیر چرخ کبود | زہر چہ رنگ لعل پذیرد آزاد است |
|-------------------------------|-------------------------------|

و دورزی اشارت بر آنست کہ قطع و برید تعلقات کردہ -

گدہی کی کون مین نوپسیری کا چولا اگر چہ اولئک کا لانعام  
وہلک الثقلون در باب تن پرستان است اما فی الحقیقہ نہ مرتب  
علوی و سفلی در تنگ دل شان و ولایت است ۵



|   |  |
|---|--|
| درست هر چه میطلبی بان غلط کن  | بشناس خویش را که تو شاهی نمی گدا                   |
| انے شخنة این فراز دستی  | امانه بدین صفت که هستی<br>کاینجا نرو و خرتو واکر و |
| پا و سیر کی لو کھڑی تین پاؤ کی پونچھ این مثل را نیز بر معنی اول<br>محمول نموده من منم فہم پوت بھئے سیانین دارور کی سیانین<br>وصف وجود ثانی میکند لم یلج ملکوت السموات والا رض من لم یولد<br>مرتین |  |
| تا وجودت وجود ثانی نیست   | در تواز کا ہلی نشانی نیست                          |
| پس چون وجود ثانی متولد از سالک شدہ و کمال گرفته الزم و النسب<br>کہ بنو ست دخل ندارد و نقصانے خیال نہ گمارد حلاوت این مثل از کسب<br>معلوم خواہد شد و و دھ ہو دھو لا اچھا چھ ہو دھولی - ۶           |  |
| یکسان ظهور اوست چه در کعبہ و کشت  |  |
| المقصود قول عارف است کہ خلق را در حق و حق را در خلق می بیند مفصل را<br>در مجمل و مجمل را در مفصل یعنی یکرنگ است پنج ل خدا داخل و پنج<br>معنی مثل ہم در حکایت پیدا کردید                           |  |

|                                    |                                  |
|------------------------------------|----------------------------------|
| یار می دارم که جسم و جان صورت اوست | چشم و چو جان جمله جهان صورت اوست |
|------------------------------------|----------------------------------|

پس - ع

|                                |
|--------------------------------|
| هر جا که اقامت نمایم دیار ماست |
|--------------------------------|

و دود کا جلا چھا چھ پہونک پہونک پیٹے۔ اُرے چشمے کہ در  
نظارہ افتاب سوزند پس آفتاب را در آب بہ تکلف دوزند یعنی  
سالک میری کہ از ذات یافته - ع

|  |
|--|
| جن ڈار و زکین ہمنڈ ہنڈ بہر نہ پایہ چابین |
|--|

و صفات ہم کہ تنزلات است یعنی چھا چھ بنطہ عبرت می نگرند و درین فرد  
سطوت ذات و صفات باز ہو - ع

|                                    |                                  |
|------------------------------------|----------------------------------|
| تا بغرم جلوہ آن بے باک می آید برون | خون ز چشم حلقہ فتراک می آید برون |
|------------------------------------|----------------------------------|

ہمدین معنی است - ع

|                                   |   |
|-----------------------------------|---|
| بیہوش زندہ می گردند سوا کشمکش گنڈ | کہ این آسودگان را باز بے آرام خوابی کرد |
|-----------------------------------|---|

نرور کوٹ جو پار - ع

|                       |
|-----------------------|
| دگر ناموس راز ماسلامے |
|-----------------------|

حال سالک است کہ نفرت بہ خودی خود مینماید کہ محکم ترین از حصن حصار

است تا سفر و غم تفنگ و تعال پماید - ۶

تو خود حجاب خودی حافظ از میان بر خیز

کایا را کمین و هر م الشریعت انغالی آرے و هر م یعنی دین موقوف  
بر جسم است که یافت دین از افعال است و آن بے جسم میسر نیست  
و انظر لقیته اقوالی - ۶

ترسم که من بهمیرم و غم در بدر شود

ازین حسرت محافظت او میخواید و الحقیقه حالی چون علادت ۵

اگر تجلی خاص خواهی صورت انسان ببین

شخص را بشناس که هم اول و هم آخر است

یافته در مرمت آن کوشیده مشهور است که حضرت ماحضه  
غوث الاعظم همواره لباس فاخره پوشیدی و طعام لذیذ خوردی و  
گفتو اسمی کاظم لا عظم و سبحانی ما اعظم شانی قول باینید است  
قدس العز و ه و این حال اهل شهود است کایا را کمین پاپ  
نیم - ۵

چه احتیاج بکشتی بود و ثاور را

مسافران توازیه جسم آزاد اند

مسافران منازل معنی را از او در اخله صوری چه در کار دیگر لیستند

کلام قدسی است لا ینظر الی ابدانکم و افعالکم و اعمالکم  
 و لکن ینظر الی قلوبکم و نیتانکم پس ازین قول نیز هویدا گردید  
 که جسم موقوف علیہ نیست بلکه بے حاصل است و مفصل درین  
 مثل احوال اہل کشف یافته می شود و گرنہ در میان معنی مثلین  
 تناقض رود و ہیا کا پیار را کا چھ بین پنیان درین مثل بیان آن  
 شخص است کہ این شفقت را شناختہ و خود را در علائق کشف  
 انداختہ و آن آہستہ

|                         |                                  |
|-------------------------|----------------------------------|
| ترازنگرہ عرش میزند صفیر | ندامت کہ درین دانکہ چہ افتاد است |
|-------------------------|----------------------------------|

دوہرہ

|                                       |                                       |
|---------------------------------------|---------------------------------------|
| تین لک کوٹھا کر تھلا ہو تھین کچھ کوری | یہ توانا لیت مر لی ن تیرت دہم دہو ہری |
|---------------------------------------|---------------------------------------|

و فر دیگر شنو لفظ ماحمول بر مقام اصلی است کہ آنرا صور علمیہ گویند از ان زائیدہ  
 در عین آمدہ و پیارا آنکہ چون خواستم کہ خود را ظاہر کنم آدم را آفریدم یا  
 آنکہ آدم را بر نمونہ خود آفریدم خلق آدم علی صورتہ و ہا الانسان سری  
 و صفی موسوم کردم پس معنی مثل باید دانست کہ باین کمال و ظہور اتم  
 خود را عاجز و حقیر نمودہ و بنا بود شاگردیدہ

|                                  |                             |
|----------------------------------|-----------------------------|
| از حادثات و مصائب آن صوفیان گمیز | کز بود غم خورند ز نابود شدن |
|----------------------------------|-----------------------------|

بیان اوست آری ۵

|                           |                         |
|---------------------------|-------------------------|
| کسی مرد تمام هست از تمامی | کنز با خواجگی کار علمای |
|---------------------------|-------------------------|

چکنا گمرا و مصف دل عاشق است که خطره ماسوائے برو قیام  
 نگیرد و از ملامت خلق هیچ گران نی ندارد گھر بین پکین چو ہے  
 با هر بے این مثل نیز حال عاشق است و شرش درین فرو پیدا ۵

|                              |                                |
|------------------------------|--------------------------------|
| بظاہر منکر گر چه در نظر سبزم | بسان برگ حنا باطنم همه خون است |
|------------------------------|--------------------------------|

کاکے کٹری او چھ کاڑھ لیا۔ درین مثل خوش حالتی

است۔ ۵

|                                 |                                |
|---------------------------------|--------------------------------|
| قالہم اینجا است جان در کوئی دست | خلق را و ہی کہ جان در قالب است |
|---------------------------------|--------------------------------|

کاشفی فرمودہ ۵

|                                  |                                  |
|----------------------------------|----------------------------------|
| چشم و غمرہ و خط سیاه و زلف و راز | بجیلہ جان کچن ان اشم او انگذ اشت |
|----------------------------------|----------------------------------|

سٹمالا بنیان پر پر تو لے۔ ازان قبیلہ است کہ تمکین رسیدہ  
 و از حبت و جوئے معطل کردیدہ و لذت ملک چشیدہ و بنیان  
 آن معنی دارو کہ دوکان دلش از لذت ہر مقام منکذہ است پس چو

|                                |                               |
|--------------------------------|-------------------------------|
| از حادثات در صف آن صوفیان گریز | کز بود غم خوردن زنا بود شادان |
|--------------------------------|-------------------------------|

بیان اوست آرے ۵

|                          |                         |
|--------------------------|-------------------------|
| کسے مرد تماشاست از تمامی | کند با خواجگی کار غلامی |
|--------------------------|-------------------------|

چکنا کھڑا وصف دل عاشق است که خطرہ ماسوی برو قیام نگیرد  
 و از طامست خلق هیچ گرانی ندارد کھر میں مکین چو ہے باہر پی  
 این مثل نیز حال عاشق است و شرش درین فرد پیدا است ۵

|                               |                              |
|-------------------------------|------------------------------|
| نظارہم منکر گر چہ در نظر بنرم | بسان برگ خبا با ظنم ہمہ نوشت |
|-------------------------------|------------------------------|

گای کھڑی او جہد کاڑھ لیا درین مثل خوش حالتو است ۵

|                             |                              |
|-----------------------------|------------------------------|
| قالہم اینجاست جان رکوی دوست | خلق را وہمے کہ جان رقالب است |
|-----------------------------|------------------------------|

کاشفی فرمودہ ۵

|                                |                                  |
|--------------------------------|----------------------------------|
| ز چشم و غمرہ و خط سیاہ فلک داز | بجیلہ جان کہ نگہداشتہ امالنگداشت |
|--------------------------------|----------------------------------|

ٹھالا بنیان پھر پھر تولے ٹھالا اذان قبیلہ است کہ تمکین بریدہ  
 و از جہت وجہی معطل گردیدہ ولنت ملکہ چشیدہ و بنیان آن  
 معنی دارد کہ دکان دیش از لذت ہر مقام متلذذ است پس ہنچو  
 کاملے ملکہ داشتہ و خود را معطل انکاشتہ ہر دم بہان یک حسن

حقیقی را در هر لباس می سجد

تو هر رنگی که خواهی جامه می پوش | که من آن جلوۀ قدمی شناسم

و از خوشی در خود نمی گنجد و میگوید

عاشقم نهفتاد جا هشتاد جای که مقید نیستم  
یارگر هر جائی آمد بنده هم کنم

لاکھ اسیر نیکل پڑھے تو ایک بجوس لاکھ بیسی

ترجمہ حدیث ست اشارت بہ شرک خفی میکند کہ ہر چند تبر

یکے رسیدہ اما از شرک تمام نہ رسیدہ الشوک فی امتی اخفی من

دیب النملۃ الّتی تدب فی لیلۃ مظلمۃ علی صخرۃ السودا

اے کاش بنو دے عراتی | اگر تست ہمیں حجاب باقی

ا ذکر لیلة اللبّین خطاب با ابا یزید بسطامی بود و اسیر برائے آن گفته

کہ محرومان چرا گاہ فضائی انس را شبانی میکند و میرساند اہلین مہربانی

بن سرک نہ دیکھی آ رہے از خود گذشتن معراج مردانست

بیشان بال و پرازا میزش خاک

بیر تا کنگرہ ایوان افلاک

ولا بر سعی دیگران منشین که برای تو نذر رفته اند و از گفته کسان خور سندن  
 مشوکہ برائے تو نگفتہ کانوکا جوگی آن کانوکا سمدہ درین مثل  
 اشارت بہ نفخت فیہ من روحی میکند کہ در شہر وجود از کثافت  
 نفسانی لطف او یافتہ نمی شود و با آنکہ در مقام علوی بشرفست و برآ  
 متجلی و منور است دیگر شود درین مثل صفت انسان کامل است  
 کانوکا جوگی یعنی در مقام ناسوت کہ امکان است بحکم  
 انا بشر مثکم طعنہ بدخواہان و بے بصران گشتہ و در دارالقرار و جوب  
 از سلطنت انا احمد بلا میم برسند شاہی شستہ کافرے با حضرت  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم در ایامی کہ حضرت قاسم وفات  
 یافتہ بود این ایترا گفتہ و ہذا ساحرا و مجنون و مترجہ ریل علیہ السلام  
 در لامکان از پس پردہ لالی وحی از وسفۃ صلی اللہ علیہ وسلم سبحان اللہ  
 چہ رفرفت ۵

|                             |                              |
|-----------------------------|------------------------------|
| ماہیچ نیسم جب دیکھیم        | کہ چون مکیسم و کہ ہم ہیسم    |
| بلی کے بختون چھینکا ٹوٹا    | گر بی تحقیقت حریص مال است    |
| و عاشق ہم حریص جمال و جویان | پس عاشق میگوید کہ انچہ نابود |



بوجود آمد و از غیب بشود آری مدد طالع بود کارے کہ از بازوے  
سمی نمی کشود خود بخود از ہر رنگے جلوہ فرمودے

ہر لباسے کہ بہ پیش نظر می آید خلعت تازہ برائے قدر بچو کسی است

اینا دام کھوٹا تو پر کھانوں کیا دوس اپنا دام اشارت  
از عمل سالک است کہ کشودی از دنیا فتنہ و قلب گشتہ ع

قلب سیاہ بود از ان رجحام فتنہ

پس ترک اغراض از مرشد می کند و میگوید اگر چہ خورشید صلی السویہ  
برفغ ظلمت ورنوید است اما روے گا در سیاہ و روے جامہ

سپید است

طیب عشق سیحادم است و شفقت لیک  
چو در در تو نباشد و اگر اکبر بند

اکرون اور پھونکے

دلے داریم اندوہی سکر داریم سودائی  
نمیدارم جز اندوہی و سودائی من مخزون

مری پوت کی بڑی بڑی آنکھیں قول عاشق است

مصرف و نثار آن گزیده روزی رسول صلی الله علیه وسلم میفرمود که با  
 اهل برص متقابل نباید شد و مدارای شراب و طعام نباید کرد و هدرین بود  
 که شلنجی در باغ حضرت صلی الله علیه وسلم آمده نشست فی الفور آنحضرت  
 صلی الله علیه وسلم حلوائے گرم بخت پیشش برد و از دست مبارک  
 خود لقمه در دهن او می انداخت و او بر هر لقمه گریه میکرد و ناخوشیها  
 می نمود که لقمه آب سختی چون می اندازی که دهم در می کند و آنحضرت  
 صلی الله علیه وسلم بسیار ملول می شد و عجز و عذر می فرمود باید دانست  
 که حمایت ذات دین حال نمودار بوده و گرنه شلنج را خود امر فرموده  
 چنانچه بالا گفته گینی نه کو مٹھی ترکش کہان ٹانگون درین مثل  
 حال درویشان اہل ظاہر است کہ کار بے و کردار بے نداشتند و  
 شمارے خواهند گفتہ نہ پوچھے با ترمی مجھو ہن سہا کن نانوں  
 بین این حال است لمولفہ ۵

ز خود رفتن ہم آغوشی ستبازان و ستان | بے جز آب ننمایند غواصان و یاران  
 نانوں کی پوری اکلی بس حیف بران کسے کہ نامش انسان و قولی عیش  
 یہاں ای ایوی در پدی مرونگہ کہ چرا آمدہ حیوان نہ کہ بہر چرا آمدہ کونہی

# کا کر مصرع -

ہر آن ذوقے کہ من دارم بگفتارم نمی آید

آرے در مغز جان سرشته اند بر روے کاغذ کم نبشته اند من عرفان  
 کل لسانہ سوزان اور سنگندہ وصف انسان کامل است کہ چند  
 بالقوہ مخزن اسرار الہی است اما بالفعل ہم تجلی بجلیہ جمال امتنا ہی است  
 اندھلا بانٹے ریوڑی پھر پھر اپنوں دے بشنوا ندھلا  
 یعنی غیرانہ بیند و بر حال یگانگی نشیند پس ہر عرفان کہ مے گمارد و ہر  
 ذوقے کہ مے برارد و ہر کہ جان مے سپارد بدوست میدادہ باشد  
 فایما تو لوفتم وجہ اللہ موٹہ منڈایا اور اولی پڑی باید دانست  
 کہ موٹہ منڈایا عبارت از فقر و طالب میکند یعنی طمع دیگر از سر  
 بدر کردہ اولی پڑی اشارت از سودا و واردات و تصدیعات  
 و استحان این راہ میکند ع

اینقدر بس کہ براہت سر و سودا دارم

مشہور است کہ آڑہ بر سر ذکر یا علیہ السلام راندند بات پرانی  
 جو کہے اینچا کھینچا پھرے جاے مقولہ کامل است بات پرانی

اشارت بغیر ماسوا کرده یعنی غیرت معشوق سخن غیر را کجائی نمیدهد برعکس  
 اگر بوقوع هم آید موجب کشمکش عارف است چنانچه خطاب با بنیادی  
 رحمه الله علیه شده بود اذکر لیلۃ اللبن دیگر شوبات پرائی  
 اشارت بالوہیت میکند یعنی در اظہار آن حالتی است کبر  
 منصور حلاج رفته قدس الله روحه آری سنہان درمی پیار  
 مین کوکھ پری ہوئی معنی این مثل در حکایت حلّت و محال  
 ۶ نکہ مصرع -

در زیر کلیم تست ہشدار

روین راج نہ پائے ۵

عرفی اگر بگریہ میسر شد وصال صد سال میتوان تہنا گریستن

جہان روکھ نامخ تہان انڈھی روکھ میگوید جہان  
 روکھ نامخ یعنی صوائے لامکان و فضاے بے نشان کہ تعین  
 و نشانے ندارد ہمین تشخص شخصی پیدا است کہ شجرۃ زیتونۃ لا شرقیۃ  
 ولا غربیۃ الایہ وصف دوست قول حسن و اعظم حمد الله علیہ است  
 کہ تا تو در میان نآمدی کمانہ پیدا نشد ۵

|                                   |                                      |
|-----------------------------------|--------------------------------------|
| معیط و مطلق و پایانی ارد بجا حدیث | یقینم می شود هر دم که ما باشیم سالها |
|-----------------------------------|--------------------------------------|

جب گم آنکے پائے تب گئے کروندے کھانے مقدمہ  
سلوک میگوید یعنی جو آنے مورد و مرکز عرفان و طفل و پیر ازین  
حالت حرمان بس موسمی که مبیط انوار الهی باشد گذاشته طلب  
باطل نفسانی چون فتنه ۵

|                            |                               |
|----------------------------|-------------------------------|
| بهر نفس نور سیده همانے است | پاس و ارش که بهتر از جانے است |
|----------------------------|-------------------------------|

گم کا قاضی دودرے اگلے ۵

|                            |                                |
|----------------------------|--------------------------------|
| من از بیگانگان چندان تنالم | که با من هر چه کرد آن آشنا کرد |
|----------------------------|--------------------------------|

روزے لیلی را آزار شده بود و عہدے در میان آورده اگر صحت یابیم  
دیگے پنختہ از دست خود یک یک کفچہ در کاسہ ہر یک فقر و غرا  
میداد کسے بمجنون اطلاع داد کہ لیلی امروز فرصت یافته طعام  
بفقر امید ہوتا ہر گونہ رفتن و از دست او طعام شدن و او را دین  
لازم است بہر حال فی الفور بمجنون کاسہ گرفتہ خوشان و شادان شیش  
لیلی رسید کاسہ فرا کرد لیلی ہر کاسہ اش کفچہ چنان زد کہ پارہ شد  
مجنون برقص آمد و خوشی ہما کرد و غریزہ من رفز بیگانگی درین بین پیدا

|                               |                              |
|-------------------------------|------------------------------|
| الہی شمع خوش بریز سران کریتنا | سرا مید من بریدہ دردانا نماز |
|-------------------------------|------------------------------|

۵

|                                  |                                  |
|----------------------------------|----------------------------------|
| تو نظر باز نہ ورنہ تغافل نگہ است | تو سخن فہم نہ ورنہ خموشی سخن است |
|----------------------------------|----------------------------------|

مری کچھیا پاٹے کی نا و تحقیق است مری کچھیا اشارت  
 بہو تو قبل انتمو تو میکند آے نیاز تو ہمیں کہ خود را بازی تابا دوست  
 بسازی مصرعہ

|                                 |
|---------------------------------|
| تو خود حجاب خودی از میان بر خیز |
|---------------------------------|

اگون دوڑ سچ چون چھوڑ حال کامل است کہ ہر تہہ را پس پشت دادہ  
 طے مراتب کردہ ۵

|                            |                         |
|----------------------------|-------------------------|
| اگر طالبی کاین زمین طے کنی | نخست اسپ باز آمدن بکینی |
|----------------------------|-------------------------|

مردے کہ وصف ہیجا بہ ہیج پشت دادہ روے نیاورد و در سبقت  
 علی ست کرم اللہ وجہ یعنی ہر مرتبہ را کہ پس پشت کرد باز بدو  
 نیاورد جوئے پاٹے کی پو تھی سوئے مکھ بچن اشارت  
 بدل و زبان صدیقان است کہ اقرار باللسان و تصدیق با قلب  
 وصف ایشان است نفاق را گنجائی نیست اونٹ کی چوری

نہورے نہورے طرفہ تماشاست نہورے نہورے اشارت  
 بمراقبہ میکنند یعنی مراقبان معانی چون سر در گریبان کشند حلاوت  
 عرفان کہ علو ال درجات است در بر میگیرند و چوری عبارت از نگہ  
 دیکران نمی فہمند کہ چہ میکنند و ہرہ

احمدت اونکھے رہیں لوگ جانیں اونکھاں  
 بورا لوگ نہ جانیں اونکھے اونکھے جانہ

تیتیر کے منہ کچھین اشارت بگفتار دل کردہ کہ ہمہ لذات تابع  
 اوست جوئیستی جو بھاڑے سیٹے ۵

ہم خدا خواہی وہم دنیاے دن | این خیال است محال شجنون

آرے چھوڑے گانو کا کیا ناتا و مرن چلی سوک ساٹے ازہین  
 قبیل است و معنی ہر دو مثل یکے است ۵

اگر نیل این راہ داری درست | بکا مہنگ است منزل نخست

کھیتی کھسم سستی اشارت بہ ممکنات می کند یعنی رونق اہمی صفات  
 بے سستی و ذات نیست و نفخت فیہ من روحی ۵

چو یک ساعت کند پنهان از ان رو | فتہ در عرصہ نابود شان گوے

ار معنی مثل گفتگو سے معطلہ غلط شدہ اند اندھلے کو اپنا کلمہ سوکوس  
 میں سوچھے وصف نامیاست کہ بالا گذشتہ و اکثر جاگفته شدہ  
 پس عجب بنیائے کہ مقام اصلی خود را کل شے بیرجع الی اصلہ ہوارہ  
 می بنید کول کوئے بلرام سیکا آرسے

تو قائم بخود نیستی یک قدم از غیبت مدد میرسد و مبہم  
 میری سین آگ لیا بی نانو و ہر اہل ساندرا رشاد بر تہنیہ انانیست  
 سیکند و اشارت برابر امانت می سازد کہ ہر چہ ہست ازوست  
 از خود دشمنوں نادانیت کہ احداث اذاقورن بالقیم لیم بق  
 لہ اثر باید دانست کہ غیر از جلوہ رایت بلی بر بی دیگرے دخلے  
 و نامے ندارد بے نیطلق و بی لسمع و بی میصربیان اوست آرسے  
 کھانے کو علا والدین چہرے کو فروز گفتن لائق نیست  
 چونکہ ہر چہ ہست ازوست و بدوست و بہوست بد دیگرے  
 منسوب نمودن نادانی است ع

عبارت را اشارت گفت بر خیر

مصرع



نظارہ جمال خدا بخدا نکرد

غریب من موزات معارف در عبارت نمی گنجد تعلق از اشارت است  
 پس از علم رسمی حصول نه تھو تھو پھٹکیے اڑا اڑ جاے و این بچارہ کہ  
 درین امر عاجز است و حیران کو استعدا دے و طاقے کہ بدگیران اڑا  
 نماید آپ ہی بابا مانگنی و وار کھڑے درویش لیکن ذوقی  
 و وجدانی در آنی کہ سر رہ بر کنہ این کس معطل می ماند و تاب اخفای  
 آن نمیدارد کون کہے راجا و ہا نا کٹھے پس لزوم و انسب آنست  
 گویندہ ہمانست نہ این ناتوان و ہیچ دانست اسپر کی ڈھینڈکی  
 مہتیا سر خروے یا آنکہ تیل تیلی کا بہکت بہیا جو کی گفتن  
 منسوب نمودن کا نامادان است آرے ۵

نے کہ ہر دم نغمہ آرائی کند      فی الحقیقت از دم نائی کند  
 مرے پر سود رے وہ وہ چہ خوش است ناز معشوق جز نیاز  
 عاشق بر تابد ۵

من اندر خاک سید انش لکد کو بیگم      ہنوز آن شہسوارین سرجو لانگنی ارد  
 مختصر آنکہ مصرع -

|                      |
|----------------------|
| نزدیکان را بیش بجزای |
|----------------------|

یعنی نزدیکان مردگان حقیقی کھانے کو اونٹ لا دینے کو مرغی عبارت از نفس میکند کہ دریں آمال است و در پے بجابت و سمات کمال آرزو ساز که اگر عالمی و اختیارش و سبب قانع نشود و در بارکشی یاد حق تحمل نمی آرد مصرع

|                         |
|-------------------------|
| خلاف نفس کا فکن کہ رستی |
|-------------------------|

پیش کہ خصائل نامحمودہ اش تبارشی کہ در سوختگیش عین فروختگی است کٹے تو کسان کا سیکھے تو نائی کا اینجا کسان را با نفس مشابہ کردہ یک تماشائے است و در نوشتن مے اید من فہم فہم نائی با سادک مناسب دادہ کہ خیال غیر می تراشد مین تبری لچری کہانہ تو میری لڑکی کہلا و نادار مثلے کہ بپاش این باشد یعنی اے رحمن رحیم من از لذات نعیم تو و عطاوت مآورا ایسا و بیم تو سزد شوم و ہر بارے و تعلق کہ بہت بتو سپردم ہمدیغی بزرگے فرمودہ رباعی

|                                |
|--------------------------------|
| تو آن نہ کہ بہ رضا و بند پروری |
|--------------------------------|

|                                  |
|----------------------------------|
| فرزند بندہ است خدا را تو غم مخور |
|----------------------------------|

|                                 |                             |
|---------------------------------|-----------------------------|
| که مقبل است کنج سعادت بر او آید | و در دست پنج زیادت چمنی بری |
|---------------------------------|-----------------------------|

درین مثل معنی توکل پیدا است آری بجای آنخفون هویدا

|                        |                          |
|------------------------|--------------------------|
| سپردم تو باینه خویش را | تو دانی حساب کم و بیش را |
|------------------------|--------------------------|

آه صد آه رباعی

|                            |                            |
|----------------------------|----------------------------|
| طفل تا کیر و تا پد یا نبود | مرکبش جز گردن بابا نبود    |
| چون درشتی کرد و دست پانمود | در عنایت افتاد در کور کبود |

میرے میان کی الٹی ریت سانوں مانس اٹھا و بھینٹ  
 حال سالک است سانوں مانس اشاعت بر جریان اشک کرده  
 و اٹھا و بھینٹ به قیام عبارت دل منسوب نموده یعنی سر انجام  
 و قیام عاشق در زاریست مصرع

|                                   |
|-----------------------------------|
| که ماد و عاشق زاریم و کارمانا ریت |
|-----------------------------------|

سود از دکان راجه زاری کارے نیست و غیر این وسیله در حرم جانان  
 بارے نہ فلیض کو قلیلا والیبکو کثیرا

|                                |                                  |
|--------------------------------|----------------------------------|
| زمین اقمہ بیج دوست و تنم نگرنت | جز دیدہ کہ ہر چہ داشت دیاریم نخت |
|--------------------------------|----------------------------------|

و این خود هویدا است کہ درین حال چشم را آب و تاب بے نمایش افتابیت

میرے میان کی الٹی ریت اشارت بنماز معشوق نمودہ آئے  
 دوہار گاہ کی دو لائین سہنیں رفرناور رفت جیساٹھ  
 تیسری تھپیڑ آئے تکلم الناس علی قدر عقولہم بوالہوسان و  
 اہل خرد سخن عرفان پچو دمی پیش خیران فی الواقعہ خرد چہ یار ۵  
 اے کہ از دفتر عقل آیت عشق آموی | ترسم این نکتہ بتحقیق ندانی دہست  
 بوڑھے ٹھنہ منہا سے فی الواقع ۵

عشق ہر جا کہ سر برافرازد | پیر صد سالہ راجوان سبازد  
 چہ خوش است مصرع

ہر گہ کہ یاد روے تو کر دم جوان شدم  
 سوت کے بنولے ہو جایہ بڑھیا بیٹھ بن رہی حال شوریدہ  
 راست سوت عبارت از تعلق و تدبیر است یعنی ماند یا نماذ مصرع  
 جیسی ہوسنوا آج جا ہوا دھو جو کی بیت جین ہو میر مین

و بڑھیا بمعنی کبری کہ درین حال کمال دارد بیٹھ اشارت بلبس جدید  
 کہ ہر آن لباس تازہ و صفات بے اندازہ در نظرش مے آید المقصود  
 ہمہ را باخت ہر دم با جمال متناہی کہ چندان حروف از یک سیاست

ساخت خرید و فروخت دارد ۵

|                          |                          |
|--------------------------|--------------------------|
| خریداران جانان جان فروشد | بگردهند و شش ایمان فروشد |
|--------------------------|--------------------------|

او چھی لڑائی کا کالامنہ فی الواقع جہاد کیر یا پتہ تا لشکر ہستی برہاید ۵

|                                  |                                 |
|----------------------------------|---------------------------------|
| مسیحیان جہنما و فرکان ستم خود را | غریزان ہمتے یا ان دعا و تہان ہو |
|----------------------------------|---------------------------------|

منوان گنگا نہایا ہے کھا کھائی کسی ہے لاف من منم میند

در تذکرہ نوشتہ کہ حضرت جنید علیہ الرحمہ بعد بیت سال ہوش

آمد و گفتند تمام عالم بندہ من است اندہ لون کا ماتھی بیان این

مثل در مشنوی مولوی رحمۃ اللہ علیہ مبین است عاشقی اویان

جی کا ڈر آ رہے ۵

|                         |                         |
|-------------------------|-------------------------|
| تعلق حجاب است و در حالی | جو پیوند ما بگلی و اصلی |
|-------------------------|-------------------------|

بھولے جوگی ادونا لا بھج باید دانست بھولے جوگی اشارت

بمحویت میکند یعنی بہر چند سالک را محو بیشتر یافت مغنی ہم

بیشتر ۵

|                            |                         |
|----------------------------|-------------------------|
| کسان را درین بزم ساغر دہند | کہ داروے ہیوشیش در دہند |
|----------------------------|-------------------------|

اگ کھائے سوانگارا کھائے بجان اللہ وقتے کہ آتش مارا اللہ

الموقدة التي تطلع على الافئدة در ولمان بانه میزند و در زبانها  
بیانها نمودار میگردد

|                        |                        |
|------------------------|------------------------|
| بزربان چون عشق اردگدار | شعله بر شعله بینی سوار |
|------------------------|------------------------|

وز حضرت بهاء الدین سهروردی قدس الله روحه همدین معنی  
سخن می فرمود ناگاه شعله آتش از زبان مبارکش جدا شد و در هوا  
ناپدید گردید آه صد آه مصرع

|                                |
|--------------------------------|
| دلا بسوز که سوز تو کار با بکند |
|--------------------------------|

دیس چوری پردیس یکجه حال کامل است یعنی در امکان  
سرسان است و خراب دنیا سخن المومنین و در امکان  
نهایت سیراب و فیض یاب مصرع

|                                    |
|------------------------------------|
| گداے کوے تو از بهشت خلد مستغنی است |
|------------------------------------|

رتبه علوی را که پردیس گفته دین گفته مقدمه سلوک است که مسافر  
معنوی عبارت از دست و طریق عروج در گفتگو است و الا نه وطن اصلی  
میهن است کل شیء مرجع الی اصله خصوصاً نزد ما مردم نادان که با تعلق  
چندان متعلق شده ایم که سواے امکان دیگر از جهان رفته و نایاب است

راجا چھوڑی نگری جس بجای تیس لہو منقولہ مردان دین است  
 لیبہ پروں جھونپڑا نہ اٹھ کرتی راز لطیفہ رہروان یقین  
 گنگا گئیں سنڈا این سده ہر کراما جاست کہ مجاست با این قوم  
 کند کو ہر چہ محاست از سربہ شناوری درین بحر گردن آسان نیست ع

بکام ہنگست منزل نخست

ایجا من مانی گھر جانی نیست قاعنی نیا و نگریکے تو گھر نہ جان  
 دینکے چنانچہ تول دیوانہ مصرع

چہ دانگیر یارب منزلے بود

کتے کو پنڈول ہی مٹھا اشارت بر نفس است کہ امتیاز نہ نداد  
 تیر نہ کمان است کی امان باید دانست کہ تیر و کمان اشارت بر تیر  
 است و انجا کہ تیر را گنجائی نیست عین سلامتی و امان است چہ میری  
 جو سون سینان کی الوین درین مثل نیاز عاشق است و استعنا

محبوب ۵

بے فرد بود بود منت ہر خدمت کہ گرم یارب مباد کس امخو دم تو عنا  
 نے نے پیٹ چلے چنوں پر ہوس احوال نشان است کہ خیر

شکست پیشترے یا بند بست زیادہ تر سازند چنانچہ کسے گفتہ دہرہ

|                                     |                                 |
|-------------------------------------|---------------------------------|
| ہر یا ہر سون بیت کر چوں کہان کی ریت | دام چو گئے دکھ کہنان و کھیت بیت |
|-------------------------------------|---------------------------------|

ملان کی دوڑ مسیت تائین بشنو مسیت اشارت بدل است

یعنی مرد آگاہ راہوارہ توجہ طرف دل صنوبری است ۵

|                              |                             |
|------------------------------|-----------------------------|
| کس نہ انست کہ آن شوخ بکاشانہ | برد دل کشینیم و یک آواز دیم |
|------------------------------|-----------------------------|

ٹوٹی بانجہ کل جندی بدانکہ ٹوٹی بانجہ بر رفع علالت و لواحق کردہ

یعنی از ہمہ گستہ در خود پیوستہ آرے ملولفہ

|                                |                           |
|--------------------------------|---------------------------|
| در خود چو نظر کنی جهان را بینی | کون مکانین و زمان را بینی |
|--------------------------------|---------------------------|

|                              |                                |
|------------------------------|--------------------------------|
| بیخود چو بخود رسی خدا میداند | جان را بینی تو جان جان را بینی |
|------------------------------|--------------------------------|

اس ماتمہ کا مانڈا اس ماتمہ مصرع

|                                 |  |
|---------------------------------|--|
| ہر عمل اجرے دہر کردہ خزانے دارد |  |
|---------------------------------|--|

مانگ کھانا مسیت مین سونو نان جانم بنگر مانگ کھانا

از مظهر کہ مرئی جمال اوست کردہ و مسیت بدل سناسبت دادہ

آرے اہل ددان راہروم افطار از نگاہ است افطروا برویت

بیان اوست و ہواہ در دل آرامگاہ است کہ لی قلبان



عصیتہ فصیت است در شان او سو نہوئے کیہون تو کرے  
کا کیہون درین مثل ماضی و مستقبل را گنجائی نمیدہ و از دم حال ارشاد  
مے کند

|                            |                             |
|----------------------------|-----------------------------|
| از آمدہ و رفتہ دگر یا ممکن | حالی خوش باش آنکہ مقصود است |
|----------------------------|-----------------------------|

زمان چار کی چاندنی پھر اندھیارا پاکھ بیان واردات است  
کہ بر ساک میگزد و چاندنی عبارت از تجلیات تلون مے کند  
واندھیارا اشارت بر نور ذات کہ لایزال است مے نماید و معنی  
اش آنکہ در حالت کسب اشتیاق تمام و طلب مالا کلام سیگو یعنی  
تلون را طے نموده تبکین مے رسم

|                          |                           |
|--------------------------|---------------------------|
| ہر کرادو روز او یکان بود | سود عمر او ہمہ تا وان بود |
|--------------------------|---------------------------|

کانے چوٹ کنوڈے بھینٹ درین مثل حال نظر بازان  
است کا نا چشم یک بین و حق بین دارد و بین نیست پس ہی ہم  
از غیر نزدش خڑکی کشید و کنوڈے بھینٹ ازین قبیل است بر  
نامت پدید العاقل مکفیتہ الاشارہ جھینکا مول روہور  
کانوین بشنو جو انخر دے کہ بہ نقطہ وحدت رسیدہ ہمہ مراتب تجلیات

تایع اوست من له ہولی فلا لکل پر بہہ جو جب تم جتنی موتن  
 میا کرتب جاک موتن جتنی چلتی سہل نہ دیکھو آتقول کامل آت  
 یعنی ہر دم کہ ہست در یاد مولیٰ می آید و میرود احتیاج بقینیت مصرع

یادش کنم ارشود فراموش

سوختن بے تکلف و ساختن بے تصرف رمز عجیب گہریاہ  
 ہو کنتھون کو جاے مصرع

درست ہر چہ میطلانی غلط کن

پس میگوید یعنی بظاہر مقید مشمول ولفہ

کوہ ما بالالہ و گل روکت  
 حیف لعل بے بہائے درت  
 لکڑے سانپ پوجیے بانی پوجن جاے این ہر دوشل یک

معنی دارد

روزت بتو بودم و نئے دستم  
 شب باتو غنودم و نئے دستم  
 کوہ کی چھوڑی پیٹ کے آس این شل رنگین است معیش مالعکس  
 عوام است یعنی کوہ و اشارت بظاہر کردہ کہ یہ اصل است و پیٹ  
 بیاطن مرا و نہودہ و حصول جاویدگی از و کشودہ لکھیں بھانیاں نچین تار

مردے کہ بحر تپا الو سپت رسیدہ ہر فرے کہ از و بوقوع آید خبر خدا ویکے نداند  
 جوگی کاکی میت جو ان مردان کہ سیر تلون میکنند الفتنہ و خصوصیتہ  
 بیہچ از ان منظور نمیدارند اگر چہ نمایش و لذات آن رتبات حلقہ بگوش  
 ایشان است اما بلع بودن نہ کار و روشن است المقصود با بیہچ متاع  
 استقامت نمیکنند کہ بچٹ پڑا وہ سونا جاسے ٹوٹین کان  
 کہ گرم روان را در تنزلات تلون آمدن و ماندن از ان قبیلہ است کہ  
 بھولے یا بنھن گاہے کھائے چون باین سخنان سی آزمان  
 حلاوت آن معلوم نمائی بنظر سرسری نہ بینی چنانچہ اندھا بگلا  
 کیچ کھائے کار جان باختن است و خود را از خود دور انداختن نہ  
 آنکہ درین امر مصلحت ساختن کہ <sup>پاچہ</sup> سوسون جانون یا کوسون  
 و در جان دن چندان چاہنا نثار تو سازند اوٹون مار بھو ریاد بھیر بلندی  
 دوس یعنی امر علوی را رو سکنی و بر جان بازی سخن می آری و مرکب غیر و ماشو  
 اللہ میشوی جانم ز نہار ز نہار کا رام و را بفر داند گماری کہ کھوڑا چاہیے  
 بنائیکے گون تک پھر تی آیمو پس باید کہ زود آئی تبایابی و خیال جوانی  
 و نادانی را از دل بندائے کوڑھ مین کھج ہر خندینو اہم کہ باشارت

عرفان بے محابا مشیر نشوم و از تدبیر سر و ہم کہ سانپ مرے نہ لاطھی ٹوٹے  
 و ازین راہ فاش گفتن مصلحت نمے بینم کوٹھوسے کھل اتری بھئی  
 بلد ہوں جو کہ راز پوشیدہ را باہل آزیغنی با حیوان چون باز م  
 فاما درانی کہ تعبیه شوق و تسلط ذوق مستولی میگردد و دھینگ دھینگ  
 بلو کاراج کار و بار اختیار از دست میرود مصرعہ

نیرے ست لکمانش در دست کسوت

لمولفہ مصرع

گفتگوئے بالکمانداری مجال تیر نیست

آرے سخن عشق آمدنی ست آوردنی نیست والا نہ حال این عاجز معلوم کہ کیسی  
 تبلیں کی کا پلا مصرع

عمرے باید کہ یار آید کیسار

کالہ ہین بنیا آج ہین سیٹھ ہون دشوار است و یقین است  
 کہ پوس ہے تین بچاک مبتدی را حال منتہی گفتن کے سزاوار است  
 کہان را جا بھوج کہان گنگا تیلی مصرع

چراغ مردہ کجا شمع آفتاب کجا

المقصود ہر گونہ درین امر قاصر مابجلم آنکہ بھید پراٹھی مچھلی پری  
مصرع

کہ عشق آسان نمود اول ولے افتاد شکلا

از بے استعدادی خود قاصر م و یک چند سطرے کہ نوشتہ ام اندھلی  
کی بھیر یا آنکہ کو برمی لات بنگئی تعجب نیست ٹاٹ کا جامان  
مویج کی بجیا قال موافق حال خود زدہ ام الی ہر چہ گفتہ ام براے تو  
گفتہ ام و بتو گفتہ ام داژن گفتہ ام ۵

توئی سر بر آوردہ از حبس من

گرم جرم بینی مکن عیب من

آئی از جلال تو چراغ و در جمال تو نگراںم کہ بھو بن پریت ناخہ الہی از  
کبریا ئی تو دلم تر سناک است چنانچہ لکڑی کے ڈر بندری ناچے آئی  
از حالت خود کہ اور بنا سے تو مری سے پاتن کرواے نہایت  
غمناک ۵

زین الملبس ملعون سجدہ بردم

ہمچو من ناقابلے وصال دم دیدہ

آئی ہتے بخش کہ سو گز وارون ایک کرنہ پھاڑون یعنی پردہ تعد  
کثرت دیدہ بر مرکزیہ مستقیم و آرمیدہ شوم آئی در لذات جمال خود

چنان حریص کن کہ چنے چبائے کے انگلی چاٹے یعنی سرسوم  
 شرک نمازد و سیچ ازان نگذارم الہ ہر عملے و فعلے کہ میکنم لایق درگاہ  
 تو نیست عبادت من نادرست و ارادت من ست چنانچہ چیل  
 مانڈے لے گئی تپا تھاری نا نون الہی طاقم طاقت لذت  
 شوق و ذوق را بر من شاق مگردان کہ ادھیلے کی بڑھیا ٹکا  
 مند و امین الہی عاجزم و ناتوان الہی بر کردارم خوردہ مگیر کہ ایک  
 کھر ڈائن بھی چھوڑے و توجہی و غفوری و ساری الہی جلالت  
 روحی از رانی فرماے کہ از سرکشی نفس در آزارم چنانچہ دہی بجات  
 مون موسل الہی عبادت نفسانی ازان قبل است کہ چھیری نے  
 دودھ دیا میکنی بھر کیفیت روحانی کرامت فرماے مار گسیان  
 تیری اولی ۵

|                                   |                                   |
|-----------------------------------|-----------------------------------|
| بچو مرغ نیم سبل ماندہ ام در دم تو | یا بکش بادانہ وہ یا ز نفس آزاد کن |
|-----------------------------------|-----------------------------------|

این بیچارہ را چہ چارہ تن بہ تقدیر سلیم است فاحاصل از علم سہمی کہ  
 گفتگو بے حاصل است یعنی سارا دن پیسا چینی بھر کر اٹھایا و رفتے  
 نمودم و اختتامے کردم سوت نہ کیا س کو لی سون لٹھی لٹھا

نہ قوت وجدان و نہ طاقت بیان پیش ازین حسیلج ندیدم و قلم  
 دوزبان و سخنان لسان اسپیدیم پس آرسیدم چھوٹی تندرانی تین  
 خواہی بفرق کوش و خواہی مصل | من فی رعم ازین بہرہ و عاشق توب

لغو ذبا اللہ من شر و رافسنا و من سیئات اعمالنا اللہم حفظنا  
 من شر ما قضیت برحمتک و فضلت و کرمک یا ارحم الراحمین  
 اتین دہرہ نہایت مرغوب دل آمدہ

دہرہ

پیلی پارڈوگڈگی باجی سنویری بچیا | اندھلی نینا یک پریکڑا دور پوری لنگی  
 باید دانست پیلی پار اشارت براسوی انداست و ڈوگڈگی مایے بھدا  
 ہویت بلکہ عین نداست و بھری مقصود از بے لیمع شنوائی خود برداشت  
 و اندھلی بجان معنی دارد کہ ممکن در نظرش نامذہ جلوہ بے بیہرہ شاہد کرد  
 و چو عبارت از فات است اگرچہ کہے نے بنید و اوکار ہا سیکند  
 و چور را با محبوب نسبت دادہ اند

مصرع

شوخی و زوہیت کہ در دست چراغ داد

فالتحاصل مردے کہ از حکم بے میسر جلوہ دیدہ و یافتہ آنرا بجز ترانہ  
بے یسبح شنیدہ نشود و غیر از پاشکستہ برین حال نہ دوو

مصرعہ

بردند شکستان ازین میدان گوے





# حو مقصورات

اسلام میں تعلیم یافتہ مستورا

جس میں ابتدای اسلام سے زمانہ حال تک کی تعلیم یافتہ خواتین کی سوانح عمریاں  
انکی عفت اور عصمت کا سچا فوٹو۔ انکے علم و فضل کے کرشمے۔ انکا  
فیض۔ پاک۔ اور آبدار کلام۔ انکے استقلال کے ساتھ جو افرودیان۔  
انکے تحت سلطنت پر جلوہ افروزیاں یعنی تمامی اسلامی دنیا عرب و عجم شام  
اور روم مصر و ایران اور ہندوستان کی محذرات کے حالات لکھے گئے ہیں۔  
قیمت علاوہ محصول ڈاک ایک روپیہ چار آنہ (پچھڑ) ہے۔ جلد طلب فرمائیے  
ورنہ طبع ثانی کا انتظار کرنا پڑے گا فقط

تھا

المش

سید افتخار عالم۔ قصبہ مارہرہ ضلع ایٹہ۔ ممالک مغربی و شمالی







